ہر ماہ چار زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
مئی 2021ء / رمضان المبارک شوال المکرم 1442ھ
(دعوتِ اسلامی)
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت
زیادہ کھا کر پچھتانے سے بجائے کم کھا کر پچھتانا اچھا۔

داڑھ کے درد کا علاج

یَا اللّٰہُ

7 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر تعویذ کی طرح لپیٹ کر (بہتر یہ ہے کہ پلاسٹک کوٹنگ کرکے) داڑھ کے نیچے دبانے سے اِنْ شَآءَ اللہ داڑھ کا درد دُور ہو جائے گا۔

(رسالہ: بیمار عابد، ص30)

خاوند کو نیک نمازی بنانے کے لئے

خاوند گھر میں لڑتا جھگڑتا رہتا ہو تو بیوی ہر بار بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ گیارہ مرتبہ "سُورۂ فاتحہ" پڑھ کر پانی پر دَم کرے، پھر اپنے خاوند کو پلائے، اِنْ شَآءَ اللہ وہ نیکی کے راستے پر آجائے گا۔

نوٹ: شوہر بلکہ کسی کو بھی اس عمل کا پتا نہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب پریشانی ہو سکتی ہے، جب جب موقع ملے یہ عمل کر لیا جائے، دَم کیا ہوا پانی کولر میں موجود پانی میں بھی ڈالا جا سکتا ہے، بے شک خاوند کے علاوہ اور افرادِ خانہ بھی اُس میں سے پئیں، ضرور تاً دوسرا پانی کولر میں ڈالتے رہیں۔ (رسالہ: بیمار عابد، ص40بتغیر)

دانت کے درد کا دیسی نسخہ

مَسُوڑھوں میں درد یا سُوجن ہو، پیپ آتی ہو تو تقریباً 5 گرام پھٹکری کو ایک گلاس پانی میں گرم کر لیجئے اور جب پھٹکری پگھل کر پانی میں گھل جائے تو اس کو دانتوں اور مسوڑھوں پر مَل لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو جائے گا۔

(رسالہ: بیمار عابد، ص30)

نوٹ: یہ علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے کیجئے۔

حافظہ مضبوط کرنے کا نسخہ

ایک پاؤ گُل قند میں 50 گرام ایرانی بادام کوٹ کر شامل کر کے رکھ لیجئے اور روزانہ صبح دودھ کے ساتھ دو چمچ استعمال کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ مضبوط ہو گا۔

(دودھ پیتا مدنی منا، ص37)

نوٹ: یہ علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے کیجئے۔

بفیضانِ نظر: سراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مئی 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 05

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 61/381)

مناجات

یاخدا میری مغفرت فرما
باغِ فِردوس مَرحمت فرما

دینِ اسلام پر مجھے یارب
اِستقامت تُو مَرحمَت فرما

مصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر
تُو عنایت مُداوَمت فرما

موت ایماں پہ دے مدینے میں
اور محمود عاقبت فرما

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ
مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما

مشکلوں میں مرے خدا میری
ہر قدم پر مُعاوَنت فرما

ہو نہ عطّار حشر میں رُسوا
بے حساب اس کی مغفِرت فرما

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ
وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص75

استغاثہ

دل بھرا آتا ہے یامحبوبِ سبحاں لے خبر
لے خبر شاہِ مدینہ اے مری جاں لے خبر

لے خبر سلطانِ عالَم لے خبر سلطانِ دیں
لے خبر سردارِ کُل محبوبِ رَحماں لے خبر

گورِ تیرہ میں فقیرِ بے نوا کا کون ہے؟
ماہِ تاباں لے خبر ماہِ دَرَخشاں لے خبر

پُرسِشِ اعمال کا ہے وقت مولیٰ المدد
کھل رہی ہے مجرموں کی فَردِ عصیاں لے خبر

کہہ رہا ہے یوں زبانِ حال سے ہر مُوئے تَن
لے خبر اے تاج والے! شاہِ خُوباں لے خبر

یاشفیعَ الْمُذْنِبِیں یارَحمةً لِّلعَالَمِیں
تیرے صدقے تجھ پہ قرباں ہو میری جاں لے خبر

سیکڑوں رضوی زِیارت سے مُشَرَّف ہوچکے
میں بھی ہوں ادنیٰ سگِ احمد رضا خاں لے خبر

از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شمائمِ بخشش، ص38

مشکل الفاظ کے معانی: باغِ فِردوس: جنت کا باغ۔ مُداوَمت: پابندی۔ محمود: قابلِ تعریف، اچھی۔ عاقبت: آخرت۔ سرفراز، سُرخرو: کامیاب۔ مُعاوَنت: مدد۔ گورِ تیرہ: اندھیری قبر۔ فقیرِ بے نوا: بے سروسامان فقیر۔ ماہِ تاباں، ماہِ دَرَخشاں: روشن اور چمکدار چاند۔ پُرسِشِ اعمال: اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ۔ فَردِ عصیاں: گناہوں کا رجسٹر۔ زبانِ حال سے کہنا: کسی بات کا حالت سے ظاہر ہونا۔ ہر مُوئے تَن: جسم کا ہر بال۔ یاشفیعَ الْمُذْنِبِیں: اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے۔

نعمتیں اور شکر

(تیسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

شکر کی رَوِش ہر حال میں اپنانی چاہیے، کیونکہ جس وقت بندہ کسی مصیبت میں ہوتا ہے اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی لاکھوں نعمتیں اس کے ساتھ موجود ہوتی ہیں، مثلاً اگر کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو کیا عین اُسی وقت بقیہ اعضاء کی سلامتی نعمت نہیں؟ یقیناً ہے، بلکہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی تکلیف، تنگی یا مشکل دَرحقیقت نعمت ہوتی ہے جیسے مال و دولت کی کمی باعثِ تکلیف ہے لیکن حقیقت میں یہ اکثر لوگوں کے حق میں نعمت ہے کیونکہ اگر اُن پر رزق کے دروازے کھول دیئے جاتے تو وہ ظلم و ستم، عیاشی و فحاشی، معاصی یعنی گناہوں اور فتنہ و فساد میں پڑ جاتے، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا: ﴿وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ﴾ ترجمہ: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے۔(پ25، الشوریٰ:27)

اور اسی پر دوسرے پہلو سے یوں غور کر لیں کہ کیا وہ کار (Car) نعمت ہے جسے چلا کر ایکسیڈنٹ (Accident) ہونے سے انسان ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جائے؟ کیا وہ مال و دولت کی فراوانی نعمت ہے جسے لوٹنے کے لئے ڈاکو اہلِ خانہ کو جان سے مار دیں؟ اِن مثالوں کا یہ مقصد نہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے بلکہ یہ ہے کہ ایسا "بھی" ہو جاتا ہے، لہٰذا جس حالت میں ہم ہیں وہی ہمارے لئے بہتر ہو سکتی ہے، اس لئے بہتری کے لئے کوشش ضرور کی جائے لیکن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہی ادا کیا جائے۔

ہر حال میں شکر کے متعلق علمائے کرام نے بہت خوب صورت کلام فرمایا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ شکر ادا کرنے والے کے لئے ایک لفظ "شَاکِر" ہے اور دوسرا لفظ "شَکُور" ہے۔ "شَاکِر" وہ ہے جو نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اور "شَکُور" وہ ہے جو مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں پر بھی شکر ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت نوح علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے متعلق فرمایا: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا﴾ ترجمہ: بیشک نوح بڑے ہی شکر گزار تھے۔(پ15، بنی اسرائیل:3) اِس کی تفسیر میں ہے: اِنَّه كَانَ يَشْكُرُ اللهَ تعالٰى علٰى كُلِّ حالٍ من خيرٍ او شرٍ او نفعٍ او ضرٍ ترجمہ: یعنی حضرت نوح علیہ السّلام ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے خواہ وہ خیر کی حالت ہو یا شر کی، نفع کی ہو یا نقصان کی۔(قوت القلوب، 1/345)

شکر کیسے ادا کیا جائے؟ شکر ادا کرنے کے چند طریقے عرض کرتا ہوں۔

پہلا طریقہ: دل و جان سے یہ سمجھ لیا جائے کہ حقیقت میں خدا کا شکر ادا ہو ہی نہیں سکتا اور ہم اُس ربِّ کریم کا پوری طرح شکر ادا کرنے سے عاجز و قاصر ہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تیرا کیسے شکر ادا کروں جبکہ میں تیرا شکر بھی تیری توفیق کے بغیر ادا نہیں کر سکتا اور وہ توفیق بھی تیری اگلی نعمت ہوتی ہے؟ اللہ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جب تونے یہ حقیقت پہچان لی تو تم نے میرا شکر ادا کر دیا۔ (احیاء العلوم، 4/83)

دوسرا طریقہ: عارفین کے نزدیک شکر کی سب سے پہلی منزل یہ ہے کہ اللہ کی نعمت، اُس کی نافرمانی میں خرچ نہ کی جائے۔ قرآنِ پاک میں فرمایا: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا﴾ ترجمہ: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ (پ13، ابراھیم:28) اِس آیت میں ناشکری کی ایک تفسیر علمائے کرام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اُن لوگوں نے نعمتوں کو ناشکری سے یوں بدلا کہ اُن نعمتوں سے گناہوں پر مدد حاصل کی، جیسے اعضائے بدن کو گناہوں میں مشغول کیا اور مال و دولت کو ناجائز لذتوں کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی وسعت یوں بیان فرمائی: ﴿وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً﴾ ترجمہ: اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔ (پ21، لقمان: 20) اور اس پر شکر ادا کرنے کا طریقہ نیچے والی آیت سے اشارتاً بیان فرمایا: ﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ﴾ ترجمہ: اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔ (پ8، الانعام:120)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

رزقِ خدا کھایا کِیا، فرمانِ حق ٹالا کِیا
شکرِ کرم ترسِ سزا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تیسرا طریقہ: دل، زبان اور اعضاء سب سے اللہ تعالیٰ کے مُنْعِم ہونے کا اعتراف و اظہار ہو، یعنی دل خدا کو مُنْعِمِ حقیقی مانتے ہوئے احساسِ تشکُّر سے لبریز ہو، زبان نعمتوں کے پیشِ نظر اُس کی حمد و ثنا کرے اور اعضاء اُس کی نافرمانی سے بچیں اور اُس کی بندگی میں استعمال ہوں۔

چوتھا طریقہ: قلیل و کثیر سب نعمتوں پر شکر ادا کرنا اپنی عادت بنالے اور ہر نعمت کے تذکرے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے جیسے کوئی طبیعت کا پوچھے تو صرف یہ جواب نہ دے کہ "ٹھیک ہے، بہتر ہے" بلکہ کہے کہ "اللہ کا کرم ہے"، "اللہ کے فضل سے میری طبیعت ٹھیک ہے"، "خدا کی رحمت ہے" یا عربی الفاظ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی كُلِّ حَال" اِس طرح کے جملے اپنا معمول بنائے۔

پانچواں طریقہ: عبادت کی کثرت سے شکر ادا کرے یعنی نفل نمازوں، روزوں، صدقات، تلاوتِ قرآن، ذکرِ الٰہی اور دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی طویل نمازوں کا سبب شکر کی ادائیگی ہی بتایا ہے چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج (Swell) جاتے۔

(مسلم، ص1160، حدیث:7125)

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ ایسا کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں، تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (مسلم، ص1160، حدیث:7126)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نورِ نماز

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ یعنی نماز نور ہے۔[1]

ہم سب جانتے ہیں کہ لائٹ کا مقصد روشنی دینا ہے اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عموماً ٹیوب لائٹ بلندی پر لگائی جاتی ہے لیکن جب یہ ٹیوب لائٹ خراب ہو کر روشنی دینا چھوڑ دیتی ہے تو ہم اِسی ٹیوب لائٹ کو اُتار کر کوڑا دان میں پھینک دیتے ہیں کیوں کہ اصول ہے کہ بے مقصد چیز کو کوئی مقام نہیں دیا جاتا۔ ہم انسانوں کو پیدا کئے جانے کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور عبادات میں "نماز" کو بہت زیادہ اہمیت و فضیلت حاصل ہے۔ اللہ کے پیارے نبی حضرت اِبْراہیم علیہ السّلام نے تو اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے نماز کے بارے میں دُعا بھی کی جس کا تذکرہ قراٰنِ پاک میں یوں ہے: اے میرے رَبّ مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَوْلاد کو اے ہمارے رَبّ اور ہماری دُعا سُن لے۔[2] حقوقُ اللہ میں نماز کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ روزِ قیامت تمام حقوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "کل قیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔"[3] اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبد الروف مناوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز ایمان کی علامت اور اصل عبادت ہے۔[4]

حدیثِ پاک میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کو نور قرار دیا ہے، اس کی وضاحت ملاحظہ کیجئے: (1) جیسے روشنی گڑھوں میں گرنے سے بچاتی ہے ایسے ہی نماز بے حیائی اور اس جیسے کئی گناہوں کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتی ہے (2) قیامت کے دن نمازی کے لئے اجر و ثواب نور بن کر ظاہر ہو گا (3) نورِ نماز دنیا و آخرت میں نمازی کے چہرے سے ظاہر ہو گا (4) نماز مسلمان کے دل کی، چہرے کی، قبر کی اور قیامت کی روشنی ہے۔[5]

مذکورہ تفصیل سے نماز کی اہمیت واضح ہوئی، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی وضاحت بھی فرمادی ہے کہ کسے نورِ نماز ملے گا اور کسے نہیں ملے گا؟ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: جس نے نمازوں کی حفاظت کی اس کیلئے قیامت میں نور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نجات ہو گی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی تو اُس کیلئے نہ نور ہو گا اور نہ بُرہان اور نہ نجات اور وہ (یعنی بے نَمازی) قیامت میں قارون و فرعون و ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔[6] ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت ہو جو اندھیروں میں پیدل چل کر مسجدوں کو جاتے ہیں۔[7]

چمکتے چہرے: منقول ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو نمازیوں کو گروہ در گروہ جنّت کی طرف جانے کا حکم ہو گا، جب پہلا گروہ (Group) جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا تو اُن کے چہرے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ اولیاء و علما، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے نمازی ہیں، پھر پوچھا جائے گا: تمہارے اعمال (نمازوں) کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان سنتے ہی وُضو کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور دنیا کی کوئی چیز ہمیں اس سے روک نہیں سکتی تھی۔ فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو (کہ تمہیں جنّت میں داخل کیا جائے)۔ پھر دوسرا گروہ (Group) جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا جن کا حُسن و جمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہ سے زیادہ ہو گا، ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے تھے، پھر پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز کے وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے وُضو کر لیتے تھے (اور جب اذان سنتے تھے فوراً مسجد میں حاضر ہو جاتے) فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو۔ پھر تیسرا گروہ جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا جن کا مقام و مرتبہ اور حسن و جمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہوں سے کہیں زیادہ ہو گا، اُن کے چہرے آفتاب (یعنی سورج) کی طرح روشن ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم اتنے خوب صورت اور اتنے اعلیٰ مقام والے کیوں ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان ہونے سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے اور اذان مسجد میں ہی سنتے تھے، فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو۔[8]

نماز سے حاصل ہونے والے 21 فوائد: (1) نماز دل، معدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شفا دیتی ہے (2) نماز دَرد و غم کا احساس بھلا دیتی یا کم کر دیتی ہے (3) نماز میں بہترین ورزش ہے کہ اس میں قیام، رکوع اور سجدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑ (Joints) حرکت کرتے ہیں (4) نزلہ زُکام کے مریض کے لئے طویل (یعنی لمبا) سجدہ نہایت مفید ہے (5) سجدے سے بند ناک کھلتی ہے (6) آنتوں میں جمع ہونے والے غیر ضروری مواد کو حرکت دے کر نکالنے میں سجدہ کافی مددگار ثابت ہوتا ہے (7) نماز سے ذِہن صاف ہوتا اور غصّے کی آگ بجھ جاتی ہے (8) نماز رزق لاتی (9) صحت کی حفاظت کرتی (10) اذیت (یعنی تکلیف) دور کرتی (11) بیماری بھگاتی (12) دل کی قوت بڑھاتی (13) فرحت (یعنی خوشی) کا سامان بنتی (14) سُستی دور کرتی (15) شرحِ صدر کرتی یعنی سینہ کھولتی (16) روح کو غذا فراہم کرتی (17) دل منور (یعنی روشن) کرتی (18) چہرہ چمکاتی (19) برکت لاتی (20) خدائے رحمٰن سے قریب پہنچاتی اور (21) شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔ (یہ فوائد اُسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب نماز اطمینان سے دُرست طریقے پر ادا کی جائے)۔[9]

نماز کا ذوق و شوق بڑھانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ایک کتاب "فیضانِ نماز" تحریر فرمائی ہے، اس کتاب کی تحریر اتنی دلچسپ ہے کہ کتاب رکھنے کا دل ہی نہیں چاہتا۔ "فیضانِ نماز" ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ "فیضانِ نماز" خزانہ ہے خزانہ! اِس کتاب کو نہ پڑھنا بہت بڑے خزانے سے محرومی کا باعث ہے۔ اگر آپ یہ خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں یہ کتاب لیجئے اور دین و دنیا کے فوائد حاصل کیجئے۔

---

(1) مسلم، ص115، حدیث:534 (2) پ13، ابراہیم:40 (3) نسائی، ص652، حدیث:3997 (4) التیسیر شرح جامع الصغیر، 1/391 (5) شرح مسلم للنووی، 2/101 ماخوذاً، مراٰۃ المناجیح، 1/232 ماخوذاً (6) مسند احمد، 2/574، حدیث:6587 (7) ترمذی، 1/261، حدیث:223 (8) قوت القلوب، 2/168 (9) فیضانِ نماز، ص28۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفّظ	صحیح تلفّظ
اِغْراس	اَغْراس
جَمادَی الاُولیٰ / جَمادِیُ الاُولیٰ	جُمادَی الاُولیٰ
جَمْرات	جَمَرات
مُتَارِکَت	مُتَارَکَت
مُتَّفِق عَلَیہ	مُتَّفَق عَلَیہ

(اردو لغت، جلد1، 6، 17)

کیا کائنات خود سے بنی ہے؟

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ دہریوں[1] کے لئے تلوار کی مانند تھے اس لئے دہریے موقع کی تلاش میں رہتے کہ کب انہیں قتل کر سکیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک کچھ دہریوں نے آپ کو گھیر لیا۔ انہوں نے ننگی تلواریں اٹھا رکھی تھیں وہ آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: پہلے میری ایک بات کا جواب دو پھر میرے ساتھ جو چاہو کرنا۔ انہوں نے کہا: پوچھو (چونکہ دہریوں کا نظریہ ہے کہ دنیا خود سے قائم ہے اور رات دن اور سردی گرمی بغیر کسی خالق کے اپنے آپ بدلتے رہتے ہیں) اس لئے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اچھا اُس آدمی کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو جو کہے کہ میں نے ایک ایسی کشتی دیکھی ہے جو بوجھ سے لدی ہوئی اور سامان سے خوب بھری ہوئی ہے، سمندر میں ہر طرف سے لہروں نے اسے گھیر رکھا ہے، ہوائیں بھی مختلف سمتوں سے چل رہی ہیں اسے چلانے والا ملّاح بھی نہیں ہے پھر بھی وہ سیدھی چلی جارہی ہے کیا عقل اسے مانتی ہے؟ دہریوں نے کہا: ہر گز نہیں، یہ ایسی بات ہے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: سبحٰن اللہ، جب عقل اس بات کو مانتی ہے کہ کشتی محافظ اور چلانے والے کے بغیر سیدھی نہیں چل سکتی تو ذرا سوچو پھر اس قدر وسیع و عریض دنیا اور رات دِن کا تبدیل ہونا، ساری کائنات کا اس قدر منظم انداز بغیر خالق کے کیسے قائم ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بات سُن کر وہ سب رونے لگے۔ انہوں نے کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ انہوں نے اپنی تلواریں ہٹالیں اور اپنے باطل عقیدے سے توبہ کرلی۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:21، الجزالثانی، 1/333)

حضرت امام اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس واقعہ سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ کوئی بھی چیز خود سے نہیں بن سکتی کشتی تو بہت بڑی چیز ہے آج تک دنیا میں کوئی ایک سوئی بھی خود نہیں بنی نیز یہ بات بھی ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ سوئی بنانے کا بھی ایک مخصوص طریقۂ کار ہے ایسا نہیں ہوتا کہ سوئیاں کسی دھماکے کے نتیجے میں بَن جاتی ہیں مشاہدہ اس بات کی دلیل ہے کہ دھماکوں سے چیزیں بنتی نہیں بلکہ بگڑتی اور تباہ و برباد ہوتی ہیں۔ جب سوئی کسی دھماکے کے نتیجے میں نہیں بنتی تو یہ کہنا کہ یہ ساری کائنات ایک دھماکے کے نتیجے میں بن گئی ہے مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی چیزیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اور کبھی نہ کبھی یہ فنا ہو جائیں گی۔ یہ دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ کسی نہ کسی وقت پیدا ہوئی ہے۔ ضرور اِن سب چیزوں کا کوئی پیدا اور فنا کرنے والا ہے۔ اس کا نامِ پاک "اللہ" ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں اور جتنی ہوں گی سب کو اُسی ایک "اللہ" نے پیدا کیا ہے اور پیدا کرے گا۔

جب پہاڑوں اور بیابان میں سفر کرنے والے آدمی کا کسی صحرا سے گزر ہوتا ہے تو وہ ریت کے ناہموار ٹیلوں اور کوہستان میں پڑے بے ترتیب پتھروں کو دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے ریت کے یہ ناہموار ٹیلے پیدا ہو گئے ہیں اور یہ پتھر بارشوں کے باعث پہاڑوں سے ٹوٹ کر اِدھر اُدھر بکھر گئے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس جب یہی آدمی ایک عالیشان اور خوبصورت عمارت میں داخل ہوتا ہے کہ جہاں ہر چیز مناسب مقام پر رکھی دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً عمدہ انداز میں بچھا قالین، ڈیوائڈر میں سجے مختلف برتن، میز پر لگے ظروف، دیواروں پر میناکاری کے

(1) جو یہ کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی وجود نہیں، ساری کائنات خود بخود چل رہی ہے۔

* رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

نقوش، دروازوں پر لٹکے نفیس پردے تو کبھی بھی اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ یہ سب نفاست و عمدگی خود بخود معرضِ وجود میں آگئی ہے۔ ہواؤں نے قالین بچھا دیئے، بارش نے برتن سجا دیئے، ژالہ باری نے میناکاری کا کام کر دیا اور تیز ہوا کے جھونکوں نے اِدھر اُدھر سے پتھر جمع کرکے عالیشان عمارت کھڑی کر دی۔ اگر کوئی ایسا کہے تو اسے سوائے پاگل اور بیوقوف کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

عمارت میں سلیقے سے رکھی ہوئی چیزیں پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ انہیں سلیقے سے رکھنے والا کوئی ماہر منتظم ضرور ہے جس نے انہیں سلیقہ مندی سے رکھا ہے۔ رات اور دن کا آنا، ہواؤں کا چلنا، دن رات کا گھٹنا بڑھنا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ سب خود بخود نہیں بلکہ ایک مالک و خالق کے بنانے اور اس کے منظم کرنے سے ہی ترتیب میں ہے اور وہی کائنات کا خالق اور ہمارا خدا ہے۔

غور کرنے پر ایک بات سامنے آتی ہے کہ مخلوق مجموعی طور پر تین طرح کی ہے: 1 جاندار اور عاقل جیسے انسان، جن، فرشتے 2 جاندار اور غیر عاقل جیسے حیوانات وحشرات و پرند وغیرہ 3 بے جان و بے عقل جیسے آسمان، زمین، جمادات وغیرہ۔ ان سب میں پہلی قسم اس اعتبار سے کہ اس کے پاس عقل اور حیات دونوں ہیں، افضل ہے، لیکن اس افضلیت کے باوجود جاندار و عاقل مخلوق نہ ہی لکڑی سے پھل نکالنے پر قادر ہے اور نہ ہی انسان کی تخلیق پر اُسے قدرت۔ جب سب سے اعلیٰ مخلوق "جاندار و عاقل" کا یہ حال ہے تو اس کے علاوہ اور کوئی مخلوق کیسے کسی دوسری مخلوق کو پیدا کرسکتی ہے۔ جب صفتِ حیات سے متصف مخلوق بھی قادر نہیں تو غیر حیّ کا قادر نہ ہونا تو زیادہ واضح ہے، ثابت ہوا کہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا "مخلوق کی جنس" سے نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ذات ان سب سے عظیم تر ہے اور وہ "اللہ پاک" کی ذات ہے۔

یہ بات بھی دن کی طرح ظاہر اور سورج کی طرح روشن ہے کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو جائے تو اللہ پاک کی بنائی ہوئی مخلوقات میں سے کسی "ادنیٰ مخلوق" کو تخلیق کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتے جیسا کہ چیونٹی یا مکھی ہی کو لے لیجئے آج تک بڑے سے بڑا عقل مند بھی اس کی مثل نہ بنا سکا، جب وہ اتنی چھوٹی سی مخلوق بنانے سے عاجز ہے تو بڑی اور عظیم مخلوقات بنانے کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، انسان تو انسان بلکہ اللہ کو چھوڑ کر جو لوگ دوسری چیزوں کو اپنا خدا مانتے ہیں ان کے وہ خود ساختہ خدا بھی ایک چیونٹی یا مکھی تک پیدا نہیں کرسکتے۔ اس بات کی طرف قراٰنِ پاک میں یوں اشارہ کیا گیا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں۔ (پ17، الحج:73)

قراٰنِ پاک میں جگہ جگہ اس بات کا روشن بیان ہے کہ کائنات کو اللہ پاک نے اکیلے پیدا کیا ہے۔ وہ مخلوقات کی تخلیق میں منفرد ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے: ﴿نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــٴُـوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں نہیں سچ مانتے۔ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو۔ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا اور ہم اس سے ہارے نہیں۔ کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمہیں خبر نہیں۔ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اُٹھان پھر کیوں نہیں سوچتے۔ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو۔ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ہم چاہیں تو اسے روندن (پامال) کر دیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر چٹّی (تاوان) پڑی۔ بلکہ ہم بے نصیب رہے۔ تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اُتارنے والے۔ ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو۔ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا کرنے والے۔ ہم نے اسے جہنم کی یادگار بنایا اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ۔ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی۔ (پ27، الواقعۃ:57تا74)

ان آیات میں اللہ پاک کے خالق و مالک اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہونے کا کیسا صاف شفاف بیان ہے۔ ایسی درجنوں آیات قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کے ایمان کو جِلا بخشتی ہیں کہ کائنات کا خالق "اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک" ہے۔

① امیرِ اہلِ سنّت کا سب سے پہلا مَدَنی مذاکرہ

سُوال: آپ نے سب سے پہلا مَدَنی مذاکرہ کب کیا تھا؟

جواب: تاریخ تو مجھے یاد نہیں، البتہ اتنا پتا ہے کہ عاشقانِ رَسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے بننے سے بھی پہلے ہم ہر ہفتے سُوال جواب کا اِجتماع منعقد کیا کرتے تھے۔ لیکن اُس وقت اس کا نام ”مدنی مذاکرہ“ نہیں تھا۔

(مدنی مذاکرہ، 30 جمادی الاولیٰ 1441ھ بتغیر)

② کیا نفل روزہ رکھنے کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے؟

سُوال: کیا نفل روزے رکھنے کے لئے ماں باپ کی اجازت ضروری ہے؟

جواب: نفل روزہ رکھنے کے لئے ماں باپ کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ ”البتہ اگر بیوی کو نفل روزہ رکھنا ہو تو اسے چاہئے کہ شوہر سے اجازت لے۔“ (دیکھئے: درمختار، 3/477، بہارِ شریعت، 1/1008- مدنی مذاکرہ 4 شعبان المعظم 1441ھ)

③ لکھ کر بات کرنے کا فائدہ

سُوال: کیا تحریر بولنے کے قائم مقام ہوتی ہے؟

جواب: جس طرح بولی جانے والی ہر بات کا حساب ہے، اُسی طرح لکھے جانے والے ہر لفظ کا حساب ہے، لکھ کر گالی بھی دی جاسکتی ہے، فضول اور بے حیائی کی باتیں بھی لکھی جاسکتی ہیں، جیسا کہ لکھنے والے لکھتے بھی ہیں۔ اگر ہم خاموشی کی عادت بنانے کے لئے جہاں تک ممکن ہو لکھ کر گزارا کریں گے تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ 50 الفاظ کی بات پانچ لفظوں میں ختم ہو جائے گی، پھر یہ کہ لکھنے میں سُستی زیادہ ہوتی ہے، اِس لئے لکھ کر بات کرنے کی عادت بنانے سے فضول گوئی کا خاتمہ کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

④ خوف دُور کرنے کا روحانی علاج

سُوال: رات کو اچانک آنکھ کھلنے کے بعد بہت ڈر لگتا ہے، اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: اگر ایسا ہو تو یَارَءُوْفُ یَارَءُوْفُ پڑھتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ خوف اُڑ جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 16 جُمادَی الْاُولیٰ 1441ھ)

⑤ اگر ناجائز انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو کب اُتارے؟

سُوال: اگر کوئی ابھی ایسی انگوٹھی پہنے ہوئے ہو، جس کا پہننا جائز نہیں ہے تو وہ کیا کرے اور اس کو کب اُتارے؟

جواب: ہاتھوں ہاتھ یعنی ابھی فوراً اُتار دے اور توبہ بھی کرے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

⑥ کیا قریبی رشتے داروں سے بھی حیا کرنی ہوتی ہے؟

سُوال: کیا قریبی رشتے داروں یا دوستوں سے بھی حیا کرنی ہوتی ہے؟

جواب: ظاہر ہے حیا تو سب سے کرنی چاہئے اور سب سے زیادہ اللہ پاک کا حق ہے کہ اس سے حیا کی جائے اور اکیلے میں بھی بے حیائی کا کام نہ کیا جائے۔ حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جب کسی کمرے میں ہوتے اور اُس کا دروازہ بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔“ (مسند احمد، 1/160، حدیث:543) اللہ کریم ہمیں عثمانِ باحیا کی حیا سے حصہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(مدنی مذاکرہ، 4شعبان المعظم 1441ھ)

7 بدھ کے دن ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا بدھ کے دن ناخن کاٹنا جائز نہیں ہے؟

جواب: بدھ کے دن ناخن کاٹنا جائز ہے، البتہ بچنا بہتر ہے۔(1)

(دیکھئے، فتاویٰ رضویہ، 22/574- مدنی مذاکرہ، 24ربیع الآخر 1441ھ)

8 کیا چور کو عذابِ قبر ہوگا؟

سُوال: کیا چور کو قبر میں عذاب ہوگا؟

جواب: جی ہاں! تابعی بزرگ حضرتِ سیّدنا امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: جو چوری کرے گا یا بدکاری کرے گا یا شراب پیئے گا، مرنے کے بعد قبر میں اس پر دو سانپ مسلط کر دیئے جائیں گے جو اس کا گوشت نوچیں گے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 5/476، حدیث:257) اللہ کریم ہم سب کو گناہوں سے بچائے۔

(مدنی مذاکرہ، 16جمادی الاُولیٰ 1441ھ)

9 نوکری کے لئے سفارش کروانا کیسا؟

سُوال: آج کل نوکری حاصل کرنے کے لئے سفارش کروانا پڑتی ہے یا رشوت دینی پڑتی ہے اس حوالے سے آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: جائز چیز کی سفارش کرنا جائز ہے، لہٰذا اگر کسی کی (جائز نوکری کے لئے) سفارش کرتی ہے اور اس کے پاس متعلقہ نوکری کے لئے مطلوبہ خوبیاں اور اصل سرٹیفکیٹ موجود ہے تو ایسے شخص کی سفارش کرنا اچھی بات اور کارِ ثواب ہے۔ لیکن اگر اس کے اندر مطلوبہ خوبیاں یا اصل سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہے تو اس کی سفارش کرنا اور کہنا کہ یہ فلاں فلاں کام میں ماہر ہے تو یہ جھوٹ ہے اور ایسا کرنا گناہ ہے۔ نیز نوکری کے حصول کے لئے رشوت نہیں دے سکتے، کیونکہ رشوت کا لین دین حرام ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 23/597- مدنی مذاکرہ، 4شعبان المعظم 1441ھ)

10 دُولھا دُلہن کا ایک دوسرے کے تحائف اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: شادی کے موقع پر دُولھا یا دُلہن کو جو تحائف ملتے ہیں کیا اُن پر دونوں کا حق ہوتا ہے یا جسے تحفہ ملا تھا صرف اُسی کا حق ہوتا ہے؟

جواب: جس کو تحفہ ملا ہے وہی تحفے کا مالک ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 2/301 ماخوذاً) اُس کی اِجازت کے بغیر وہ چیز دوسرا اِستعمال نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر ایک دوسرے کو خوشی سے دینا چاہیں تو منع نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 9جمادی الاُولیٰ 1441ھ)

---

(1) بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ البتہ اگر اُنتالیس دن سے نہیں کاٹے تھے، آج چالیسواں دن بدھ ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لئے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا مکروہِ تحریمی یعنی ناجائز گناہ ہے۔ (دیکھئے، فتاویٰ رضویہ، 22/685، 686)

دارُالافتاء اَہلسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قضا روزے کس طرح رکھے جائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اس وقت والد صاحب کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہے لیکن فی الحال روزہ رکھنے کی صلاحیت ہے اور روزہ رکھ بھی رہے ہیں۔ ہمارے والد صاحب کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جان بوجھ کر بہت سے روزے قضا کردیئے ہیں، اب معلوم یہ کرنا چاہ رہے ہیں کہ ان قضا روزوں کی ادائیگی کی کیا صورت ہے؟ قضا روزے ہی رکھنا ضروری ہیں یا ان کی جگہ فدیہ بھی دے سکتے ہیں؟ اگر فدیہ دینے کی اجازت ہے تو ایک روزے کا کتنا فدیہ ہے؟

سائل: بلال (نیو کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد صاحب نے اپنی زندگی میں جتنے روزے جان بوجھ کر ترک کئے ہیں ان روزوں کو قضا کرنا ان پر فرض ہے لگاتار ضروری نہیں چھوڑ چھوڑ کر بھی رکھ سکتے ہیں یونہی سردیوں میں رکھنا آسان ہوتے ہیں اس موسم میں رکھ لئے جائیں الغرض جتنا جلدی ہوسکے روزے قضا ہی کرنے ہونگے، فدیہ یا کفارہ دینا کافی نہیں ہے۔ ساتھ میں روزہ چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔ یاد رہے کہ فدیے کا حکم صرف شیخِ فانی کے لئے ہے ہر ایک کے لئے نہیں ہے۔ شیخِ فانی سے مراد وہ شخص ہے جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہوچکا ہو کہ اس میں حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں، نہ گرمی میں، نہ لگاتار اور نہ متفرق طور پر، اور آئندہ زمانے میں بھی ضعف بڑھنے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت ہونے کی امید نہ ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطّاری

2 قرض دار کو زکوٰۃ کے پیسے دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زکوٰۃ کے مستحق کون کون سے لوگ ہیں۔ ایک مسلمان جو کہ مقروض ہو، سید اور ہاشمی بھی نہ ہو اور قرض کی ادائیگی کے لئے اس کے پاس کچھ نہ ہو تو کیا یہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے؟ سائل: عاشق حسین (سولجر بازار، کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، اگر واقعی وہ ایسا ہی ہے تو پھر وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے، اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کے مصارف میں شرعی فقیر اور مقروض بھی شامل ہیں۔

شرعی فقیر وہ ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر تو ہو مگر اس کی ضروریاتِ زندگی میں

گھرا ہو یا مقروض ہو کہ قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، ایسا شخص شرعی فقیر کہلاتا ہے جسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

قراٰن مجید فرقانِ حمید میں زکوٰۃ کے مستحق آٹھ 8 قسم کے لوگ قرار دیئے گئے۔ پھر ان میں سے مؤلّفۃ القلوب بِاِجماعِ صحابہ ساقط ہوگئے تو اب زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل سات قسم کے لوگ ہیں: 1 فقیر 2 مسکین 3 عامل 4 رقاب 5 غارم یعنی مقروض 6 فی سبیل اللہ یعنی جو راہِ خدا میں ہو 7 ابنِ سبیل، وہ مسافر جس کے پاس مال نہ رہا ہو۔ البتہ فی زمانہ رقاب کی صورت بھی نہیں پائی جاتی کہ اب کوئی لونڈی غلام نہیں تو ان کو چھڑانے میں ادائیگی زکوٰۃ کی صورت بھی نہیں بنتی۔

ضروری تنبیہ: یاد رہے کہ اس صورت میں زکوٰۃ لینے کی اجازت اُسی وقت تک ہوگی جب تک وہ شخص شرعی فقیر رہے گا، لہٰذا جب اس کے پاس قرض منہا (یعنی مائنس) کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر حاجاتِ اصلیہ سے زیادہ رقم ہوگی تو تب وہ شرعی فقیر نہیں رہے گا بلکہ غنی ہو جائے گا اور پھر مزید کوئی شخص اپنی زکوٰۃ اسے نہیں دے سکے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس شخص نے کسی عذر کی وجہ سے رمضان شریف کے روزے نہ رکھے ہوں کیا اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے یا نہیں؟ سائل: محمد قاسم (حیدر آباد)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صدقۂ فطر ہر آزاد، مسلمان کہ جو نصاب کا مالک ہو (یعنی جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر رقم یا کوئی سامان حاجتِ اصلیہ اور قرض کے علاوہ موجود ہو) اس پر واجب ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا اس میں شرط نہیں وہ جدا گانہ طور پر فرض ہیں لہٰذا جس نے کسی عذر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر، رمضان میں روزے نہیں رکھے، اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان شریف کا روزہ چھوڑ دینا، سخت حرام و گناہ ہے، ایسے شخص پر شرعاً اس گناہ سے توبہ کرنا اور بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا لازم ہے، یونہی جس شخص نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی عذر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہے، ہاں اگر یہ شیخِ فانی کی حد تک پہنچ چکا ہو یعنی اس قدر بوڑھا ہو چکا ہو کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس میں نہ اب روزہ رکھنے کی طاقت ہے اور نہ آئندہ اتنی طاقت آنے کی امید ہے بلکہ روز بروز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے تو ایسی صورت میں اس پر ہر روزے کے عوض فدیہ دینا لازم ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ، ایک صدقۂ فطر کی مقدار یعنی نصف صاع (2 کلو میں 80 گرام کم) گندم یا اس کا آٹا، یا ایک صاع (یعنی 4 کلو میں 160 گرام کم) کھجور، یا کشمش یا جو یا اس کا آٹا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی فضیل رضا عطاری	ذاکر حسین عطاری مدنی

اسلام میں مزدوروں کے حقوق

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

مزدور کا لفظ ہمارے ہاں عمومی طور پر ان لوگوں پر استعمال ہوتا ہے جو سامان، مٹی، سیمنٹ کی بوریاں، اینٹیں وغیرہ اٹھاتے ہیں، گھروں، عمارتوں، سڑکوں اور دیگر تعمیراتی کام کرتے ہیں، جبکہ اسی کام کے ماہرین کو مستری اور کاریگر وغیرہ کے لفظ سے پکارا جاتا ہے۔

مزدور کے کام کو مزدوری کہتے ہیں جسے عربی میں کَسْب یا عمل سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، لغوی اور اصطلاحی معنٰی کے حساب سے دیکھا جائے تو ہر وہ کام جس کے بدلے میں اُجرت ملتی ہے وہ مزدوری میں شمار ہوتا ہے۔

دنیا جہان میں کوئی ایک بھی ایسا طبقہ یا شعبہ نہیں ہے جس کے متعلق اسلامی تعلیمات میں معتدل اور زمانی ضروریات کے موافق راہنمائی نہ ملتی ہو۔ مزدوروں، ملازموں، اَجیروں اور ماتحتوں کے حوالے سے بھی تعلیماتِ اسلامیہ میں واضح راہنمائی موجود ہے۔ دینِ اسلام نے ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی طرح مزدوروں کو بھی حقوق دیئے ہیں یعنی مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی، ان کی مزدوری و محنت کا بدلہ وقت پر دینا، ان سے ان کی طاقت کے مطابق کام لینا، کام لینے میں نرمی، شفقت اور انسانیت سے کام لینا وغیرہ۔

مزدوروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کے حوالے سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: انہیں (یعنی غلاموں، اجیروں اور مزدوروں کو) اتنے زیادہ کام کا مکلف نہ کرو کہ وہ ان کی طاقت سے زیادہ ہو، اگر ایسا کرو تو ان کی مُعاوَنت بھی کرو۔[1]

مزدور سے پہلے کام لے لیا اور جب مزدوری اور اُجرت دینے کی باری آئی تو جھگڑا کھڑا ہو گیا، مزدور زیادہ مانگتا ہے، کام والا کم دیتا ہے، دینِ اسلام نے اس کا بھی حل پہلے ہی سے ارشاد فرما دیا چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جب کسی اَجیر کو اُجرت پر رکھو تو اسے اس کی اُجرت پہلے ہی بتا دو۔[2]

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزدور کی اجرت اسے واضح بتا دینے سے پہلے کام لینے کی ممانعت فرمائی ہے۔[3]

مزدوروں کی مزدوری نہ دینے والوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں قیامت کے دن تین افراد کا مقابل ہوں گا (یعنی سخت سزا دوں گا): 1 ایک وہ شخص جو میرے نام پر وعدہ دے پھر عہد شکنی کرے 2 وہ شخص جو کسی آزاد انسان کو بیچ دے اور پھر اس کی قیمت کھالے 3 وہ شخص جس نے کوئی مزدور اُجرت پر لیا اور پھر اس سے کام تو پورا لیا لیکن اس کی اُجرت اسے نہ دی۔[4]

مزدور کی مزدوری بَروقت دینا اَخلاقی و شرعی دونوں طرح سے بہت ضروری ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو۔[5]

مزدوروں کو مالی و جانی تحفظ دینے میں دینِ اسلام سب سے آگے ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو جنگ میں بھی ان مزدوروں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا جو لڑنے کے لئے نہ آئے ہوں۔[6]

اللہ کریم ہمیں مزدوروں اور تمام حق داروں کے حُقوق بَروقت اور صحیح صحیح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) بخاری، 1 / 23، حدیث:30، اللامع الصبیح شرح الجامع الصحیح، 1 / 210، تحت الحدیث: 30 (2) نسائی، ص629، حدیث:3862 (3) کنزالعمال، جز3، 2 / 366، حدیث:9123 (4) بخاری، 2 / 52، حدیث:2227 مراۃ المناجیح، 4 / 334 (5) ابن ماجہ، حدیث:2443 (6) ابوداؤد، 3 / 73، حدیث:2669۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ اُمِّ عطار کراچی

فتحِ مکہ کے اسباب و نتائج

مولانا ایوب عطاری مدنی*

ہجرت کے آٹھویں سال رَمضانُ المبارَک کے مہینے میں آسمان و زمین نے ایک ایسی فتح کا منظر دیکھا کہ جس کی مثال نہیں نہیں ملتی، اس فتح کا پس منظر و سبب کیا تھا اور نتائج کیا رونما ہوئے اس کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت و اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی مکۂ مکرمہ کے وہ لوگ جو آپ کو صادق و امین، شریف، محترم، قابلِ فخر اور عزت و کرامت کے ہر لقب کا اہل جانتے تھے یک لخت آپ کے مخالف ہوگئے، انہیں دینِ اسلام کے پیغام پر عمل پیرا ہونے میں اپنی سرداریاں کھو جانے کا ڈر ہوا، انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اگر آج رسولِ خدا کی پکار پر لبَّیْک کہہ دیں تو 14 صدیاں بعد تو کیا قیامت تک صحابیِ رسولِ آخرُ الزّماں کے عظیم لقب سے جانے جائیں گے، ہر کلمہ گو انہیں رضی اللہ عنہم کہہ کر یاد کرے گا، قراٰن ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ کا مژدہ سنائے گا، بہر کیف یہ ان کے نصیب میں ہی نہ تھا، (جن کے مقدر میں تھا انہوں نے لبَّیْک بھی کہا) اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مخالفت کرنے والوں کے ہاتھوں طرح طرح کی اذیتیں اٹھائیں، لیکن صبر و استقامت کا دامن تھامے رکھا، جب کفارِ مکہ کا ظلم و ستم ساری حدیں پار کرگیا اور اللہ کریم نے بھی اجازت دے دی تو مسلمان مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ ہجرت کرگئے تاکہ آزادی کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی عبادت کریں۔ لیکن افسوس کہ کفارِ مکہ پھر بھی باز نہ آئے اور مسلمانوں کو مدینۂ منورہ میں بھی اذیت دینے کے درپے رہے، ان کی انہی کارستانیوں کے سبب غزوۂ بدر، اُحُد، خندق اور کئی سرایا کا وقوع ہوا، وقت گزرتے گزرتے ہجرت کا چھٹا سال آگیا، مسلمان مکۂ مکرمہ میں بیتُ اللہ شریف کی زیارت کے لئے بے قرار تھے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 1400 صحابۂ کرام کی ہمراہی میں ادائیگیِ عمرہ کے لئے مکۂ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے، کفارِ مکہ نے پھر جفاکاری سے کام لیا اور پُرامن مسلمانوں کو مکۂ مکرمہ میں داخل ہونے سے منع کردیا، بالآخر طویل مذاکرات کے بعد ایک معاہدہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کا نام دیا گیا۔ ظاہری طور پر اس معاہدہ کی اکثر شرائط مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں میں حکمت ہے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی کے بھیجے ہوئے حکیمِ کائنات ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب شرائط منظور فرمالیں، ان شرائط میں یہ بھی تھا کہ فریقین دس سال تک جنگ موقوف رکھیں گے، اس کے ساتھ ساتھ معاہدے میں ایک بات یہ طے پائی کہ عرب کے دیگر قبائل کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ دونوں فریقوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں باہمی امداد کا معاہدہ کرلیں۔ عرب کے دو قبیلے خزاعہ اور بنو بکر آپس میں دشمن تھے اور ان میں بہت عرصے سے لڑائیاں جاری تھیں۔ صلح حدیبیہ کے بعد قبیلہ خزاعہ مسلمانوں کا دوست بن گیا اور بنو بکر نامی قبیلے نے قریش

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی)

کے ساتھ اتحاد کر لیا۔ اب چونکہ صلح کے معاہدے کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف سے حملے کا کوئی امکان نہیں تھا اس لئے بنو بکر کی ایک شاخ بَنُو نُفاثہ نے موقع غنیمت جانتے ہوئے کفارِ قریش کے ساتھ مل کر بنو خزاعہ پر اچانک حملہ کر دیا۔[1] یہ واضح طور پر صلح حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی تھی جس میں بنو خزاعہ کو کافی جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس واقعے کی خبر جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کو ہوئی تو آپ نے قریش کی طرف پیغام بھیجا کہ تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط قبول کرلیں: 1 خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا (یعنی ان کے قتل کا بدلہ) دیں 2 بنو نفاثہ کی حمایت سے دست بردار ہوجائیں 3 اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔ قرطہ بن عمر نے قریش کا نمائندہ بن کر کہا کہ ہمیں صرف تیسری شرط منظور ہے۔[2] 10 رمضان المبارک 8 ہجری کو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم دس ہزار کا لشکر لے کر مکے کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ شریف پہنچ کر آپ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے یہ رحمت بھرا فرمان جاری کیا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اس کے لئے امان ہے، جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا اس کے لئے امان ہے، جو مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے گا اس کے لئے امان ہے۔ مزید فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لئے بھی امان ہے۔[3] پھر آپ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے کعبۂ مقدّسہ کو بُتوں سے پاک فرما کر کعبہ شریف کے اندر نفل ادا فرمائے، اور باہر تشریف لا کر خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد کفارِ قریش سے ارشاد فرمایا: بولو! تم کو کچھ معلوم ہے؟ کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟

کفار آپ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی رحمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بولے: اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے بھائی کے بیٹے ہیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی رحمت جوش میں آئی اور یوں فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم آزاد ہو۔ بالکل غیر متوقع طور پر یہ اعلان سُن کر کفار جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔[4]

اس عام معافی کا کفار کے دلوں پر بہت اچھا اثر پڑا اور وہ آ آ کر آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرنے لگے، فتحِ مکہ کے روز دو ہزار افراد ایمان لائے تھے۔[5]

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ سردارانِ قریش میں سے تھے۔ پہلے اس خوف سے اپنے گھر میں بند ہو گئے تھے کہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیا جائے کیونکہ حالتِ کفر میں انہوں نے اسلام کی بہت زیادہ مخالفت کی تھی۔ انہوں نے اپنے بیٹے جو مسلمان تھے، ان کے ہاتھ سرکار صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں امان کا پیغام بھیجا تو آقا صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے انہیں امان عطا فرما دی اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔[6] حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح رضی اللہ عنہ یہ بھی قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ پہلے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے، اس لئے یہ حکم جاری کیا گیا تھا کہ جہاں ملے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمان انہیں لے کر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے لئے امان طلب کی، سرکار صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے انہیں امان عطا فرمائی اور بیعتِ اسلام لے لی، یوں یہ بھی مسلمان ہو گئے اور ایسے زبردست مسلمان ہوئے کہ پھر کوئی ایسی بات ان سے سرزد نہیں ہوئی جو ان کے دین کو داغدار کرے۔[7] حضرت سیّدُنا امیر معاویہ اور ان کے والدِ محترم حضرت سیّدُنا ابو سفیان رضی اللہ عنہما سمیت کئی اہم شخصیات فتحِ مکہ کے موقع پر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں، جن میں سے چند نام یہ ہیں: حضرت ابو قحافہ، حضرت حکیم ابن حزام، حضرت جبیر ابن مُطعِم، حضرت عبد الرحمٰن ابن سَمُرہ، حضرت عتّاب بن اَسید، حضرت عتّاب بن سُلَیم اور حضرت عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہم۔[8]

اللہ پاک اپنے پیارے حبیب فاتحِ مکہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کے حُسنِ اخلاق کے صدقے ہمیں بھی بااخلاق بنائے اور دنیا و آخرت میں اس خُلقِ عظیم والے آقا صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کا سایۂ رحمت عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) مدارج النبوۃ، 2/281 (2) شرح الزرقانی علی المواھب، 3/384 (3) معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، 13/293، 294، حدیث: 18231، 18236 (4) بخاری، 1/156، حدیث: 397، سبل الھدیٰ والرشاد، 5/242 (5) امتاع الاسماع، 8/388 (6) المغازی للواقدی، 2/846، 847 (7) المغازی للواقدی، 2/856 (8) اسد الغابۃ، 3/602، سیر اعلام النبلاء، 3/217، 575، 576، 4/233، 267۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ ہم ایک شخص سے رابطے کی کوشش کر رہے تھے، ہم میں سے کسی نے اس کا نمبر ملایا تو کال ریسیو نہیں ہو رہی تھی، مجھے بتایا گیا تو فوراً ذہن میں خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ بائیک پر ہو۔ دل میں ایسی سوچ کا پیدا ہونا یہ اللہ پاک کا کرم، اس کی عنایت، دعوتِ اسلامی جیسے دینی ماحول کے ساتھ اٹیچ منٹ اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستگی کا نتیجہ ہے، ورنہ یہ سوچ بھی آسکتی تھی کہ وہ شخص جان بوجھ کر کال نہیں اٹھا رہا ہوگا۔ اگر اس وقت ایسی نیگیٹیو سوچ میرے ذہن میں آتی اور پھر اسی کو میں اپنی زبان پر بھی لاتا تو اس کا میرے پاس کیا ثبوت ہوتا؟

اے عاشقانِ رسول! ہم جب کسی کو کال، واٹس ایپ یا میسج کرتے ہیں تو رِسپونس نہ ملنے پر عموماً درج ذیل پوزیٹو اور نیگیٹیو باتیں ہمارے دل یا زبان پر آجاتی ہیں، مثلاً کال نہیں اٹھ رہی، کال اٹھا نہیں رہا، نمبر ریسیو نہیں کر رہا، نمبر ریسیو نہیں ہو رہا، اس نے میرا واٹس ایپ چیک نہیں کیا اور واٹس ایپ چیک نہیں ہوا وغیرہ۔ مختلف مواقع پر لوگ کئی نیگیٹیو سوچوں اور باتوں کے ذریعے ڈائریکٹ یا اِن ڈائریکٹ دوسرے کی ذات اور عزّت پر اٹیک کر رہے ہوتے ہیں جبکہ اسلامی تعلیمات ان چیزوں سے روک رہی ہوتی ہیں، آپ بھی اپنی دلی کیفیت کے بارے میں غور فرمائیے کہ جب آپ کسی کو کال، واٹس ایپ یا میسج کرتے، کسی کے گھر کی بیل یا دروازہ بجاتے ہیں تو رِسپونس نہ ملنے پر آپ کے دل میں پوزیٹو سوچ آتی ہے یا نیگیٹیو؟ سب سے پہلے آپ کے ذہن میں جو بھی خیال آتا ہے وہی آپ کی دلی کیفیت ہے۔ مگر ایک بات یاد رکھئے! بلا اجازتِ شرعی دوسرے شخص کے بارے میں اپنے دل میں بُرے خیال اور نیگیٹیو سوچ کا لانا دل کے گندہ ہونے کی نشانی ہے۔ "ائمۂ دین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: خبیث گُمان خبیث دل سے پیدا ہوتا ہے۔(فیض القدیر للمناوی،3/157، تحت الحدیث:2901) دل میں خباثت اور گندگی کے ہوتے ہوئے انسان کا خود کو اچھا اور نیک سمجھنا اس کی عقل مندی ہے یا بے وقوفی اس کا جواب ہر سلامت عقل رکھنے والے کے پاس موجود ہوگا۔ بہر حال شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے ساتھ اچھائی کرنا اور ان کے بارے میں اچھا سوچنا، یہ اسلام کی بہت ہی خوب صورت تعلیمات میں سے ہے، اس کا جہاں اُخروی فائدہ ہے وہیں دُنیوی اعتبار سے بھی اس کے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، مثلاً اس سے آدمی اسٹریس (ذہنی دباؤ) کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اگر ایسی بیماری میں مبتلا بھی ہو تو اس سوچ کی وجہ سے اس کا اسٹریس کم ہوتا، اس کی ذہنی الجھنیں دور ہوتیں اور ذہنی اعتبار سے وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا، اس کا امیون سسٹم اچھا رہتا اور اس کی زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے، اس کے بَرخلاف اگر انسان دوسروں کے ساتھ بُرا کرے یا دوسروں کے خلاف سوچے، اس کی جہاں اُخروی خرابیاں ہیں وہیں دُنیوی نقصانات بھی بہت سے ہیں، مثلاً اس طرح آدمی ڈپریشن، ٹینشن، اینگزائیٹی (گھبراہٹ)، بعض اوقات شوگر لیول کے بڑھنے، بلڈ پریشر بگڑنے، بے چینی، بے قراری، بے سکونی، نیند نہ آنے اور دیگر کئی طرح کی بیماریوں اور پریشانیوں سے دوچار رہتا ہے، یہی غلط اور نیگیٹیو سوچ سگے بھائیوں اور بہنوں میں دشمنی، ساس بہو میں لڑائی، میاں بیوی کے ایک دوسرے پر اعتماد کی کمی پھر لڑائی اور بالآخر طلاق اور جدائی، نیز خونی رشتوں میں دراڑیں آنے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اور ہنستے بستے گھر اجڑنے کا ایک بہت بڑا سبب ہوتی ہے۔ تفسیر صراطُ الجنان میں لکھا ہے کہ ”دوسروں کے لئے بُرے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے جاری کردہ ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86٪ بڑھ جاتا ہے۔(صراط الجنان،9/436) واقعی یہ حقیقت ہے کہ کچھ لوگوں کا ذہن الٹا ہی چلتا ہے، ان کے ساتھ جو اچھا ہوا اسے سوچنے کے بجائے جو بُرا ہوا وہ اسے ہی سوچتے رہتے ہیں، بسا اوقات تو کسی کی اچھائی کو بھی بُرائی سمجھ رہے ہوتے ہیں، بعض تو ویسے ہی کچھ دیکھ کر یا پھر کسی کی کوئی بات دوسرے کے خلاف یا اپنے خلاف سُن کر اپنی نیگیٹیو سوچ کے میٹر کو آن کر لیتے ہیں، یاد رکھئے! اپنی غلطیوں، خامیوں اور کمزوریوں کی طرف دیکھنے اور انہیں دور کرنے کے بجائے منفی سوچتے رہنا انسان کو طبی اعتبار سے کہاں تک لے جا سکتا ہے ملاحظہ کیجئے:

UK کے ایک ماہر نفسیات ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جو لوگ بھی مینٹل ہیلتھ پرابلمز کا شکار ہوتے ہیں ان میں سے اکثر کی وجہ منفی سوچیں ہوتی ہیں، ان کی سب سے بڑی پرابلم یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والے صرف منفی رویوں کو ہی یاد رکھتے اور ان چیزوں کو سوچتے رہتے ہیں، پھر بالآخر (Ultimately) ایسے افراد ذہنی طور پر پریشر، اسٹریس، ڈپریشن، گھبراہٹ (Anxiety)، اعصابی بیماریوں (neurotic disorders) اور پاگل پَن (Insanity) کے شکار ہو جاتے ہیں۔

اس طرح کے افراد کا جب علاج کیا جاتا ہے تو دوائی کے ساتھ ساتھ بلکہ دوائی سے بھی پہلے مریض کی منفی سوچوں کو مریض پر ظاہر کیا جاتا ہے، تاکہ وہ خود سمجھ لے اور اس بات کو قبول کر لے کہ ”ہاں“ یہ میری منفی سوچیں ہیں، اس کے بعد ایسے مریض کو اس کی زندگی کے پوزیٹیو پہلوؤں کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ آپ سوچئے! کہ زندگی میں آپ کے ساتھ کیا کیا اچھائی ہوئی یا کس نے آپ کے ساتھ کیا اچھائی کی ہے، یہ منفی سے مثبت سوچ کی جانب خود کو لانے کا بہت بہترین طریقہ ہے اور اس سے مریض کی صحت جلد بہتر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جو ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر خود کو پوزیٹیو رکھنے اور پوزیٹیو سوچنے کا درس دیتا اور ایسی سوچ کو عبادت کہتا ہے، لہٰذا جب تک شریعت اجازت نہ دے تب تک مسلمانوں کے افعال و اقوال کے بارے میں اچھی ہی سوچ رکھئے اور بالخصوص اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک ربِّ کریم کے ساتھ بھی اچھا گمان رکھئے کہ وہ کریم جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچھا گمان اچھی عبادت سے ہے۔(ابوداؤد،4/387،حدیث:4993)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے کئی مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان اس سے امید وابستہ کرنا بھی عبادت میں سے ایک اچھی عبادت ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ پاک سے امید اچھی عبادت سے حاصل ہوتی ہے جو عبادت کرے گا اسے یہ امید نصیب ہوگی۔ تیسرا یہ کہ عبادت کے ذریعے اللہ پاک سے اچھی امید رکھو، عبادت سے غافل رہ کر امیدیں باندھنا حماقت (بے وقوفی) ہے جیسے کوئی ”جَو“ بو کر گندم کاٹنے کی امید کرے۔ چوتھا یہ کہ اللہ پاک کے بندوں یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے اس فرمان کے اور بھی معنی ہوسکتے ہیں مثلاً یہ کہ مسلمانوں پر اچھا گمان اچھی عبادات سے حاصل ہوتا ہے جو عابد (عبادت کرنے والا) ہو گا وہ ہی نیک گمان ہو گا جو خود بُرا ہو گا دوسروں کو بھی بُرا ہی سمجھے گا۔(مراٰۃ المناجیح،6/621ملخصاً)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! دنیوی اور اخروی نقصانات سے بچنے کے لئے اپنی سوچوں کو پوزیٹیو رکھئے، اپنی اولاد، گھر والوں اور اپنے تعلق رکھنے والوں کو بھی اسی کا ذہن دیجئے، معاشرے میں پوزیٹیو سوچ ڈیلیور کرنے والی دینی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط کیجئے، اس کے لئے مدنی قافلوں میں سفر، مدنی مذاکروں میں شرکت، مدنی چینل کو دیکھنا اور ہر ماہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو لینا اور پڑھنا مت بھولئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:05)

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

شانِ راحت و رحمت:

(13) اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ یعنی میں رحمت ہوں، رب کا ہدیہ ہوں۔[1]

یہ رحمتِ عالَم ہی کی شان ہے کہ ساری کائنات میں حکمِ الٰہی سے تصرف کا اختیار رکھنے والے ہیں لیکن پھر بھی صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ میں تو تمہارے لئے رحمت ہوں، تمہارے رب کی طرف سے ہدیہ ہوں۔ علمائے کرام نے "رَحْمَةٌ" اور "مُهْدَاةٌ" کو بھی آپ کے مبارک اسما و القابات میں شمار کیا ہے۔ ہدیہ وہ ہوتا ہے جس کا بدل نہ دینا پڑے، سبل الھدیٰ والرشاد میں ہے: "اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کریم نے مجھے بندوں کے لئے ایسی رحمت بنا کر بھیجا ہے جس کا کوئی بدلہ نہیں مانگا جائے گا کیونکہ جب کوئی ہدیہ رحمت و شفقت کے طور پر بھیجا جائے تو اس سے عوض و بدلے کا ارادہ نہیں کیا جاتا۔"[2]

(14) اَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ وَ رَسُوْلُ الرَّاحَةِ یعنی میں رحمت و راحت والا رسول ہوں۔[3]

اس فرمانِ مبارک میں دو اسمائے شاہِ مدینہ کا بیان ہوا ہے: "رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ" اور "رَسُوْلُ الرَّاحَةِ"۔

یہاں اوّلاً اسمِ گرامی "رَسُوْلُ الرَّاحَةِ" کے بارے میں کچھ ملاحظہ کرتے ہیں۔ یوں تو راحت اور رحمت قریبُ المعنیٰ ہیں لیکن ان میں فرق بھی کیا جاتا ہے۔ راحت کو سکون، آسانی، سہولت، دلی خوشی اور مشکلات سے رہائی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

ان میں سے کسی بھی مفہوم کی روشنی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات کو دیکھا جائے، آپ ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہیں، آپ کی تشریف آوری ایک علاقہ، قبیلہ، شہر یا ملک نہیں بلکہ ساری کائنات کے لئے راحت، سکون اور آسانی کا سبب بنی۔

آپ کی آمد سے توبہ آسان ہوگئی۔ گناہ کرنے والوں کے گناہ ان کے دروازوں پر نہیں لکھے جاتے۔ نماز کے لئے صرف عبادت خانوں ہی کی تخصیص نہ رہی بلکہ ہر پاک جگہ کو نماز کے لئے جائز قرار دیا گیا۔ چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر بڑے بڑے ثواب دیئے گئے۔ حج، عمرہ، صدقہ اور دیگر بڑے بڑے نیک اعمال کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر اِن اعمال کا اجر دیئے جانے کا فرمایا گیا۔ ایک بار "سبحٰن اللہ" کہنے پر جنّت میں درخت لگنے کی نوید سنائی گئی۔ ایک حرفِ قراٰنی کی قراءت پر دس نیکیوں کا مُژدہ ملا، تین بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت پر پورے قراٰن کا ثواب ملنے کی خوشخبری ملی، گناہ گاروں کو میدانِ حشر میں شفاعت کی امید نے دلاسا دیا، غرض کہ بے شمار ایسے امور ہیں کہ جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے ہمیں ملے اور وہ ہماری دلی راحت و سکون کا سبب ہیں۔

شانِ رحمت:

اسمِ گرامی "رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ" کے معانی و مفاہیم اور اس کے مَظاہر بے شمار ہیں۔ مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت ہمارے لئے رحمت، آپ کے اخلاق رحمت، آپ کی ذات رحمت اور یہ سب ایسی رحمتیں ہیں کہ صرف چند لوگوں کے لئے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

نہیں، کسی خاص، جماعت یا گروہ کے لئے نہیں، صرف مؤمنین کے لئے نہیں بلکہ سارے جہانوں کے لئے رحمتیں ہیں کیونکہ جس نے آپ کو رحمت بنایا خود اسی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(پ17، الانبیآء:107)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات اخلاقِ کریمہ کا ایسا مجموعہ ہے کہ کوئی نہایت نہیں، آپ کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں، آپ کی مبارک ذات میں پایا جانے والا ہر ہر وصفِ رحمت و شفقت و عظمت و رفعت بے انتہا ہے، آپ اللہ کریم کی طرف سے ہمارے لئے ایسا ہدیہ و تحفہ و احسان و رحمت ہیں کہ 1400 سال سے زائد گزر گئے، ہر زمانے میں آپ کے اوصافِ رحمت و عظمت کو لوگوں نے ہر ہر رنگ و انداز سے بیان کیا لیکن آپ کی شان ہے کہ ہر بار جدا انظر آتی ہے، رحمت کی برسات ہر بار الگ انداز سے برستی ہے۔

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ رحمت کے بھی کیا کہنے! آپ نے معاشرے کے مظلوم ترین طبقہ غلاموں اور عورتوں کو ان کے حقوق دلوائے، جن غلاموں کے ساتھ پاؤں کی جوتی سے بھی بدتر سلوک ہوتا تھا انہیں، آقا کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا مقام دیا، غریبوں اور فقرا مسلمین کو دیگر سے پہلے جنّت میں جانے کا مژدہ سنایا، گناہ گار اہلِ ایمان کو بروزِ قیامت شفاعت وسفارش کی نوید سنا کر ڈھارس بندھائی۔

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک رحمت کے بیان کی بنیادی طور پر دو قسمیں کی جاسکتی ہیں: (1) رحمت و شفقت کی تعلیم (2) ذاتِ گرامی سے رحمت و شفقت کا ظہور۔

(1) رحمت و شفقت کی تعلیم:

رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاں کائنات کی ہر مخلوق کے لئے اپنی رحمت کے دریا بہائے وہیں دوسروں کو بھی رحمت و شفقت کی تعلیم و ترغیب دی اور کثیر مواقع پر اس کی تکرار بھی فرمائی، چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ رحم کرنے والوں پر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کی بادشاہت والا تم پر رحم فرمائے گا۔[4]

صلہ رحمی کے ذریعے رحمت و شفقت کے پھیلاؤ کی ترغیب کیسے پیارے انداز میں ارشاد فرمائی: اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ رشتہ داری رحمٰن سے تعلق رکھنے والی ایک شاخ ہے تو جو شخص اس کو ملائے گا اللہ کریم اس کو ملائے گا۔[5]

بعض اوقات سرزنش کے انداز میں بھی رحمت و شفقت کی تلقین فرماتے جیسا کہ ایک اعرابی کو بچّوں کے ساتھ محبت و رحمت کا درس دیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حَسَن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا، اپنے سینے سے لگایا اور سُونگھنے لگے، اس قدر شفقت و محبت دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میرا بھی ایک بیٹا ہے جو اَب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قُصور ہے۔[6]

اسی طرح ایک شخص نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حضرت امام حسن سے محبت و رحمت کو دیکھتے ہوئے کہا: اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چوما۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“[7]

دوسری قسم ”ذاتِ گرامی سے رحمت و شفقت کا ظہور“ اگلے ماہ کے شمارے میں بیان کیا جائے گا۔

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 16/504، حدیث:32442 (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/464 (3) الشفاء، 1/231 (4) ترمذی، 3/371، حدیث:1931 (5) ترمذی، 3/371، حدیث:1931 (6) مستدرک للحاکم، 4/161، حدیث:4846 (7) بخاری، 4/100، حدیث:5997۔

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

16 ویل ڈسپلنڈ بنئے: ڈسپلن (اصول وضوابط) کی پابندی بہت اچھی خوبی ہے۔ دل نہ بھی چاہے تو ڈسپلن پر عمل کیجئے۔ وقت پر دفتر پہنچنا، وقت ختم ہونے سے پہلے نہ جانا، بریک ٹائم ختم ہوتے ہی کام شروع کردینا، اپنی ٹیبل کو بے ترتیبی سے بچا کر ان آڈر رکھنا، ڈیوٹی کے دوران گپ شپ، ذاتی کالز اور سوشل میڈیا پر مصروف ہونے سے پرہیز رکھنا، واش روم کے بہانے وقت ضائع نہ کرنا (برطانیہ کے 8 شہروں میں ہونے والی ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ ملازمین باتھ روم میں روزانہ اوسطاً 28 منٹ گزارتے ہیں جو کمپنیوں کی کارکردگی کو بھی متأثر کرتا ہے)، دورانِ ڈیوٹی نماز پڑھنے میں اتنا ہی وقت صرف کرنا جتنا نماز کے لئے آنے جانے، وُضو کرنے اور نماز پڑھنے میں لگتا ہے، نماز کے بہانے زیادہ دیر تک غائب نہ رہنا، آنے جانے کی حاضری لگانے میں سستی نہ کرنا، اپنا کارکردگی فارم پُر کرتے رہنا، اسی طرح ڈسپلن سے جُڑی ہوئی دیگر باتوں کا خیال رکھنا آپ کے امپریشن کو مثبت بنائے گا۔ اگر آپ ویل ڈسپلنڈ نہیں ہونگے تو ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ خود ہوں گے۔

17 پینڈنگ کی عادت سے بچئے: باس یا افسران کی طرف سے آپ کو جو پراجیکٹ یا ٹاسک دیا جائے اسے مقررہ وقت میں مکمل کرنے کے لئے مسلسل لگن سے کام کیجئے۔ اسے آخری وقت تک پینڈنگ میں رکھنے سے آپ ذہنی دباؤ میں آجائیں گے اور وقت پر کام نہ ملنے کی وجہ سے آپ کا باس دیگر افراد کو بھی آپ پر انحصار نہ کرنے کا مشورہ دے گا۔ جہاں کام کرنے کی لگن نہ پائی جاتی ہو وہاں بات بات پر بہانے تراشنے یا ایجاد کرنے کا ”ہنر“ تیزی سے پروان چڑھتا ہے۔

18 ویلیو بڑھایئے: عام آدمی کا سادہ کاغذ پر دستخط کرنا، بینک اکاؤنٹ ہولڈر کے چیک پر دستخط اور ملک کے صدر کا کسی قانونی مُسَوّدے پر دستخط کردینا برابر نہیں ہیں کیونکہ سادہ کاغذ پر دستخط سے کچھ نہیں ملے گا اور چیک بینک سے کیش کروایا جائے تو رقم ملے گی اور صدر کے دستخط سے وہ قانون پورے ملک میں نافذ ہوجائے گا۔ ان تینوں دستخطوں میں فرق ویلیو کا ہے، لہٰذا اپنی ویلیو میں اضافہ کیجئے۔ خدمات کا بدلہ صرف رقم ہی نہیں ویلیو بھی ہوتی ہے۔ ڈیوٹی سے بڑھ کر کچھ نہ کچھ اضافی کام کردینے کی عادت بنائیں اس سے بھی ویلیو بڑھتی ہے مثلاً آپ سے گھاس کاٹنے کو کہا جائے تو فالتو جڑی بوٹیاں مفت میں تلف کردیجئے۔ باس کی غیر موجودگی میں بھی اسی طرح محنت کیجئے جس طرح اس کی موجودگی میں کرتے ہیں۔ ویلیو بڑھانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ترقی دینے کا وقت آئے گا تو باس کا پہلا انتخاب آپ ہوں گے۔ غالباً 2003 کی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی جن کا نام مظفر تھا بطورِ خادم المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں تشریف لائے لیکن پڑھے لکھے تھے اور باصلاحیت بھی! چنانچہ نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) رُکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی نے انہیں مالیات (مالی حساب کتاب) کا کام دیا جو انہوں نے بخوبی انجام دیا، پھر رُکنِ شوریٰ نے ان کی صلاحیتوں کے مطابق دفتری کام لینا شروع کئے اور کئی معاملات میں اپنا اسسٹنٹ مقرر کردیا اور المدینۃ العلمیۃ کے مالیات کا ذمہ دار بھی انہی کو بنادیا، ترقی پانے کے بعد مظفر بھائی نے کئی سال المدینۃ العلمیۃ میں خدمات انجام دیں پھر انہیں دعوتِ اسلامی کے ایک شعبے کا پاکستان سطح کا ذمہ دار مقرر کردیا گیا۔

19 سازشی تھیوریوں پر یقین نہ کیجئے: بعض لوگوں کو یہ خوف

* استاذ المدرسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

لگا رہتا ہے کہ کوئی میرے خلاف سازش کرکے مجھے ترقی سے محروم نہ کروے یا نوکری ہی سے نہ نکلوا دے۔ ایسے لوگوں کا خوف مزید بڑھ جاتا ہے جب کوئی ان کو آکر بتاتا ہے کہ فلاں شخص تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے یا افسران کو تمہاری شکایتیں پہنچا رہا ہے۔ ایسوں کو چاہئے کہ ہر کسی پر یقین کرکے پریشان نہ ہوں کہ جو آپ کے نصیب میں ہے اس سے نہ کم ملے گا نہ زیادہ۔ مزید یہ کہ خود بھی حسد سے بچئے اور کسی کے خلاف دفتری سازشوں کا حصہ نہ بنئے کیونکہ دوسرے کی ٹانگیں کاٹنے سے آپ کا قد بڑا نہیں ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈبل ایجنٹ قسم کے لوگوں سے بچئے جو لگائی بجھائی کرکے لوگوں کو آپس میں لڑواتے ہیں۔ غیبت، تہمت اور بہتان کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گے تو بہت ساری پریشانیوں سے بچ جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

20 **فیڈ بیک کو نظر انداز نہ کیجئے:** فیڈ بیک (تاثرات) ہماری کارکردگی کو بہتر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اسے نظر انداز نہ کیجئے، بالخصوص جب فیڈ بیک آپ کے سینیئرز یا باس کی طرف سے ہو۔ اگر نگران یا باس کہے کہ آپ اپنے کام کے معیار کو بہتر کریں تو ایسا ضرور کریں اگرچہ آپ کی نظر میں آپ کی کارکردگی بیسٹ کیوں نہ ہو! اگر آپ فیڈ بیک کو مسلسل نظر انداز کریں گے تو آپ کو ضدی، خود پسند اور مشکل شخصیت سمجھا جائے گا جس سے آپ کا امپریشن بگڑے گا بلکہ اگر آپ دوسری جگہ جاب کرنے جائیں گے تو وہ ادارہ بھی پچھلے ادارے کا فیڈ بیک لے سکتا ہے، اس لئے فیڈ بیک کی مدد سے خود کو بہتر کیجئے۔ دوسروں کے فیڈ بیک کے ساتھ ساتھ اپنی کارکردگی کا خود بھی تنقیدی جائزہ لیجئے، پھر جو خامیاں نظر آئیں ان پر قابو پایئے اور خوبیوں کو بڑھایئے۔ ایک نوجوان نے فیڈ بیک لینے کا بڑا انوکھا انداز اپنایا، آپ بھی پڑھئے: ایک نوجوان PCO میں داخل ہوا اور ایک نمبر ملایا، کال ملنے پر کہنے لگا کہ میں باغبانی کا کام کرتا ہوں، سر! آپ مجھے اپنے باغیچے کی صفائی ستھرائی اور دیکھ بھال کے لئے ملازم رکھ لیجئے، دوسری طرف سے جواب ملا: فی الحال تو ہمارے پاس اس کام کے لئے ایک ملازم موجود ہے۔ لڑکے نے اصرار کرتے ہوئے کہا: سر! میں آپ کا کام موجودہ ملازم سے آدھی تنخواہ پر کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ میرا ملازم بہت اچھا کام کر رہا ہے میں کسی قیمت پر بھی اُسے تبدیل نہیں کرنا چاہوں گا۔ اب لڑکا باقاعدہ منتوں پر اُتر آیا اور عاجزی سے بولا: سر! میں باغیچے کے کام کے علاوہ آپ کے گھر کے سامنے والی گزرگاہ اور فٹ پاتھ کی بھی صفائی کروں گا اور آپ کے باغیچے کو شہر کا سب سے خوبصورت باغیچہ بنادوں گا۔ اس بار بھی جواب نفی میں ملا۔ اس پر لڑکے نے فون بند کر دیا۔ PCO کے مالک نے اس کی گفتگو سُن لی تھی، اس نے لڑکے سے ہمدردی کرتے ہوئے کہا کوئی بات نہیں، دل چھوٹا نہ کرو، اِنْ شَآءَ اللہ تمہیں جلد نوکری مل جائے گی۔ لڑکا مسکرایا اور کہنے لگا کہ میں اسی شخص کے پاس نوکری کرتا ہوں میں تو صرف اس بات کو چیک کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ میرے کام کے معیار سے کس حد مطمئن ہے؟

آپ ایک لمحے کے لئے سوچئے کہ اگر اس شخص کی جگہ آپ کا باس ہوتا اور اسے کوئی شخص آپ کی جگہ کام کرنے کی اس انداز میں پیش کش کرتا تو باس کا جواب نفی میں ہوتا یا۔۔۔؟ اپنی صلاحیتوں کی بدولت ادارے کی ایسی ضرورت بن جایئے کہ وہ آپ کی جگہ کسی اور کو رکھنے کا تصور بھی نہ کرے۔

21 **اپنا کردار بہتر بنایئے:** کامیابی میں شخصیت کا بڑا کردار ہوتا ہے، اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے اسلام کے سکھائے ہوئے اخلاق و اوصاف اپنایئے۔ آپ کی شخصیت میں بہتری آئے گی اور آپ دفتر، گھر، بازار، اسکول، جامعہ، کالج ہر جگہ کامیاب رہیں گے۔ چہرے پر مسکراہٹ رکھنا، جذبۂ ہمدردی، دوسروں کی بھلائی چاہنا، احترامِ مسلم، خوش لباس، صاف ستھرا رہنا، حسد، تکبر، بغض، غیبت، چغلی، تہمت سے بچ کر عاجزی، محبتِ مسلم اختیار کرنا آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، بول چال کا انداز اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوگا تو آپ کی شخصیت میں نکھار آئے گا۔ امید دلایئے، مایوسی نہ پھیلایئے، صرف اپنے مفاد کو عزیز نہ رکھئے، پُرجوش رہئے، لوگ آپ کو پسند کرنے لگیں گے۔

22 **راز دار بنئے:** ہر ادارے کے کچھ نہ کچھ راز ہوتے ہیں جنہیں وہ عوام میں ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے کیونکہ اس سے ادارے کا نقصان ہو سکتا ہے مثلاً ادارہ اپنی نئی مصنوعات مارکیٹ میں لانے کی تیاری کر رہا ہوتا ہے اگر ان کے مدِّ مقابل کو اس کی سُن گُن ہو جائے تو وہ پہل کرکے انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ادارے کے ملازمین کو

چونکہ ان معلومات سے آگاہی ہوتی ہے تو ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان معلومات کا کسی سے ہرگز تبادلہ نہ کریں کیونکہ یہ معلومات بھی ادارے کی امانت ہیں۔

23 **مہارت میں اضافہ کیجئے:** جاب ملنے پر آپ کا سفر ختم نہیں بلکہ شروع ہوا ہے کیونکہ آپ کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچنا ہے۔ کہا جاتا ہے: To earn more learn more یعنی زیادہ کمانے کے لئے زیادہ سیکھئے۔ کم قیمت پر بڑی کامیابی نہیں ملتی۔ شاید اسی لئے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ترقی کرنا ہی نہیں چاہتے کیونکہ اس کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے اس کے نتیجے میں وہ ترقی کے فوائد سے بھی محروم رہتے ہیں، جس پوسٹ پر نوکری شروع کرتے ہیں 10 سال بعد بھی وہیں دکھائی دیتے ہیں جبکہ ان کے ساتھی کہیں کے کہیں پہنچ چکے ہوتے ہیں بہرحال اگر آپ ترقی چاہتے ہیں تو اپنی مہارت میں اضافہ کیجئے مثلاً اگر آپ آئس کریم بنانے کا کام کرتے ہیں تو ایسے ماہر بنئے کہ پورے شہر میں آپ جیسی بہترین آئس کریم بنانے والا کوئی نہ ہو۔ اس کے لئے اپنے کام کی تفصیلات کا علم بڑھائیے۔ جو کام آپ کرتے ہیں، اس کے لئے معلومات اکٹھی کیجئے کہ دنیا میں اس حوالے سے کیا پروگریس ہو رہی ہے؟ آئیڈیاز کی دنیا بڑی وسیع ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے کم وقت میں دنیا جہان کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ کتابیں پڑھئے، اپنا مشاہدہ اور تجربہ بڑھائیے۔ اپنی فیلڈ کے ماہر افراد کے ساتھ اٹھئے بیٹھئے، ان کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجئے۔ سیکھنے کا سفر جاری رکھئے، اس کے لئے بولئے کم اور سنئے زیادہ کیونکہ انسان بولنے سے نہیں سننے سے زیادہ سیکھتا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ ہر انسان ہر فیلڈ میں ماہر نہیں ہو سکتا کہ ماہر پائلٹ ٹرین چلانے کا بھی ماہر ہو پھر وہ کمپیوٹر پروگرامنگ کا بھی ماہر ہو، اس لئے اسی کام میں آگے بڑھئے جو آپ کو آتا ہو یا آپ سیکھ سکتے ہوں، ہر فن مولا بننے کی کوشش نہ کیجئے، رُوسی کہاوت ہے کہ اگر آپ تین خرگوشوں کو ایک ساتھ پکڑنے کی کوشش کریں گے تو کسی کو نہیں پکڑ پائیں گے۔

24 **تبدیلی کو ترقی کی سیڑھی سمجھئے:** اگر آفس میں آپ کے کام کی نوعیت بدل دی جائے یا آپ کو چند افراد پر نگران بنا دیا جائے یا کسی کے ماتحت کر دیا جائے تو گھبرائیں نہیں بلکہ نئی ذمہ داریوں کو اچھی طرح ادا کر کے یہ ثابت کریں کہ آپ باصلاحیت ہیں۔ بعض لوگ تبدیلی سے ڈر جاتے ہیں آپ ان میں شامل نہ ہوں، ایک صاحب کو دفتر نے پرموشن دی تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ ان کے چہرے سے پریشانی جھلک رہی تھی۔ وہ بُرا سا منہ بنا کر کہنے لگے۔ "یار! اچھا بھلا ایک طرف بیٹھا نوکری کر رہا تھا، اب سیکشن انچارج بنا دیا گیا ہوں، اپنا بھی خیال رکھنا پڑے گا اور دوسروں کا بھی!"

25 **گھر کی ٹینشن دفتر میں نہ لائیے:** گھر ہر انسان کی زندگی کا اہم ترین حصہ ہے، گھریلو پریشانیاں کسے نہیں ہوتیں لیکن اچھی بات یہ ہے کہ گھر کی ٹینشن آفس نہ لائی جائے۔ آپ ذرا سی بات پر اپنے ساتھیوں سے اُلجھ پڑیں گے یا کام میں آپ کا جی نہیں لگے گا جس سے آپ کی کارکردگی پر منفی اثر پڑے گا جو مزید پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔

26 **صحت کا بھی خیال رکھیں:** آپ کی جاب کا تعلق آپ کی صحت سے بھی ہے کہ آئے روز آپ بیماری کی وجہ سے چھٹیاں کریں گے یا ہر دوسرے دن لیٹ آفس پہنچیں گے تو ادارہ دوسرا ملازم رکھنے کی بھی سوچ سکتا ہے۔ اس لئے اپنی صحت کا خیال رکھئے۔ اس کے لئے اپنی کمائی میں سے خود پر بھی خرچ کیجئے اور صحت بخش خوراک مثلاً گوشت، مچھلی، دودھ، پھل، ڈرائی فوڈ وغیرہ کھانے کا معمول بنائیے۔ روغنی کھانے کھانا، غیر معیاری مشروبات پینا، نیند پوری نہ کرنا، واک نہ کرنا، سگریٹ اور پان گٹکے کی عادت وغیرہ صحت کے لئے اچھی نہیں ہے۔

27 **اپنے ذاتی مسائل دفتر سے باہر حل کیجئے:** گھر میں بجلی پانی گیس وغیرہ کے مسائل ہوتے رہتے ہیں، کبھی بائیک وغیرہ بھی خراب ہو جاتی ہے، کسی کو ڈاکٹر کے پاس بھی لے جانا پڑ جاتا ہے، گویا "ڈیوٹی کے علاوہ بھی کام ہیں زمانے میں۔" لیکن پرابلم اس وقت ہوتی ہے جب لوگ ڈیوٹی کے دوران اپنے ذاتی کام نمٹانے کے لئے چلے جاتے ہیں، جس سے آفس کے کام کا بھی حرج ہوتا ہے اور ان کا امپریشن بھی بگڑتا ہے۔ ادارے نے پروفیشنل کاموں کے لئے جاب دی ہے نہ کہ آپ کے ذاتی کاموں کے لئے! اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکے اس طرح کے کام ڈیوٹی ٹائم ختم ہونے کے بعد کر لئے جائیں۔ پلمبر، الیکٹریشن، مکینک اور ڈاکٹر وغیرہ شام کے وقت بھی مل جاتے ہیں، ہفتہ وار چھٹی کے دن بھی بہت سے کام مکمل کئے جاسکتے ہیں۔

28 **تنخواہ کے معاملے پر جذباتی نہ بنئے:** تنخواہ ایسی چیز ہے جس پر گفتگو ہر ملازم کے لئے دلچسپی کا سبب ہوتی ہے۔ اکثریت کا رونا یہی ہوتا ہے کہ ان کی تنخواہ کم ہے اور ملازمین عموماً اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کسی طرح ان کی تنخواہ میں اضافہ ہو جائے! ان میں سے کچھ کو آمدنی اور اخراجات میں توازن نہ ہونے کی پرابلم ہوتی ہے اور کچھ اپنی سہولیات میں اضافے کے لئے تنخواہ میں اضافہ چاہتے ہیں۔ ایک بنیادی بات ہم سب کو پیشِ نظر رکھنی چاہئے پہلے ہم نے ادارے کو منتخب کیا پھر ادارے نے ہمیں منتخب کیا اور تنخواہ وغیرہ کے معاملات ایگریمنٹ (معاہدے) میں شامل ہوتے ہیں، ایسی صورت میں ناشکرے بن کر تنخواہ کی کمی کا رونا نہ روئیں۔ ہاں! یہ ضرور دیکھا جاسکتا ہے کہ ادارہ ہم سے جو کام لے رہا ہے اس کے مطابق تنخواہ دے رہا ہے تو اضافے کا مطالبہ اچھی بات نہیں اور اگر کم تنخواہ دے کر کام زیادہ لے رہا ہے تو مہذب انداز میں بات کی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ بعض اداروں میں تنخواہ میں ضرور تاً اضافے کا طریقۂ کار بنا ہوتا ہے اس کے مطابق درخواست دی جاسکتی ہے۔ اگر آپ کے ادارے میں ایسا کوئی نظام نہیں ہے پھر بھی اگر آپ زیادہ تنخواہ چاہتے ہیں تو اس کے مطابق وقت زیادہ دے دیجئے یا اپنی مہارت بڑھا لیجئے۔

29 **نوکری چھوڑنے میں جلد بازی نہ کیجئے:** آپ کو کئی لوگ ایسے بھی ملیں گے جو ایک جگہ ٹک کر جاب نہیں کرتے، ذرا سی بات پر نوکری چھوڑ دیتے ہیں۔ دفتری ساتھی سے چھوٹا موٹا جھگڑا ہو گیا تو استعفیٰ، باس نے کسی غلطی پر ڈانٹ دیا تو استعفیٰ، کسی اور کی تنخواہ بڑھ گئی لیکن اس کی تنخواہ میں اضافہ نہیں کیا تو استعفیٰ، ادارے والوں نے چھٹیاں نہیں دیں تو استعفیٰ، ایسے لوگ بڑے فخر سے لوگوں کو جتاتے ہیں کہ میں تو اپنا استعفیٰ جیب میں ڈال کر گھومتا ہوں۔ اپنی اسی عادت کی وجہ سے وہ اس حال تک پہنچ جاتے ہیں کہ کوئی ادارہ ان کے پچھلے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے جاب دینے کا رِسک نہیں لیتا۔ ایسے لوگوں کو بے روزگاروں کے حالات دیکھ کر قدرِ نعمت کرنی چاہئے۔

30 **جاب سے نکال دیا جائے تو!** کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو جاب سے نکال دیا جاتا ہے، یہ کیسا دل توڑ دینے والا تجربہ ہوتا ہے بتانے کی حاجت نہیں۔ ایسوں کو ہمت رکھنی چاہئے کہ دنیا ابھی ختم نہیں ہوئی، ایک در بند ہوتا ہے تو سو دروازے کھل جاتے ہیں، اللہ پر توکّل رکھیں اور نئی نوکری تلاش کرنے میں دیر نہ کریں ورنہ پریشانی بڑھ جائے گی۔

جدائی کا انداز کیسا ہو؟ بہرحال جاب خود چھوڑیں یا آپ سے معذرت کی جائے دونوں صورتوں میں رخصت ہونے کا انداز مہذب ہونا چاہئے کہ زندگی دوبارہ بھی آپ کو ملا سکتی ہے۔ اگر آپ لڑ جھگڑ کر دوبارہ باس یا افسران کی شکل نہ دیکھنے کا دعویٰ کر کے غصیلے انداز میں رخصت ہوں گے تو دوبارہ وہیں جاب پر مجبور ہونے کی صورت میں شرمندگی ہوگی۔

سوچ سمجھ کر فیلڈ تبدیل کیجئے: اسی طرح بعضوں کی اچھی خاصی جاب ہوتی ہے لیکن انہیں کوئی سمجھا دیتا ہے کہ نوکری میں کیا رکھا ہے! بزنس کرو بہت ترقی کرو گے۔ اس میں بظاہر کوئی برائی نہیں ہے ہو سکتا ہے کاروبار میں آپ کو زیادہ کامیابی ملے لیکن صرف یہ دیکھ لیجئے کہ آپ کاروباری تقاضوں پر پورے اُتر سکتے ہیں؟ کسی شخص نے پرانے کاروباری سے پوچھا: کیا میں کاروبار کرنے کا اہل ہوں، کاروباری نے جواب دیا: ہاں! اگر آپ 12 میں سے 8 گھنٹے مسکرا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ سے ایک باس برداشت نہیں ہوتا تو کیا آپ درجنوں سینکڑوں باس برداشت کر پائیں گے؟ کیونکہ کاروبار میں ہر کسٹمر گویا باس کے انداز میں بات کرتا ہے کہ تمہارے مال میں یہ خرابی ہے، قیمت زیادہ ہے، بہت پرانا ہے وغیرہ وغیرہ، اگر آپ اکڑ دکھائیں گے تو وہ کہیں اور سے سامان لے لے گا۔ کامیاب کاروباری وہی بن سکتا ہے جو کسٹمر کے نخرے اور مارکیٹ کا اُتار چڑھاؤ برداشت کر سکتا ہو۔ اسی طرح آپ کا مزاج ہی ملازمت والا ہے اور کاروباری مہارت آپ میں نہیں ہے تو ناکامی کا چانس زیادہ ہے کیونکہ ضروری نہیں ایک فیلڈ میں کامیاب ہونے والا دوسری فیلڈ میں بھی کامیابی کے جھنڈے گاڑ دے کیونکہ مچھلی پانی میں تیرنے اور باز فضا میں اڑنے کا ماہر ہوتا ہے۔ پھر بھی آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کیجئے لیکن فائدے کے ساتھ نقصان برداشت کرنے کی ہمت بھی جمع رکھئے۔ اللہ کریم ہمیں رزقِ حلال کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

نوٹ: کمائی کے حوالے سے شرعی احکامات جاننے کے لئے انٹرنیشنل مذہبی اسکالر حضرت علامہ محمد الیاس قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا شاندار رسالہ "حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) ضرور مطالعہ کیجئے۔

(قسط:02)

کیا کافر جنّتی یا ولی ہو سکتا ہے؟

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی محمد قاسم عطاری*

جب کافروں کے اعمال باطل ہیں تو وہ اعمال قیامت کے دن برباد کر کے ایسے بے وقعت کر دیئے جائیں گے جیسے دھوپ کی کرن میں نظر آنے والے ذرات بے قدر و بے وزن ہوتے ہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾ ترجمہ: اور انہوں نے جو کوئی عمل کیا ہو گا ہم اس کی طرف قصد کر کے باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں کی طرح بنادیں گے جو روشن دن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔ (پ19، الفرقان:23)

کافروں کے اعمال اُس راکھ کی طرح ہوں گے جنہیں اُن کے کفر اور اس پر غضبِ خدا کی آندھی اڑا کر بے نام و نشان کر دے گی اور جس راکھ سے کچھ بھی حاصل نہ ہو، قرآن میں فرمایا: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ﴾ ترجمہ: اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ (پ13، ابراھیم:18)

کافروں کے جن اعمال کو خود وہ کافر یا آج کل کے لبرل (Liberal) بہت کچھ سمجھتے ہیں اور اس پر یہ لبرل اُن کافروں کو خود ہی جنت کی ڈگری تھمانے کی کوششیں کرتے ہیں، ان اعمال کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ وہ صحرا کے سراب کی طرح ہے جو دیکھنے میں پانی لگتا ہے لیکن حقیقت میں پانی کا ایک قطرہ نہیں ہوتا، ایسے ہی کافروں کے اعمال دیکھنے میں تو بہت قابلِ قدر نظر آتے ہیں لیکن آخرت کے صلہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءًؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْــٴًـا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾ ترجمہ: اور کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو، پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے۔

(پ18، النور:39)

کفار کے اعمال کے متعلق آخرت میں اچھا صلہ ملنے کی غلط فہمیاں پالنے والوں کو بہت ہی واضح اور دوٹوک الفاظ میں سمجھا دیا گیا کہ جن اعمال کی انجام دہی پر یہ خوش ہو رہے ہیں اور جنہیں بہت کچھ سمجھ رہے ہیں، یہ محض ان کے خیالات اور خوش فہمیاں ہیں، خدا کا قانون بہت واضح ہے کہ جب عمل کرنے والا خدا کی کتاب، قرآن اور آخرت کو مانتا ہی نہیں تو ان کے سب اعمال برباد ہیں اور بروزِ قیامت میزانِ عمل میں ان کا وزن کوئی معمولی سی حیثیت بھی نہیں رکھے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًاؕ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا﴾ ترجمہ: کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال برباد ہو گئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (پ16، الکھف:103تا105)

دنیا میں جن اعمال کے لئے دن رات محنت کر کے مشقتیں اٹھائیں، اُن اعمال کی حیثیت تو یہ تھی کہ اگر خدا و آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کی رضا پانے کے لئے کرتے تو دل چین اور راحت

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari

میں ہوتے، لیکن خدا اور رسول و آخرت پر ایمان مسترد کرنے، کفر پر اَڑے رہنے اور خدا کے سامنے جھکنے کو اپنی توہین سمجھنے کی وجہ سے ساری مشقتیں رائیگاں جائیں گی اور کفر کی سزا کے طور پر قیامت میں رُسوا ہوں گے اور بالآخر جہنم میں جائیں گے، چنانچہ قرآن میں فرمایا: ﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌۙ(۲) عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌۙ(۳) تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةًۙ(۴)﴾
ترجمہ: بہت سے چہرے اُس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے، بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

(پ30، الغاشیۃ:2تا4)

آیات طیبات کے بعد اِسی موضوع پر ایک حدیث مبارک بھی ملاحظہ فرمائیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابنِ جُدعان نامی شخص جو زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا، کیا اُسے یہ اعمال فائدہ دیں گے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس کے اعمال اسے فائدہ نہیں دیں گے، کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ”اے میرے رب! قیامت کے دن میرے گناہ کو بخش دے۔“ (مسلم، ص111، حدیث:518)

امام نووی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: معنیٰ یہ ہے کہ ابن جُدعان کے کافر ہونے کی وجہ سے اس کے اعمال اسے کوئی فائدہ نہیں دیں گے، قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ: ”اس بات پر پوری امت کا اتفاق و اجماع ہے کہ کفار کو ان کے اعمال فائدہ نہیں دیں گے، اور نہ ہی اُن اعمال پر انہیں کسی قسم کا ثواب ملے گا، اور نہ ہی ان کی وجہ سے عذاب میں کمی کی جائے گی، اگرچہ کچھ کفار کو دیگر کفار کی بہ نسبت ان کے جرائم کے اعتبار سے کم یا زیادہ عذاب ملے گا۔“ (شرح النووی علی الصحیح لمسلم،3/87)

شبہات اور وساوس کی سب سے بڑی وجہ: دہریے (Atheists) یا مسلمان کہلانے والے لبرلز (Liberals) سب سے بڑا اعتراض، شبہ یا وسوسہ یہ پیش کرتے ہیں کہ جب ایک شخص نے بہت اچھے کام کئے، انسانیت کی خدمت کی، کسی مُہلک مرض کی دوا ایجاد کی، کوئی ویکسین (Vaccine) بنائی، کوئی عظیم کارنامہ سرانجام دیا یا تحقیق و تدقیق میں زندگی گزار دی، تو اب صرف مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے اسے عذاب کیوں؟ اور وہ صلہ و جزا سے محروم کیوں؟

اس کا سب سے پہلا جواب: ہر مومن کے ایمان کے اعتبار سے یہ ہے کہ ہمارا اپنے رب کے فضل اور عدل پر ایمان ہے، ﴿فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُؕ(۱۶)﴾ (جو چاہے کرنے والا ہے (پ30، البروج:16)) اُس کی شان ہے، ﴿لَا یُسْــٴَـلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ هُمْ یُسْــٴَـلُوْنَ(۲۳)﴾ (خدا سے اس کے کاموں کے بارے میں سوال نہیں کیا جاسکتا اور بندوں سے سوال ہوگا (پ17، الانبیاء:23)) اُس کا فرمان ہے۔ خدا نے جو قرآن میں فرمایا اور قیامت میں جو فیصلہ فرمائے گا، ہم بغیر کسی شک و شبہ کے اس پر دل و جان سے اس کے حق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے: کافر کے کارنامے یا انسانیت کی خدمت اپنی جگہ لیکن اسے عذاب کارناموں کی وجہ سے نہیں بلکہ کفر کی وجہ سے ہوگا، لہٰذا دونوں کو آپس میں خلط ملط نہ کیا جائے۔ یہ قانون بالکل برحق ہے، مثلاً خدمتِ انسانیت کا بہت بڑا کارنامہ سرانجام دینے والا اگر کسی کو قتل کردے، یا کسی کا مال چھین لے، یا رشوت لیتا پکڑا جائے یا ملکی قوانین توڑے تو اسے سزا دی جائے گی یا یہ انسانیت والا کارنامہ دیکھ کر چھوڑ دیا جائے؟ بالکل واضح ہے کہ کارنامہ اپنی جگہ، لیکن جرم کی سزا ضرور ملے گی۔ یہی معاملہ خدائی احکام کا ہے کہ خدا نے کفر و شرک اور دہریت کو جرم قرار دیا۔ خدا کا وجود کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے، خداوند قُدُّوس کائنات کا خالق اور جملہ نعمتیں عطا کرنے والا ہے، وہی سب سے بڑا حاکم ہے اور اس کے وجود کو ماننا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، اس کے احکام و قوانین کی حسبِ درجہ پابندی کرنا فرض و لازم ہے۔ اب جو شخص اِس حقیقت کو تسلیم کرنے سے اِنکاری ہے، مخلوق ہوکر خالق کے وجود کا منکر ہے، دنیا جہان کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے باوجود، نعمتیں دینے والے خدا کے ساتھ ناشکری، بے وفائی اور غداری کا مرتکب ہے، سب سے بڑے حاکم کے آگے سرکش اور باغی ہے، زمین پر بیٹھ کر چاند، سورج اور سیاروں پر تحقیق کا وقت تو اُسے مل گیا، مریخ پر مشینیں بھیجنے کی تو فرصت تھی لیکن اِن سب کے خالق کے متعلق تحقیق کرنے، اس پر ایمان لانے اور اس کی بندگی کرنے کا وقت نہیں تھا، تو ایسوں کے تمام تر انسانی کارناموں کے باوجود انہیں ان کے جرم کی وہ سزا ضرور ملے گی جو قرآن اور آسمانی کتابوں نے کھول کھول کر ہزاروں مرتبہ بیان کردی تھی۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

جنت کا سب سے بلند درجہ

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے رب کی بارگاہ سے جو بے شمار خصوصی شانیں عطا فرمائی گئی ہیں ان میں سے 3 یہ ہیں:

1 **مقامِ وسیلہ عطا کیا گیا:** جنّت کا بلند ترین درجہ مقامِ وسیلہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے خاص ہے۔[1]

اللہ کے پیارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ یعنی اللہ پاک سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کا سوال کرو۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! مقامِ وسیلہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ یعنی وہ جنّت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جو صرف ایک شخص کو حاصل ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔[2]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْوَسِيلَةُ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ فَسَلُوا اللهَ اَنْ يُّؤْتِيَنِي الْوَسِيلَةَ یعنی وسیلہ اللہ پاک کے یہاں ایک ایسا درجہ ہے جس سے اوپر کوئی اور درجہ نہیں، اللہ کریم سے دعا کرو کہ وہ مجھے مقامِ وسیلہ عطا فرمائے۔[3]

شِہابُ المِلّۃِ وَالدّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: مقامِ وسیلہ جنّت کے دیگر تمام مقامات سے زیادہ عرش کے نزدیک ہے اور یہ مقام خاص سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہے۔[4]

شفاعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانے کا نسخہ: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب تم مؤذّن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اذان کے کلمات دہراتے جاؤ اور پھر مجھ پر دُرود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ پاک سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنّت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ یعنی جو شخص میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگے تو اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوجاتی ہے۔[5]

شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس (حدیث میں شفاعت) سے خاص شفاعت مراد ہے، مثلاً: جنّت میں بلاحساب وکتاب داخل کرنا، درجے بلند کرانا۔[6]

اے عاشقانِ رسول! جب بھی اذان شروع ہو تو تمام کام کاج روک کر خاموشی سے اذان سنیں اور اس کا جواب دیں۔ جب اذان مکمل ہوجائے تو پھر اذان کے بعد کی دعا پڑھیں جس میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا بھی شامل ہے۔ اِنْ شآءَ اللہ بے شمار نیکیاں حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔[7]

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی[8]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

2 مخصوص فرشتوں کی حاضری: حضرت سیدنا امام جلالُ الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک خصوصی شان یہ ہے کہ آپ کی خدمت میں بعض ایسے فرشتوں نے بھی حاضری دی جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آئے تھے، اسماعیل نامی فرشتہ اور حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السَّلام بھی ان فرشتوں میں شامل ہیں۔[9]

اے عاشقانِ رسول! حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السَّلام مُرسلین مَلائکہ (یعنی مَنصبِ رسالت پر فائز ہونے والے فرشتوں) میں سے ہیں[10] اور مُرسَلین مَلائکہ بالاجماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں۔[11]

مدنی پھول: مُرسَلین مَلائکہ ان فرشتوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ پاک کے احکامات تمام فرشتوں تک پہنچاتے ہیں۔[12]

3 جبریل علیہ السَّلام کا عیادت کرنا: اللہ پاک کے حکم سے حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃُ والسَّلام مَرَضِ وصال میں 3 دن تک سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔[13]

حضرت سیدنا امام باقر رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والدِ ماجد حضرت سیدنا علی اَوْسَط امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت کرتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری سے 3 دن پہلے حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃُ والسَّلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: اللہ پاک نے آپ کی خصوصیت کے اظہار اور عزت و تکریم کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اللہ کریم آپ سے اس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے جسے وہ آپ سے بہتر جانتا ہے، اور فرماتا ہے کہ آپ خود کو (اس وقت) کیسا پاتے ہیں؟ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میں خود کو غم اور تکلیف کی حالت میں پاتا ہوں۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃُ والسَّلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر یہی پیغام دیتے رہے اور دونوں دن سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہی جواب عطا فرمایا جو پہلے دن دیا تھا۔[14]

فکرِ امت: اے عاشقانِ رسول! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرضِ وصال میں جس غم و تکلیف کا اظہار فرمایا، مَعاذَ اللہ یہ دنیا کی محبت یا جسمانی تکلیف کے اظہار کے لئے نہیں تھا بلکہ یہ دینِ اسلام کا غم اور اپنی امت کی فکر تھی۔ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ شیخِ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے نقل فرماتے ہیں: (سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) یہ غم و تکلیف اپنی امت اور اپنے دین کی فکر سے تھی کہ میری امت اور میرے دین کا میرے بعد کیا بنے گا۔[15]

فدا ہو جائے امت اس حمایت اس محبت پر
ہزاروں غم لئے ہیں ایک دل پر شادماں ہو کر[16]

---

(1) شرف المصطفیٰ، 4/ 218، مواھب لدنیہ، 2/ 317 (2) ترمذی، 5/ 352، حدیث: 3632 (3) مسند احمد، 4/ 165، حدیث: 11783 (4) نسیم الریاض، 3/ 226 (5) مسلم، ص162، حدیث: 849 (6) نزھۃ القاری، 2/ 302 (7) اذان کا جواب دینے کا طریقہ اور اذان کے بعد کی دعا سیکھنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی مرتب کردہ کتاب "نماز کے احکام" میں شامل رسالے "فیضانِ اذان" کا مطالعہ فرمایئے۔ یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے الگ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (8) قبالۂ بخشش، ص313 (9) الحاوی للفتاوی، 2/ 177، انموذج اللبیب، ص224 (10) تفسیر خازن، 3/ 318 (11) فتاویٰ رضویہ، 29/ 629 (12) نبراس، ص767 (13) مواھب لدنیہ، 2/ 312، زرقانی علی المواھب، 7/ 358 (14) مشکاۃ المصابیح، 2/ 406، حدیث: 5972، زرقانی علی المواھب، 12/ 127 (15) اشعۃ اللمعات، 4/ 628، مراٰۃ المناجیح، 8/ 308 (16) ذوقِ نعت، ص130۔

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2021ء" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد عامر شہزاد (فیص آباد) 2 عبدالسبحان (کوٹ اڈو) 3 غلام مرتضیٰ (پاکپتن)۔ انہیں مَدَنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) جنگِ یرموک (2) ساڑھے دس لاکھ درہم۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** * خالد اقبال (میرپور خاص) * بنتِ مختار (گجرات) * حافظ حسنین (فیصل آباد) * علی شیر (خانیوال) * احمد نواز (ڈیرہ اللہ یار بلوچستان) * بنتِ محمد صدیق (کراچی) * اُمِّ معاویہ رضا (بورے والا) * محمد حارث (گوجرانوالہ) * قیصر محمود (اسلام آباد) * محمد عبداللہ (کراچی) * محمد حاشر (گوجرانوالہ) * بنتِ عبدالرحمٰن (کراچی)۔

(قسط:01)

فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد افضل عطاری مدنی*

توبہ و استغفار اللہ ربُّ العالمین اور اس کے بندوں کے درمیان تعلقات کی مضبوطی اور بندوں کو رحمت و عنایت ملنے کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو خود اللہ کریم نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے۔ قراٰنِ کریم اور فرامینِ نبیِّ رحیم میں بے شمار مرتبہ استغفار کا فرمایا گیا ہے۔ استغفار جسے دُعائے مغفرت بھی کہتے ہیں جس طرح خود کرنا باعثِ اجر و نجات ہے اسی طرح اللہ کے نیک بندوں، فرشتوں، چھوٹے بچّوں اور والدین کی طرف سے مغفرت کی دعا ملنا بھی بہت خوش نصیبی کی بات ہے۔ قراٰنِ پاک میں اللہ کریم نے گناہ گاروں کو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے حق میں دُعائے مغفرت کرنے کا فرمایا ہے۔[1]

فرشتوں کے بارے میں بھی قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ-رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیری رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔[2]

اسی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان بھی ہے کہ میری اُمّت کو ماہِ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں (ان میں سے ایک یہ کہ) ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[3]

جس طرح پیچھے آیتِ مبارکہ میں بیان ہوا کہ توبہ کرنے اور راہِ خدا پر چلنے والوں کے لئے اللہ کے معصوم فرشتے استغفار کرتے ہیں، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں کئی ایسی نیکیوں کا ذِکر ملتا ہے جن کے کرنے والوں کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

جبرئیلِ امین شبِ قدر میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے حلال کھانے اور پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام شبِ قدر میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[4]

روزہ دار کے لئے فرشتوں کی دُعائے مغفرت:

حضرت اُمِّ عُمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں کھانا پیش کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: تم بھی کھاؤ، میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزے دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ”کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔“[5]

اسی طرح ایک موقع پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! آؤ ناشتہ کریں، تو انہوں نے عرض کیا: میں روزہ سے ہوں، تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنّت میں بڑھ رہا ہے، پھر فرمایا: اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔[6]

---

(1) پ5، النسآء: 64 (2) پ24، المؤمن: 7 (3) شعب الایمان، 3/303، حدیث: 3603 (4) معجم کبیر، 6/261، حدیث: 6162 (5) الاحسان بترتیب ابن حبان، 5/181، حدیث: 3421 (6) ابن ماجہ، 2/348، حدیث: 1749۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مجلس رابطہ بالعلماء، پاکستان

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا عبد اللہ نعیم عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

بدمذہب سے محبت کا وبال

جس نے کسی بدمذہب سے محبت کی اللہ پاک اس کا عمل ضائع فرمادے گا اور اس کے دل سے ایمان کا نور نکال دے گا۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ)(الصواعق المحرقۃ، ص250)

جواں مردی!

اپنے دُشمن سے اچھا سلوک کرنا، ناپسند شخص پر مال خرچ کرنا اور جو دِل کو نہ بھائے اس سے اچھی وابستگی رکھنا جواں مردی ہے۔

(ارشادِ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابن المقری رحمۃ اللہ علیہ)

(طبقات الصوفیہ للسلمی، ص378)

فرشتوں کو نیکی وبدی کا علم کیسے ہوتا ہے؟

حضرت سیّدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ملائکہ بندے کا ارادہ کس طرح لکھتے ہیں؟ (یعنی وہ فرشتے جو نیکی وبدی لکھنے پر مامور ہیں وہ بندے کا ارادہ کیسے جانتے ہیں حالانکہ اس نے اب تک عمل نہیں کیا ہوتا؟) آپ نے فرمایا: وہ اس طرح جانتے ہیں کہ جب بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے مشک کی سی خوشبو نکلتی ہے اور وہ فرشتے خوشبو سے معلوم کرلیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو نکلتی ہے تو ان فرشتوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے۔ یہاں ارادہ سے عزمِ مصمم (یعنی پکا ارادہ) مراد ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص48)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

تبدیلِ بیعت کا حکم

تبدیلِ بیعت بلاوجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص64)

شیطان کے مسخرے!

فحش گیت شیطانی رسم اور کافروں کی ریت (یعنی رسم) ہے، شیطان ملعون بے حیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کمال حیا والا، بے حیائی کی بات سے حیا والا ناراض ہوگا اور وہ بے حیاؤں کا اُستاد (یعنی شیطان) انہیں (یعنی اس طرح کے کاموں میں پڑنے والوں کو) اپنا مسخرہ بنائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/213)

سُنّی کی تعریف

سُنّی وہ (ہے) جو تمام عقائدِ اہلسنت میں ان (یعنی اہلِ سنت وجماعت) کے مُوافِق ہو، اگر ایک (عقیدے) میں بھی خلاف کرتا ہو ہرگز سنّی نہیں، بدمذہب ہے۔ (مطلع القمرین، ص139)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

نماز کی پابندی کیسے ملے؟

پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھنے کی عادت بنانے کا اصل وظیفہ "احساس" ہے کہ نماز میرے رب نے مجھ پر فرض کی ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 20 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 11 جولائی 2020ء)

گھر کے سکون کا نسخہ

میاں بیوی کی آپس میں لڑائی ہوجائے تو دونوں میں سے جس کی بھی غلطی ہو اُسے معافی مانگ لینی چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جولائی 2020ء)

ہماری عبادتیں اور اللہ کی نعمتیں

ہماری ہزاروں عبادتیں اللہ پاک کی کسی ایک نعمت کے ہزارویں حصے کے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتیں۔

(مدنی مذاکرہ، 25 صفر المظفر 1442ھ، 12 اکتوبر 2020ء)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

ناپاک دودھ یا تیل بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری دودھ کی دکان ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دودھ میں کوئی ناپاک چیز گر جاتی ہے اور دودھ ناپاک ہو جاتا ہے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ وہ ناپاک دودھ گاہک کو بیچنا کیسا ہے؟ یہ مسئلہ بسا اوقات پرچون والوں کو بھی پیش آتا ہے کہ ان کے تیل وغیرہ میں بھی چوہا مر جاتا ہے لہٰذا دونوں کے متعلق بیان فرمادیں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں ناپاک دودھ یا ناپاک تیل بیچنا جائز نہیں کیونکہ عموماً لوگ کھانے پینے میں استعمال کرنے کے لئے ہی دودھ یا تیل خریدتے ہیں نیز دودھ یا تیل کا ناپاک ہونا عیب ہے اور عیب دار چیز عیب بتائے بغیر بیچنا جائز نہیں۔ ہاں اگر خریدار کو اس کا ناپاک ہونا بتا کر بیچیں تاکہ خریدار ناپاک دودھ یا تیل کو جائز طریقے سے استعمال کرے تو پھر بیچنا، جائز ہے۔

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”المسلم اخو المسلم ولا یحل لمسلم باع من اخیه بیعا فیه عیب الا بینه له“ یعنی مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو عیب دار چیز کا عیب بتائے بغیر بیچے، ہاں عیب بتا کر بیچنا جائز ہے۔ (ابن ماجہ، ص162)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”تیل ناپاک ہو گیا اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ مشتری کو اس کے نجس ہونے کی اطلاع دے دے تاکہ وہ کھانے کے کام میں نہ لائے اور یہ بھی وجہ ہے کہ نجاست عیب ہے اور عیب پر مطلع کرنا ضرور ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/707)

ایک مقام پر لکھتے ہیں: ”مبیع میں عیب ہو تو اس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے، چھپانا حرام و گناہِ کبیرہ ہے۔“

(بہارِ شریعت، 2/673)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چوہے خریدنا اور پالنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ سفید رنگ کے چوہے پالتے ہیں اور انہیں پالنے کے لیے خریدتے بیچتے بھی ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: چوہے کو پالنا مکروہ ہے کیونکہ یہ موذی اور فاسق جانور ہے جس سے سوائے ایذا کے کچھ حاصل نہیں ہوگا، حدیثِ پاک میں چوہوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے اور پالنا اس کے خلاف ہے۔ نیز چوہے کو خریدنا بیچنا بھی جائز نہیں چاہے وہ کسی بھی رنگ کا ہو کیونکہ چوہا حشراتُ الارض میں سے ہے اور حشرات الارض کی بیع ناجائز ہے۔

حدیثِ پاک میں: ”خمس فواسق، یقتلن فی الحل والحرم: الحیة، والغراب الأبقع، والفأرة، والکلب العقور، والحدأة“ ترجمہ: پانچ جانور فاسق ہیں، ان کو حل اور حرم میں

*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

قتل کیا جائے، سانپ، کوا، چوہا، کٹکھنا(بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل) کتا، اور چیل۔ (ابن ماجہ، ص223)

بہارِ شریعت میں ہے: "مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور حشرات الارض چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی کی بیع ناجائز ہے۔"

(بہارِ شریعت، 2/810)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کٹائی سے پہلے بیچی گئی فصل کا عشر بیچنے والے پر ہے یا خریدنے والے پر؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گنے کی فصل پک کر مکمل تیار ہو چکی ہے، اب صرف کٹائی کرنا باقی ہے، لیکن کٹائی کرنے سے پہلے ہی گنے کی فصل کو بیچ دیا۔ پوچھنا یہ ہے کہ گنے کی فصل کا عشر بیچنے والے پر ہو گا؟ یا خریدنے والے پر؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں گنے کی فصل کا عشر بیچنے والے پر ہو گا، خریدنے والے پر نہیں ہو گا۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "بیچنے کے وقت زراعت طیار (تیار) تھی، تو عشر بائع پر ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/920)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سونا بطورِ قرض لیا تو سونا ہی واپس کرنا ہو گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ تین سال پہلے میرے بھائی کو پیسوں کی ضرورت تھی میرے پاس بائیس کریٹ سونے کے تین بسکٹ تھے جو میں نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے رکھے ہوئے تھے میں نے یہ سونے کے بسکٹ بطور قرض اپنے بھائی کو دے دیئے ساتھ میں یہ کہا کہ جب میری بیٹی کی شادی ہو گی تو آپ مجھے اسی کریٹ کے سونے کے بسکٹ دے دیجئے گا تاکہ میں اپنی بیٹی کا کچھ زیور بنوالوں، بھائی نے اس وقت پیسوں کی ضرورت کی وجہ سے وہ بسکٹ بیچ دیئے جو کہ ڈیڑھ لاکھ کے بکے تھے، اب کچھ عرصے بعد میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے میں بھائی سے اپنا سونا طلب کر رہا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سونے کی قیمت بہت بڑھ چکی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے دوں گا جبکہ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میں نے سونے کے بسکٹ دیئے تھے لہٰذا مجھے آپ سونے کے بسکٹ دیں، برائے کرم اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ میرا مطالبہ شرعاً درست ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا سونے کے بسکٹ کا مطالبہ کرنا شرعاً درست ہے، آپ کے بھائی پر لازم ہے کہ وہ آپ کو قرض کی واپسی سونے ہی کی صورت میں کریں کیونکہ سونا مثلی چیز ہے اور مثلی چیز جب قرض میں دی جائے تو لوٹاتے وقت اس کی مثل ہی دینا لازم ہے اس کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "جو چیز قرض دی جائے، لی جائے اس کا مثلی ہونا ضرور ہے یعنی ماپ کی چیز ہو یا تول کی ہو یا گنتی کی ہو مگر گنتی کی چیز میں شرط یہ ہے کہ اس کے افراد میں زیادہ تفاوت نہ ہو جیسے انڈے، اخروٹ، بادام اور اگر گنتی کی چیز میں تفاوت زیادہ ہو جس کی وجہ سے قیمت میں اختلاف ہو جیسے آم، امرود، ان کو قرض نہیں دے سکتے۔ یونہی ہر قیمی چیز جیسے جانور، مکان، زمین ان کا قرض دینا صحیح نہیں۔"

مزید لکھتے ہیں: "ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لئے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہوں گے۔" (بہارِ شریعت، 2/755، 757)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تاجر صحابۂ کرام

مولانا بلال حسین عطاری مدنی*

حضرت سیّدُنا زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ

حضرت زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ ایک بدوی یعنی دیہات کے رہنے والے صحابی ہیں۔ آپ دیہات کے عمدہ پھل وغیرہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بطورِ تحفہ لایا کرتے تھے اور جب رخصت ہوتے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہر کی چیزیں ان کو دے دیا کرتے تھے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان سے محبت تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ زاہر ہمارا دیہاتی بھائی ہے اور ہم اس کے شہری بھائی ہیں۔ جبکہ ایک روایت میں اس طرح بھی آیا ہے کہ "ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی بھائی ہوتا ہے، آلِ محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دیہاتی بھائی زاہر بن حرام ہیں۔"

حضرت زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ دیہات سے سامان لاکر شہر میں بیچا کرتے تھے۔ ایک روز حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بازار کی طرف نکلے تو دیکھا کہ آپ اپنا سامان بیچ رہے ہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیٹھ کی طرف جاکر ان کی آنکھوں پر اپنا دستِ مبارک رکھا، انہوں نے عرض کی: کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ جب پیچھے کی طرف توجہ کی تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہچان لیا۔ اور پہچانتے ہی آپ رضی اللہ عنہ فرطِ محبت سے پوری کوشش کرنے لگے کہ اپنی پیٹھ کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سینے سے ملائے رکھیں۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مزاحاً) فرمایا کہ مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! پھر تو آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "لیکن خدا کے نزدیک تم گراں قدر ہو۔" (معجم الصحابہ ببغوی، 2، 518، 519)

حضرت سیّدُنا آبی اللَّحْم غفاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدُاللہ بن عبدالملک ہے، آپ کا تعلق قبیلۂ غفار سے ہے، آپ بدری صحابی ہیں، جنگِ حُنَین میں شہید ہوئے۔ آبی اللَّحْم (یعنی گوشت کے انکاری) آپ کا لقب ہے، چونکہ آپ گوشت نہیں کھاتے تھے اس لئے آپ کو آبی اللَّحْم کہتے ہیں یا پھر اس لئے کہ آپ زمانۂ جاہلیت میں بتوں کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ گوشت کی تجارت کیا کرتے تھے، آپ کے آزاد کردہ غلام صحابیِ رسول حضرت عمیر رضی اللہ عنہ گوشت کے پارچے سکھانے اور دیگر معاملات میں آپ کی معاونت کیا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ، 1/57، مراٰۃ المناجیح، 3/130)

50 سے زائد انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کے پیشوں اور ذریعۂ معاش کے بارے میں مفید معلومات پر مبنی مضامین پڑھنے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے سابقہ شماروں کا مطالعہ کیجئے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تمام شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

روشن ستارے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*
*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

علمی مدنی مرکز فیضان مدینہ (کراچی، پاکستان)

امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی 5 نمایاں دینی خدمات

مولانا ابونوید عطاری مدنی*

اللہ ربُّ العزّت نے مخلوق کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مبعوث فرمایا، نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ چلتے چلتے نبیِّ آخرُ الزّماں جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچا اور آپ پر نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا، اب مخلوق کی ہدایت کی ذمہ داری امتِ محمدیہ کے سپرد ہوئی، زمانۂ صحابہ سے تاحال ہر دور میں بڑی بڑی عظیم، صاحبِ عقل و فراست اور دور اندیش ہستیاں تشریف لائیں جنہوں نے ہر دور کے لحاظ سے نئے نئے انداز اور طریقوں سے پیغامِ توحید و رسالت کو عام کیا، اسلام کا سورج مکۂ مکرمہ سے طلوع ہوا اور ساری دنیا تک اس کا نور پہنچا، وقت گزرتے گزرتے بیسویں صدی عیسوی کا دور آن پہنچا، یہ دور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ اسلام سے دوری، دینی احکامات پر عمل سے بیزاری اور طرح طرح کے فتنوں سے بھرا ہوا تھا، ان حالات میں ایسے راہبر، راہنما اور لیڈر کی ضرورت تھی کہ جو نبیِّ آخرُ الزّماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کا ہر سُو پرچار کرے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان، اہلِ بیت اطہار اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلانے والا ہو، حُضور غوثِ صمدانی شیخ عبدُ القادر جیلانی کے خلیفہ و نائب ہونے کا حق ادا کرے، اللہ پاک کا کرم ہوا کہ اس فتنوں کے دور میں بھی کثیر علمائے اسلام اور مصلحینِ امت کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ کو امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ جیسی عظیم ہستی عطا ہوئی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 1981ء میں دعوتِ اسلامی کا آغاز کیا جبکہ آپ اس سے پہلے بھی تنظیموں اور انجمنوں کی صورت میں دین کا کام کر رہے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے قیام کے بعد لوگوں کو عملی زندگی کی طرف راغب کرنے کے لئے آپ نے مختلف اچھے اور دینی کاموں کو عوام میں رائج کیا۔ دینِ اسلام کی تبلیغ، عشقِ رسول کی ترویج اور پیغامِ الٰہی کی تشہیر کے لئے جو بھی اچھا اور ایسا طریقہ اپنایا جائے جو قراٰن و حدیث کے احکامات کے خلاف نہ ہو اس کی تحسین کی گئی ہے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا، وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ یعنی جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا اس کو اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

(مسلم، ص394، حدیث:2351)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے علمِ فقہ، فنِ حدیث، میلاد شریف، عرسِ بزرگاں، ذکرِ خیر کی مجالس، اسلامی مدرسے (اور) طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/196)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے مسلمانوں میں جن اچھے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کاموں کو رواج دیا اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو پوری کتاب بن سکتی ہے، ان میں سے صرف پانچ کا ذکر کیا جاتا ہے: 1 لوگوں کو قراٰنِ کریم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے آپ نے اپنے مُحِبِّین، متعلقین اور مریدین کو تاکید فرمائی کہ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں قراٰنِ پاک کی تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ تلاوت کریں یا سنیں۔ اور اس کام کو باقاعدہ تنظیم کے کاموں کا حصہ بنایا گیا 2 قراٰنِ پاک کی طرح احادیثِ مبارکہ اور حقیقی اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے مساجد میں نمازوں کے بعد درس دینے کا طریقہ رائج فرمایا، مساجد میں درس و بیان کا طریقہ اگرچہ اسلاف ہی سے چلتا آرہا ہے لیکن اس انداز میں کثیر مساجد میں پابندی کے ساتھ کہیں ایک نماز کے بعد اور کہیں دو نمازوں کے بعد درس کا سلسلہ جاری فرمانا یہ آپ ہی کا فیضان ہے 3 تبلیغِ دین کا ایک انداز جو پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا حصہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر کر کے دوسری جگہ جاتے اور اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بھی بھیجا کرتے تھے۔ تبلیغِ دین کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اس طریقہ کو باقاعدہ اور منظم انداز میں رائج فرمایا کہ ہر ماہ تین دن کا مدنی قافلہ، ایک سال میں تیس دن اور عمر بھر میں ایک سال کا مدنی قافلہ کرنے کا ذہن دیا اور اس کے علاوہ بڑے اور اہم مواقع پر مثلاً محرمُ الحرام، ربیعُ الاوّل، عیدین اور وہ ایام جن میں سرکاری سطح پر دو یا اس سے زائد تعطیلات آرہی ہوں، ان دنوں میں راہِ خدا میں سفر کرنے کا خصوصی ذہن دیتے ہیں بلکہ اسے باقاعدہ نظام کے تحت رائج فرمادیا ہے اور بعض عاشقانِ رسول تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغِ دین کے لئے وقف کردی ہیں جو کہ یقیناً امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی ترغیب و تحریک ہی کا نتیجہ ہے 4 کتاب پڑھنا، مطالعہ کرنا علم حاصل کرنے کا بہت بڑا اور اہم ذریعہ ہے، بانیِ دعوتِ اسلامی نے ہر ہفتہ ایک مختصر رسالہ پڑھنے، سننے کا طریقہ رائج فرمایا اور اس کی ترغیب و تشویق کے لئے پڑھنے سننے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں۔ مزید سونے پر سُہاگا یہ کہ جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے اور کہیں اجتماعی صورت میں کسی سے سُن بھی نہیں سکتے ان کو بھی کتاب کے فیضان سے محروم نہ رہنے دیا بلکہ ہر ہفتے مطالعہ کے لئے دیئے جانے والے رسالے کو آڈیو کی صورت میں بھی جاری فرمایا جو کہ مختلف مبلغین کی آواز میں جاری ہوتا ہے۔ سب سے پہلا رسالہ ”کراماتِ فاروقِ اعظم“ جو آپ نے مطالعہ کے لئے دیا اس کے پڑھنے اور سننے والوں کی تعداد 793 تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر جو آخری رسالہ ”ڈرائیور کی موت“ آپ نے مطالعہ کرنے کا فرمایا ہے اس کے پڑھنے اور سننے والے خوش نصیبوں کی تعداد 41 لاکھ 602 سے بھی بڑھ گئی ہے۔ تادمِ تحریر کل 185 رسائل مطالعہ کے لئے دیئے جاچکے ہیں 5 عموی طور پر شہروں اور گنجان آباد علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے اندر دینی شعور کچھ نہ کچھ ہوتا ہے، جبکہ گاؤں، دیہات اور شہروں سے دور رہنے والے لوگ بعض دفعہ دینی تعلیمات سے محروم رہ جاتے ہیں، تو دور اندیش اور صاحبِ حکمت و فراست ہستی بانیِ دعوتِ اسلامی نے اس ضرورت کو بھی محسوس کیا اور خیر خواہیِ اُمّت کے پیشِ نظر اپنے چاہنے والوں کو ہفتے میں ایک دن اپنے علاقے سے باہر دوسری مساجد اور گرد و نَواح کے گاؤں وغیرہ میں جا کر دینی تعلیمات عام کرنے کا ذہن دیا جو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ باقاعدہ منظم انداز میں جاری ہے۔

یہ صرف پانچ طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے جو تبلیغِ دین کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی نے رائج اور عام فرمائے ہیں، اللہ ربُّ العزت کی رحمت سے امید ہے کہ آپ دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کوشش سے جہاں جہاں تک دین کا پیغام پہنچا اور ان سے آگے جہاں تک اور جب تک دین کا پیغام و تعلیمات پہنچتی رہیں گی ان سب کا ثواب حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو بھی ملتا رہے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے اس مردِ قلندر، عظیم علمی و روحانی شخصیت کی عمر، علم، عمل اور جملہ اُمور و معاملات میں لاکھوں لاکھ برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شوّالُ المکرّم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 58 کا مختصر ذِکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوّالُ المکرّم 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 15 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1، 2) حضرت ثابت بن وقش اشہلی اوسی انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حضرت رفاعہ بن وقش انصاری رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے مگر جذبۂ شہادت کی وجہ سے غزوۂ اُحد (15شوال 3ھ) میں شریک ہوگئے اور شہادت کی سعادت پائی۔[1] حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے بھی غزوۂ احد میں شہید ہوئے: (3) حضرت سلمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ یہ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔[2] (4) حضرت اُصیرم عَمْرو بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن ایمان لائے تھے ابھی کوئی نماز نہیں پڑھی تھی، غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور شہید ہوگئے، جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو فرمایا: اِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی بے شک وہ اہلِ جنت سے ہے۔[3]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام: (5) مَلِکُ الشُّعَراء، طوطیِ ہند حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی چشتی نظامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 653ھ کو پٹیالی (ضلع کاسگنج اترپردیش) ہند میں ہوئی اور یہیں 18 شوال 725ھ کو وصال فرمایا، تدفین خانقاہ نظامیہ دہلی میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ادیب و خطیب، قادرُ العلوم شاعر اور محبوبِ مرشد ہیں۔ آپ نے پانچ لاکھ اشعار تحریر فرمائے۔[4] (6) شیخِ طریقت، سیّد محمد غوث بالا پیر گیلانی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت خاندانِ غوث الاعظم میں ہوئی اور 5 شوال 959ھ کو قدیمی تاریخی قصبے ست گھرہ شریف ضلع اوکاڑہ میں وصال فرمایا۔ یہیں مزار فیض بار ہے۔ آپ اپنے جدِّ امجد سیّد عبدُ القادر ثانی کے مرید و خلیفہ، علم و فضل اور عبادت و ریاضت میں بے مثال تھے۔ آپ خاندانِ سادات ست گھرہ اور شیخو شریف

مزار حضرت ابوالحسن امیر خسرو رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار سیّد محمد غوث بالا پیر رحمۃُ اللہِ علیہ

کے جدِّ امجد ہیں۔[5] (7) شیخِ طریقت حضرت شیخ مانون شاہ یوسف زئی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1001ھ کو دہلی میں ہوئی، علمِ دین علمائے اہلِ سنّت سے حاصل کیا، حضرت حاجی بہادر کوہاٹی سے بیعت و خلافت حاصل ہوئی، مرشد کے حکم پر زندگی بھر افغانستان میں علم و عرفان کو عام کیا، 14 شوال 1099ھ کو وصال فرمایا، مزار موضع تہکال ضلع پشاور میں ہے۔[6] (8) شیخِ طریقت مولانا سیّد عبدُ السّلام ہسوی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ 1234ھ کو ہسوہ (ضلع فتح پور، یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں 4 شوال 1299ھ کو وصال فرمایا، مزار زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، تلمیذ علّامہ سیّد احمد دحلان مکی، مرید و خلیفہ شاہ احمد سعید مجددی اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔[7] (9) مرجعُ العُلَماء والاولیاء حضرت شیخ سیّد محمد مصطفیٰ ماءُ العینین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت حوض (موریطانیہ) میں 1246ھ کو ہوئی اور 27 شوال 1328ھ کو تزنیت مراکش میں وصال فرمایا، یہیں مزار واقع ہے۔ آپ جامع علوم و فنون، قراٰن و حدیث پر گہری نظر رکھنے والے عالمِ دین، علم سر الحروف میں درجۂ امامت پر فائز، شیخِ طریقت، استاذ و مرشد اعلماء، باکرامت ولی اللہ، مصنّفِ کُتبِ کثیرہ اور مجاہدِ اسلام تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے پہلے سفرِ حج میں آپ کی زیارت کی،

قطبِ مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی بھی آپ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ دَلِیْلُ الرِّفَاق عَلٰی شَمْسِ الْاِتِّفَاق آپ کی بہترین تصنیف ہے۔[8] (10) پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1285ھ میں کھیوہ شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین (پنجاب) کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی اور یہیں 19 شوال 1363ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت پیر سیّد حیات محمد شاہ سیالکوٹی کے مرید اور امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ، شریعت و طریقت کے جامع اور زہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔[9] (11) عارفِ ربانی حضرت پیر محمد معصوم شاہ نوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1315ھ کو ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور 29 شوال 1388ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ قادریہ چک سادہ (ضلع گجرات، پنجاب) میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مصنفِ کتب، شیخِ طریقت، حضرت داتا گنج بخش کے عاشقِ صادق، بانیٔ نوری کتب خانہ، مرجعِ علما و مشائخ، نوری مسجد (ریلوے اسٹیشن لاہور) سمیت 20 مساجد کے بانی اور کئی مدارس کے معاون تھے۔ حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ترغیب پر کئی کُتُب تصنیف فرمائیں۔[10] علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام: (12) علامہ ابن الفرضی ابوولید عبداللہ بن محمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 351ھ کو ہوئی اور 6 شوال 403ھ کو شہید ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، حافظُ الحدیث، ثقہ راوی، فقیہ مالکی، قاضیِ بلنسیہ، عربی شاعر، مؤرخ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ تاریخ علماء الاندلس آپ کی یادگار تصنیف ہے۔[11] (13) عالمِ باعمل حضرت مولانا غلام محی الدّین بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بگہ (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم کے ایک علمی گھرانے میں 1210ھ کو ہوئی اور یہیں 30 شوال 1273ھ کو وصال فرمایا، آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد، حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی کے مرید و خلیفہ، مفتیِ پنجاب، استاذُ العلماء، عرصۂ دراز تک بگہ پھر لاہور میں تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔[12] (14) حضرت علامہ شیخ محمود بن رشید عطار دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1284ھ دمشق میں ہوئی اور یہیں 20 شوال 1362ھ کو وصال فرمایا، بابُ الصّغیر قبرستان دمشق میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، تلمیذِ امام بدرُ الدین حسنی، مفتیِ حنفیہ قضاء الطفیلہ (اردن) اور استاذُ

مزار حضرت شیخ سید محمد مصطفیٰ ماءالعینین رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت پیر محمد معصوم شاہ نوری رحمۃ اللہ علیہ

العلماء تھے۔ آپ دمشق، اردن، جدّہ اور بمبئی کے مدارس میں مدرّس رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عالمی شہرت یافتہ کتاب "اَلدّولةُ المَكّيه" پر تقریظ بھی لکھی۔ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام آپ کی یادگار تصنیف ہے۔[13] (15) استاذُ العلماء حضرت علامہ قاضی محمد عبدالسبحان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1315ھ کو کھلابٹ (ہری پور ہزارہ) KPK کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 12 شوال 1377ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، بہترین مناظر، کئی کتب کے مصنف و محشی، فعّال عالمِ دین، استاذُ العلماء، سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ آپ کی کتاب مواہب الرحمٰن مطبوع ہے۔ استاذُ العلماء علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی آپ کے لائق فرزند ہیں۔[14]

(1) الاستیعاب، 1/279، 2/81 (2) اسد الغابہ، 2/496 (3) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 1/311، 3/381 (4) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 4/51 (5) خزینۃ الاصفیاء، 1/198 (6) تذکرۂ مشائخ مجددیہ افغانستان، ص81 (7) تذکرۂ علمائے حال، ص318تا325، تذکرہ علماء اہلسنت، ص124 (8) دلیل الرفاق، ترجمۃ المؤلف، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/715 (9) خلفائے امیر ملت، ص127 (10) تذکرہ علماء اہلسنت، ص247 (11) سیر اعلام النبلاء، 13/106، معجم المؤلفین، 2/295 (12) تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت لاہور، ص145 (13) الدولۃ المکیہ، ص411، تاریخ الدولۃ المکیہ، ص137 (14) تذکرۂ اکابر اہل سنت، ص227۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان قادری اشرفی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت مولانا مفتی محمد ظفر صاحب اور غضنفر علی کے والدِ گرامی تلمیذِ حضور محدثِ اعظم پاکستان، پیرِ طریقت، صوفیِ باصفا، حضرت علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان قادری اوکاڑوی اشرفی صاحب "کورونا وائرس" کے سبب 2 رَجَبُ المرجب 1442 سِن ہجری مطابق 15 فروری 2021ء کو 83 سال کی عمر میں اوکاڑہ (پنجاب، پاکستان) میں انتقال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب کے لئے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اللہ پاک نے اپنے کچھ بندوں کو لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے، ضرورت پڑنے پر لوگ ان سے مدد کی اپیل کرتے ہیں، بے شک یہی لوگ اللہ پاک کے عذاب سے امن پانے والے ہیں۔

(معجم کبیر، 12/274، حدیث:13334)

جُمادَی الاُخریٰ 1442ھ میں وفات پانے والوں کی تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے 1 حضرت علّامہ صوفی نور احمد میمن خلیلی (بدین)[1] 2 حضرت علّامہ مولانا مفتی ریاض احمد حشمتی رضوی (کانپور، ہند)[2] 3 استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا قاضی عبد الخبیر عباسی (مہتمم جامعہ عباسیہ ضیاء العلوم، ہری پور، K.P.K)[3] 4 حضرت مولانا حاجی محمد عبد الرّحمٰن نقشبندی مجددی (شیخوپورہ)[4] 5 حضرت الحاج مفتی عباس حسین اشرفی مصباحی (سہرسہ، بہار، ہند)[5] 6 تلمیذِ فقیہِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا حافظ محمد یونس صاحب (پاکپتن شریف)[6] 7 حضرت پیر سیّد حاجی حسین شاہ صاحب کاظمی مشہدی (سمندری شہر نوری، فیصل آباد)[7] 8 حضرت مولانا علی نواز عطاری (گوٹھ حاجی عبد الستار بگٹی، بلوچستان)[8] اور دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

علما و مشائخ کے لئے دعائے صحت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے جانشینِ حضور شیخ الاسلام مدنی میاں، حضرت علّامہ مولانا سید حمزہ اشرف اشرفی الجیلانی کے لئے دعائے صحت و عافیت دینے کے بعد کہا: عالی جاہ! صبر و ہمت سے کام لیجئے اور اللہ کریم کی رضا پر راضی رہئے۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مولائے کائنات علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب بھی کسی مصیبت میں پھنس جاؤ تو اس وقت یہ پڑھو: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" اللہ پاک اس کی برکت سے جن مصیبتوں کو چاہے گا دُور فرما دے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ص149 ماخوذا) نیز شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ● حضرت علّامہ مولانا مفتی معینُ الدّین احمد فریدی فاروقی المعروف حضور پیارے میاں صاحب ● حضرت الحاج مفتی نسیم مصباحی صاحب ● حضرت مفتی عبد النبی حمیدی صاحب سمیت کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخ وفات: 7 جمادی الاُخریٰ 1442ھ (2) تاریخ وفات: 12 جمادی الاخریٰ 1442ھ
(3) تاریخ وفات: 20 جمادی الاخریٰ 1442ھ (4) تاریخ وفات: 20 جمادی الاخریٰ 1442ھ
(5) تاریخ وفات: 24 جمادی الاخریٰ 1442ھ (6) تاریخ وفات: 26 جمادی الاخریٰ 1442ھ
(7) تاریخ وفات: 25 جمادی الاخریٰ 1442ھ (8) تاریخ وفات: 19 جمادی الاخریٰ 1442ھ۔

مولانا عبدالحبیب عطاری*

رازوں کی سرزمین (دوسری قسط)

5 مارچ کی صبح ناشتہ کرنے اور دیگر ضروری امور نمٹانے کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے اور آج ہم نے کئی ایسی ہستیوں کے مزارات پر حاضری دی جن کا آج تک صرف نام سنا کرتے تھے۔

مزاراتِ مُقدّسہ پر حاضری: سب سے پہلے حضرت سیّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی شہزادی حضرت سیّدہ عائشہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور مزار سے مُتّصِل مسجد میں نمازِ ظہر ادا کی۔ یہ مسجد آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کی نسبت سے "مسجد عائشہ" کہلاتی ہے۔ مصر میں سینکڑوں سال پُرانی کئی مساجد موجود ہیں جہاں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں اور ماشآءَ اللہ یہاں مساجد کا انتظام بھی اچھا ہے۔ نماز کے بعد مزار شریف پر حاضری ہوئی جہاں اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا اور پھر مدنی چینل کے لئے کچھ ریکارڈنگ کی گئی۔

حضرت سیّدہ عائشہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا نسب مبارک یوں ہے: سیّدہ عائشہ بنتِ امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زینُ العابدین بن امام حسین بن حضرت علیُّ المرتضیٰ رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین۔ حضرت سیّدہ عائشہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے بھائی جان حضرت سیّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف عراق کے دارُالحکومت بغداد شریف میں موجود ہے۔

عاشقانِ رسول کا معمول: پیارے اسلامی بھائیو! مصر سمیت دنیا کے کثیر ممالک میں صحابۂ کرام و اولیائے عظام کے عظیمُ الشّان مزارات کی موجودگی اور ان پر جوق در جوق حاضری دینے والے مسلمانوں کو دیکھ کر یہ احساس مزید مضبوط ہوجاتا ہے کہ مزاراتِ صالحین پر حاضری دینا دنیا بھر کے عاشقانِ رسول کا معمول ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (معجم اوسط، 2/383، حدیث:3602) اس حدیثِ پاک میں نیک پرہیز گار اور اہلِ علم مسلمان مراد ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح،3/480)

اَلحمدُ لِلّٰہ! مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دینا جہاں قراٰن و حدیث کے دیگر دلائل سے ثابت ہے وہیں علمائے کرام اور نیک مسلمانوں کا عمل بھی اس کی ایک دلیل ہے۔

امام جلالُ الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ: اس کے بعد نویں صدی ہجری کے مُجَدِّد حضرت سیّدُنا امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضری ہوئی۔ آپ کی ولادت 849ھ جبکہ وصال 911ھ میں ہوا۔ آپ نے مختلف علوم و فنون پر 600 سے زیادہ کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ آپ کو 2 لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں اور فرماتے تھے کہ اگر مجھے اس سے زیادہ حدیثیں ملتیں تو انہیں بھی یاد کرلیتا۔ بارگاہِ رسالت میں آپ کو اس قدر بلند مرتبہ حاصل تھا کہ 75 مرتبہ بیداری میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

سے مُشرَّف ہوئے۔ آپ کی مشہور ترین کتابوں میں سے ایک ”تفسیرِ جلالین“ ہے جو ایک لمبے عرصے سے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کے نصاب (Syllabus) میں شامل ہے۔ آپ نے اپنے استاد حضرت سیّدُنا امام جلالُ الدّین مَحَلّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد اس تفسیر کو مکمل کیا اور یکم (1st) رَمضانُ المبارک سے 10 شوّالُ المکرم (870ھ) تک یعنی صرف 22 سال کی عمر اور 40 دن کی مدت میں لگ بھگ پندرہ (15) پاروں کی یہ عظیم الشان تفسیر مکمل فرمائی۔

حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ: اس کے بعد تبع تابعی بزرگ حافظُ الحدیث حضرت سیّدُنا لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی۔ آپ کی ولادت 94ھ میں جبکہ وفات 15 شعبان 175ھ کو ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ سردیوں کے موسم میں لوگوں کو گائے کے گھی اور شہد سے تیار کردہ حلوہ جبکہ گرمیوں میں شکر میں تیار کیا ہوا بادام کا ستو کھلایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/448) آپ کی سخاوت کا سلسلہ آج بھی مزار شریف پر لنگر کی صورت میں جاری ہے۔ حاضری کے دوران ہمیں بھی روٹی، گڑ اور ڈُکّہ نامی مقامی ڈش پر مشتمل لنگر نصیب ہوا۔

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: امیرُ المؤمنین فی الحدیث، شیخُ الاسلام، شہابُ الدّین حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر بھی حاضری ہوئی۔ آپ کی ولادت 773ھ میں قاہرہ مصر میں ہوئی اور 28 ذوالحجۃ الحرام 852ھ کو یہیں وصال فرمایا۔ آپ قراٰن و حدیث کے حافظ، بہت بڑے محدث بلکہ علمِ حدیث کے امام اور عربی زبان کے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ 150 سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی کتابوں میں سے فتحُ الباری شرح صحیح البخاری کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔

2 صحابہ کے مزارات پر حاضری: آج کے دن ہی ہمیں 2 عظیم صحابۂ کرام حضرت سیّدُنا عقبہ بن عامر اور حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سیّدُنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مستقل خدمت گزاروں میں سے ایک ہیں جبکہ حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فاتحِ مصر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ان دونوں عظیم ہستیوں کے مزارات ایک ہی عمارت میں موجود ہیں۔ دونوں مزارات پر حاضری اور دعا کے ساتھ ساتھ ان دونوں صحابہ کی سیرت سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی بیان ہوئے۔ حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سیرت سے متعلق جاننے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2018ء کے صفحہ 38 پر موجود مضمون کا مطالعہ کافی مفید رہے گا۔

مدنی چینل کی مدنی بہار: مصر پہنچ کر اپنے جدول (Schedule) کی تفصیل ہم نے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ڈالی تو دیگر کثیر عاشقانِ رسول کے علاوہ مصر میں مقیم ایک اسلامی بھائی نے بھی ہم سے رابطہ کیا۔ 4 مارچ کی رات جب میری ان سے فون پر بات ہوئی تو شدّتِ جذبات کے سبب یہ رونے لگ گئے۔ ہم نے اگلے دن ایک زیارت کے مقام پر انہیں ملاقات کے لئے بلایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس رات انہیں نیند نہیں آئی اور اگلے دن یہ صبح تقریباً 9 بجے مقررہ مقام پر پہنچ گئے جہاں کئی گھنٹے ہمارا انتظار کرتے رہے۔ دیگر زیارتوں کی مصروفیت کے سبب ہم اس مقام پر نہیں پہنچ سکے تو ہم نے انہیں دونوں صحابہ کے مزارات والے مقام پر بلالیا اور یہاں ان سے ملاقات ہوئی۔ اس اسلامی بھائی نے بتایا کہ وہ گزشتہ تقریباً 10 سال سے مدنی چینل دیکھ رہے ہیں اور اسی کی برکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔

اس ملاقات میں انہوں نے بڑے اصرار اور محبت کے ساتھ ہمارے مدنی قافلے کی اپنے گھر دعوت کی۔ 7 مارچ کی رات ہم ان کے گھر گئے جہاں پاکستان سے تعلق رکھنے والے کئی عاشقانِ رسول جمع تھے۔ یہاں پُرتکلف پاکستانی کھانوں سے ہماری تواضع کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت کا سلسلہ بھی رہا اور اسلامی بھائیوں نے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بھرپور تعاون کی نیتیں کیں۔ ملاقات کے اختتام پر انفرادی کوشش کی برکت سے ہمارے میزبان نے اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجانے کی نیت کی۔

اللہ کریم ان مزارات والے صحابہ و اولیا کے طفیل ہم پر رحمت فرمائے اور مصر کے گھر گھر میں نیکی کی دعوت عام فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچوں میں الرجی
کی علامات واسباب اور ان کا حل

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطاریہ*

مارچ کے شمارے میں بچّوں کے بخار کی جانچ کرنے کے طریقے اور کچھ ابتدائی علامات کے حوالے سے بیان ہوا تھا جبکہ اس مضمون میں آپ بچّوں میں الرجی کے حوالے سے جانیں گے۔

الرجی (Allergy): مدافعتی نظام (Immune system) ہمیں نقصان دہ عناصر سے بچاتا ہے اور الرجی کسی ایسے ہی عنصر کے خلاف مضبوط مدافعتی رِدِّ عمل ہوتا ہے، اس کو الرجی کہتے ہیں۔

الرجی کی اقسام: 1 بچّوں میں کھانے کی چیزوں کے رِدِّ عمل کو برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے، اس کو کھانے کی الرجی (Food allergy) کہا جاتا ہے 2 اس کے علاوہ سانس کی الرجی جس کو Airborne allergy کہا جاتا ہے، اس سے متأثر ہونے والے بچّوں کو دمہ کی بیماری ہوتی ہے اور یہ مٹی کے چھوٹے ذرّات (Dust particles)، پھولوں اور پودوں کے ذرات (Pollens)، پالتو جانوروں کے ذرات (Pet Dander) اور اس کے علاوہ کپڑوں، پھپھوندی اور لال بیگ وغیرہ سے بھی ہوتی ہے 3 کیڑوں کے ڈنک سے الرجی 4 دوائیوں سے الرجی 5 کیمیائی ادویات سے الرجی۔

الرجی کی علامات (Symptoms of allergy): 1 سانس لینے میں دشواری 2 آنکھوں میں خارش، جلن یا پھٹنا اور لال سوجی ہوئی آنکھیں 3 کھانسی 4 ناک کا بہنا 5 جلد کا لال ہو جانا، خارش اور چھتے (لال اُبھرے ہوئے پھوڑے) 6 Anaphylactic shock یعنی صدمے میں چلے جانا۔

الرجی کا علاج (Treatment of allergies): ڈاکٹر بچّے کا معائنہ کرے گا اور آپ سے بچّے کی الرجی سے متعلق معلومات لے گا، آپ کے بچّے کے ٹیسٹ بھی کرائے جاسکتے ہیں، جس میں خون کے ٹیسٹ کے علاوہ جِلد کا ٹیسٹ، سینے کا ایکسرا وغیرہ شامل ہیں۔

گھر میں بچّے کا خیال: اپنے بچّے کی الرجی کا علاج ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائیوں سے کرنے کے علاوہ جہاں تک ممکن ہو اپنے بچّے کا الرجی سے تعلق کم کریں یعنی جن چیزوں سے آپ کے بچّے کو الرجی ہوتی ہے ان سے بچائیں، مثلاً ❋ پالتو جانوروں اور پرندوں سے گھر کو صاف رکھیں ❋ گھر سے قالین ہٹا دیں کیونکہ اس میں مٹی جَم جاتی ہے ❋ گھر میں نمی کم سے کم ہو ❋ بستر گرم پانی سے دھوئیں ❋ کھڑکیوں کو بند رکھیں ❋ گھر کو صاف ستھرا رکھیں اور گھر سے ایسی چیزیں نکال دیں جن میں مٹی جمتی ہے جیسے پُرانا فرنیچر ❋ اگر بچّے کو کھانے کی کسی چیز سے الرجی ہے تو وہ چیز بچّے کو نہ دیں۔

طبی امداد طلب کریں (Seek medical attention): اگر ان علامات "منہ، گلا، ہونٹ اور زبان کا سُوج جانا، آواز بیٹھ جانا، سر کا بھاری پن وغیرہ" میں سے کوئی بھی علامت بچّے میں ظاہر ہو تو اپنے بچّے کو قریبی اسپتال یا کلینک میں لے جائیں۔

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

خاتونِ جنّت کی سیرت سے ملنے والے درس

عبد المصور عطّاری (درجہ خامسہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ حبیبِ مصطفےٰ، لاہور)

ایک مسلمان کے لئے اپنی زندگی میں نیک و درست اعمال اپنانے، بُرے اعمال سے بچنے اور جذبۂ ایمانی پانے میں نہایت اہم کردار اپنے اسلاف کی سیرت ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے اس مضمون میں پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت سے ملنے والے درس بیان کئے جائیں گے جو کہ بالخصوص اسلامی بہنوں اور بالعموم پوری امتِ مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

ذوقِ عبادت: آپ بالخصوص رات کو مسجدِ بیت کی محراب میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا۔ (شانِ خاتونِ جنت، ص76) اس روایت میں ان اسلامی بہنوں اور بھائیوں کے لئے درسِ نصیحت ہے جو نوافل تو درکنار فرائض سے بھی غفلت برتتے ہیں، لہٰذا ہمیں غفلت چھوڑ کر عبادت کی طرف آنا چاہئے۔ **ذوقِ تلاوت:** آپ رضی اللہ عنہا حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کو پنکھا جھل رہی ہوتی تھیں اور اس حال میں بھی زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری رہتی تھی۔ (سفینۂ نوح، 2/35) آپ کے اس انداز سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ قراٰنِ کریم سے محبت کریں اور روزانہ تلاوتِ قراٰن کریں۔ **پردے کا اہتمام:** آپ رضی اللہ عنہا نے موت کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔ (شانِ خاتونِ جنت، ص41) **گھر کے کام خود کرنا:** حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خادم کا سوال کیا تو سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، اور پھر تسبیحِ فاطمہ (یعنی 33بار سُبحٰنَ اللہ، 33بار اَلحمدُ لِلّٰہ، 34بار اللہُ اکبر) پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ (مسلم، ص1120، حدیث:6918 ملخصاً) **شوہر کی رضا کا خیال:** حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جب رخصتی ہوئی تو آپ نے امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ (الروض الفائق، ص278) اس روایت سے اسلامی بہنوں کو درسِ نصیحت لینا چاہئے اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھا رویہ اور سلوک اختیار کرنا چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں بزرگانِ دین کی سیرتِ طیّبہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تلاوت میں رونے والوں کے واقعات

بنتِ محمد شمیم عطّاریہ (دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ گلزارِ عطّار کراچی)

قراٰنِ پاک اللہ کا کلام ہے، یقیناً تلاوتِ قراٰن کی بے شمار برکتیں ہیں۔ قراٰنِ کریم انتہائی اثر انگیز کلام ہے جسے سُن کر خوف و خشیت کے پیکر لوگوں کے دِل دَہل جاتے ہیں اور وہ عذابِ الٰہی پر مشتمل آیات سُن کر خوب گریہ وزاری کرتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قراٰن غم کے ساتھ نازل ہوا، لہٰذا جب تم اس کی قراءت کرو تو غم ظاہر کرو۔

(معجم اوسط، 2/166، حدیث:2902)

چند بزرگ ہستیوں کے واقعات ملاحظہ کیجئے:

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قراٰنِ پاک کی تلاوت میں خوب رویا کرتے تھے۔ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر موجود تھے کہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

میرے سامنے تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے سامنے کیا پڑھوں؟ آپ پر ہی تو قراٰن نازل ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں۔ (یہ حکم سُن کر) میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ5، النسآء:41) تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بس اتنا کافی ہے۔ میں نے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو مقدس آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/411، حدیث:2195)

امیرُ المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قراٰنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رویا کرتے۔ (شعب الایمان، 1/493، رقم:806)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍۙ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ27، الطور: 7، 8) ان آیات کو سن کر آپ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ کی سانسیں ہی اُکھڑ گئیں اور یہ کیفیت کم و بیش بیس روز تک طاری رہی۔ (فیضان فاروق اعظم، 1/151)

حضرت زُرارہ بن ابی اَوفیٰ رحمۃُ اللہ علیہ نہایت عابد و زاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈوبے ہوئے عالمِ باعمل تھے۔ تلاوتِ قراٰن کے وقت وعید و عذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براَندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہوجاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِۙ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌۙ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے۔ (پ29، المدثر: 8، 9) تو آپ پر نماز کی حالت میں ہی خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔

(اولیائے رجال الحدیث، ص110)

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا کروں روتے روتے تلاوت خدایا

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ پاک کے معانی کو سمجھتے ہوئے اور خوب گریہ و زاری کرتے ہوئے تلاوتِ قراٰن کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتابوں کا ادب

بنتِ محمد اکرم عطّاریہ (گلشنِ معمار، کراچی)

ادب واحترام اخلاقیات کا حصہ اور ہمارے دینِ اسلام کا اہم جُز ہے۔ اسلام میں ادب واحترام کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں ملحوظ رکھا گیا ہے بلکہ یہ ہماری بنیادی تربیت کا حصہ بھی ہے۔ فرمانِ سیّدُ الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی، 3/383، حدیث:1959)

اس حدیثِ پاک سے ادب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس مضمون میں ہم کتابوں کے ادب کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، قراٰنِ پاک ہو، مطالعہ کی کتابیں ہوں یا مقدس اوراق، ان کا ادب بہر حال لازم ہے۔ اگر کتاب کا وجود نہ ہوتا تو آج ہمارے پاس قراٰنِ کریم، سنّت و احادیث کی کتابیں جامع صورت میں موجود نہ ہوتیں، چنانچہ یہ کہا جائے کہ کتابیں اللہ پاک کی نعمت ہے تو غلط نہ ہوگا۔ خدائے کریم کی نعمت کی حفاظت، ادب اور شکر گزاری مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔

باادب بانصیب کے مقولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان کتابوں، قلم اور کاپیوں کی تعظیم کریں، باوضو ہو کر کتابوں کو چھوئیں، انہیں اونچی جگہ پر رکھیں اور دورانِ مطالعہ ان کا تقدس برقرار رکھیں۔ کتابیں اوپر تلے رکھنے کی حاجت ہو تو ترتیب کچھ یوں ہونی چاہئے: سب سے اوپر قراٰنِ حکیم، اس کے نیچے تفاسیر، پھر کتبِ حدیث، پھر کُتُبِ فقہ پھر دیگر کتبِ صرف و نحو وغیرہ رکھیں۔ کتابوں سے صفحے نہ پھاڑیں، کتابوں کے کونے نہ موڑیں، دورانِ مطالعہ کہیں جانا پڑے تو کتابوں کو کھلا چھوڑ کر نہ جائیں۔ کتابوں کے اوپر بلا ضرورت کوئی دوسری چیز مثلاً پتھر، موبائل وغیرہ نہ رکھیں، کھانا کھاتے وقت کتابوں کو نہ چھوئیں کہ چکنائی وغیرہ لگنے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح کتابوں پر کھانے کی چیزیں، چائے، پھل وغیرہ بھی نہ رکھیں۔ کتابیں خستہ ہوجائیں تو ان کو ردی میں نہ بیچیں بلکہ ان کو دفن کر دیں یا ٹھنڈا کر دیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بھی کتابوں کے ادب کے حوالے سے طلبہ و طالبات کے لئے نیک اعمال کے رسالہ میں تحریر فرمایا ہے: ”کیا آج آپ نے اپنی کتابیں، کاپیاں وغیرہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر رکھ کر یا کتابیں اور لکھے ہوئے اوراق نیچے ہوں اور آپ نے اوپر (یعنی کرسی وغیرہ پر) بیٹھ کر بے ادبی تو نہیں کی؟“ (92 مدنی انعامات، ص15)

شیخ الاسلام شمس الائمہ امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ رات کے وقت کتابوں کی تکرار و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ ایک رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو سترہ بار وضو کرنا پڑا کیونکہ آپ بغیر وضو تکرار نہیں کیا کرتے تھے۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص48)

اللہ پاک اپنے ان نیک بندوں کے طفیل ہمیں بھی کتابوں کا ادب کرنے اور کتابوں سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فیضانِ مدینہ کراچی: عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی (فضل)، محمد مقصود رضا (سابعہ)، احمد رضا عطاری (رابعہ)، احمد رضا (رابعہ) جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی: محمد اسماعیل عطاری (ثالثہ)، محمد ثاقب رضا عطاری، محمد دانش عطاری۔ فیضانِ غوثِ اعظم چھانگا مانگا قصور: محمد بلال (ثالثہ)، حبیب الرّحمٰن عطاری (ثالثہ)۔ متفرق جامعۃُ المدینہ کراچی: محمد وقار یونس (ثالثہ، فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی)، محمد شاف عطاری (ثانیہ، فیضانِ عثمان غنی)، نجمُ الدّین ثاقب (خامسہ، فیضانِ کنزالایمان)۔ متفرق جامعاتُ المدینہ فیصل آباد: محمد عبد الرؤف عطاری (سادسہ مرکزی فیضانِ مدینہ)، محمد عمیر (ثانیہ، بہار مدینہ)۔ متفرق جامعاتُ المدینہ لاہور: محمد رضوان (دورۂ حدیث، مرکزی فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن) عبد المصوّر عطاری (خامسہ، فیضانِ جمالِ مصطفیٰ واڑہ گجراں)۔ متفرق: طلحہ خان عطاری (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ خلفاءِ راشدین راولپنڈی)، محمد دانیال رضوی (رابعہ، نواب شاہ)، خلیل احمد فیضانی (دارُالعلوم فیضانِ اشرف راجستھان، ہند)۔

گلزارِ عطار کراچی: بنتِ محمد شمیم عطاریہ (دورۂ حدیث)، بنتِ محمد شمیم (اولیٰ)، بنت خورشید (فیضانِ شریعت، لیول 5)، بنتِ سلطان احمد (فیضانِ شریعت، لیول 4)، بنتِ اصغر علی (فیضانِ شریعت، لیول 3)۔ فیضانِ عالم شاہ کراچی: بنتِ محمد سعید (معلمہ)، بنتِ محمد عدنان (ثالثہ)، بنتِ زبیر (ثانیہ)، بنتِ شہزاد احمد۔ انوارِ طیبہ کراچی: بنتِ محمد اقبال (رابعہ)، بنتِ محمد انور (ثانیہ)، بنتِ ارشاد احمد (رابعہ)۔ فیضانِ ابوہریرہ کراچی: بنت سیّد شوکت علی (معلمہ)، بنت سلیمُ الدّین عطاریہ (ثانیہ)۔ متفرق جامعات المدینہ کراچی: اُمِّ تراب عطاریہ (معلمہ، فیضانِ اُمِّ عطار)، بنتِ محمد شاہد (فاضلہ، بہارِ بغداد)، بنتِ عبد السّتار (رابعہ، بہارِ عطار)، بنت عبد الغفّار (فیضانِ شریعت، فیضانِ غریب نواز)، بنتِ عرفان عطاریہ مدنیہ (گلستانِ مصطفیٰ)، بنتِ منصور (ثالثہ، فیضانِ غزالی)، بنتِ محمد یعقوب خان (فیضِ عطار)، بنتِ محمد فسر (دورۂ حدیث، فیضانِ اصطارِ مدینہ)، بنتِ عبد اللطیف (ثالثہ، فیضانِ اصحابِ صفّہ)، بنتِ وسیم احمد عطاریہ (فاضلہ فیضِ مکہ)۔ برکت ٹاؤن لاہور: بنت سلیمان (رابعہ)، بنتِ سید محمد عارف شاہ (رابعہ) بنتِ محمد زاہد سعید خان (ثانیہ) بنت سلمان (اولیٰ)۔ مکّہ کالونی لاہور: بنتِ اصغر علی (ثانیہ)، بنت محمد صدّیق (ثانیہ)، بنتِ اصغر علی (ثانیہ)۔ رحمت کالونی رحیم یار خان: بنتِ حمد عطاریہ مدنیہ (فاضلہ)، بنت نیاز احمد عطاریہ (دورۂ حدیث)، بنتِ نذیر احمد۔ فیضانِ صدّیقِ اکبر فیصل آباد: بنت امجد (ثانیہ)، بنت سردار عطاریہ (اولیٰ)۔ فیضانِ آمنہ اٹک: بنتِ اقبال، بنتِ احمد عطاریہ (اولیٰ)۔ اگوکی سیالکوٹ: بنتِ منیر احمد (ثالثہ)، بنتِ لیاقت علی (فیضانِ شریعت، لیول 3)۔ گلشن کالونی واہ کینٹ: بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ (معلمہ)، بنتِ شاہنواز عطاریہ (رابعہ)۔ راولپنڈی: اُمِّ حسّان عطاریہ (معلمہ فیضانِ شریعت، عزیزیہ جھنڈا چیچی)، بنتِ حبیب الرّحمٰن (فیضانِ اُمِّ عطار)، بنتِ عبدُ الرّشید (رابعہ، فیضانِ عطار ڈھوک کالا خان)، بنتِ وسیم عطاریہ (اولیٰ، فیضانِ فاطمۃ الزہراء)۔ حیدر آباد: بنتِ سلیم عطاریہ (دورۂ حدیث، سیاقت کالونی)، بنتِ محمد شمیم (ثالثہ، فیضِ عطار)۔ جامعہ فاطمۃُ الزّہراء کراچی: بنتِ محمد عارف عطاریہ (دورۂ حدیث)، بنتِ محمود عطاریہ (دورۂ حدیث) متفرق شہر: بنتِ دین محمد (فاضلہ فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ، پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان)، بنتِ علی محمد (ثالثہ، بھٹہ گاؤں لاہور)، بنتِ نذیر احمد عطاریہ (ثالثہ، میانوالی)، بنتِ محمد اخلاق (فیضانِ سیدہ فاطمۃ الزہراء، جگیوٹ اسلام آباد)، بنتِ غلام محمد (رابعہ، جوہر آباد)، بنتِ اشرف عطاریہ (فاضلہ، ایم اے اردو، گوجرہ منڈی بہاؤالدّین)، بنتِ محمد اکرم عطاریہ (ایم اے اردو، گلشنِ معمار کراچی)، اُمِّ غلام ایاس عطاریہ (مجاہد کالونی بورے والا)، بنتِ اسلم (مدرسۃ المدینہ فیضانِ عطار کامونکی، گوجرانوالہ)، بنت چودھری محمد اشرف (کراچی)، بنت غلام سرور (زاہدان، ایران)، بنت محمد انور (مدرسہ پیر وشاہ، گجرات)، بنت سر تاج خان (کراچی)، بنت پٹھان (فیضانِ عائشہ صدیقہ)۔

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا اشفاق احمد رضوی (امیر سنی علما کونسل وار برٹن، ننکانہ پنجاب): اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی ایک نعمتِ الٰہی ہے جو تقریباً دین کے ہر شعبے میں خدمتِ دین اور خلقِ خدا کی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، اس کی پُرخلوص کاوشیں قابلِ ستائش ہیں، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ایک قابلِ تعریف کاوش ہے جس میں بہت اہم اور ضروری موضوعات مختصر مگر جامع اور عام فہم انداز میں پیش کئے جاتے ہیں جو علمائے کرام کے ساتھ ساتھ عوامُ النّاس کی راہنمائی کا بھی بہترین ذریعہ ہے 2 صاحبزادہ مولانا نعیم اللہ نوری صاحب (بصیر پور شریف، اوکاڑہ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" فروری 2021ء کا شمارہ موصول ہوا، 65 صفحات پر مشتمل، اعلیٰ کاغذ، عمدہ طباعت، خوبصورت ملٹی کلر ٹائٹل، دیدہ زیب رنگوں سے آراستہ، دل کش، دل گیر اور جاذبِ نظر ہے، ہر آنے والا شمارہ پانے کے لئے دل میں عجیب سی تڑپ رہتی ہے، اللہ کریم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے فیض و نفع کو عام فرمائے، اٰمین۔

متفرق تاثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دینِ اسلام کی طرف راغب کرنے کا بہت ہی اچھا اور حسین ذریعہ ہے، اس ماہنامہ میں وہ باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں کہ شاید ہی جو ہماری زندگی کے سامنے آتیں، اس میں بہت ہی حسین پہلو سے لوگوں کی اصلاح کی جاتی ہے، اللہ ربُّ العزّت دعوتِ اسلامی کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور مزید ترقی اور کامیابی عطا فرمائے۔ (حماد انور عطاری، مدرسہ جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام، ٹوبہ ٹیک سنگھ)

4 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اسلامی اور اخلاقی تربیت کے حوالے سے بہت ہی زبردست معلومات ہوتی ہیں، اس میں سُوالات کے جوابات دینے والا سلسلہ بھی بہت زبردست ہے، اس سے پڑھنے میں دلچسپی اور بڑھتی ہے۔ (خالد اقبال عطاری، کوٹ غلام محمد، سندھ) 5 بے شک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی مثال آپ ہے، اس میں بچوں کے لئے سبق آموز کہانیاں، بڑوں کے لئے دارُ الافتاء اہلِ سنّت اور اسلامی بہنوں کے لئے شرعی مسائل قابلِ ذکر ہیں۔ (عبد الفتاح، شاہ گوٹھ عبد الرحیم، صحبت پور، بلوچستان) 6 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی مثال آپ ہے، اس میں بچے بڑے، مرد خواتین سب کے لئے حکمت آموز باتیں ہوتی ہیں، اس ماہنامہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے سے دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔ (بنتِ محمد نواز، میہ سلطانپور، پنجاب) 7 اَلحمدُ لِلّٰہ ہر ماہ کی طرح اس ماہ کے شمارے سے بھی مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوا، مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم و فضل کا گوہرِ نایاب ہے جس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، یوں تو ہر تحریر اپنے اندر بہت سی معلومات لئے ایک منفرد انداز میں قارئین کی منتظر ہوتی ہے لیکن اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل بہت ہی اچھا سلسلہ ہے، اس سے بہت سی اسلامی بہنیں استفادہ کرتے ہوئے شرعی احکام و مسائل سے روشناس ہوتی ہیں، اس کے علاوہ سلسلہ نماز کی حاضری بچوں کو پنجگانہ نماز کا عادی بنانے کا بہترین ذریعہ ہے، کہانیوں کا سلسلہ بچّوں میں ایک اچھا تاثر رکھتا ہے۔ (بنتِ محمد امین، جامعہ قادریہ رضویہ للبنات، فیصل آباد) 8 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے گھر بیٹھے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، ہمارے ذہنوں میں جو سوالات ہوتے ہیں اُن کے جوابات اس ماہنامہ سے حل جاتے ہیں۔ (بنتِ عمران، کراچی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

عُرسِ سیّدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ پر ختمِ بخاری شریف کا سلسلہ

6مارچ2021ء کو 22رجب المرجب 1442ھ کی شب عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں عرس حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ختمِ بخاری شریف کے سلسلے میں مدنی مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔ مدنی مذاکرے کے آغاز میں جلوسِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ بھی ہوا جس میں عاشقانِ رسول نے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ شرکت کی سعادت پائی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے کاتبِ وحی حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ حوصلہ مند، سخی، دلیر اور معافی ودرگزر سے کام لینے والے تھے۔ اس موقع پر بانیِ دعوتِ اسلامی نے عاشقانِ رسول کی جانب سے ہونے والے سوالات کے حکمت بھرے جوابات دیئے۔ دورانِ مدنی مذاکرہ دورۃُ الحدیث شریف کے طلبۂ کرام کو پڑھائی جانے والی حدیثِ پاک کی مشہور و معروف کتاب "بخاری شریف" کے ختم کا سلسلہ بھی ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث (حدیث نمبر 7563) پڑھ کر سنائی اور حدیثِ پاک کے متعلق مدنی پھول بھی بیان کئے۔

درسِ شمائلِ ترمذی کے اختتام پر پُروقار تقریب کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں درسِ شمائلِ ترمذی کے اختتام پر ایک پُروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کے اساتذہ و طلبہ نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ تقریب میں استاذُ العلماء شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی قاسم قادری مُدَّظِلُّہُ العالی نے خصوصی بیان فرمایا۔ مفتی قاسم صاحب نے فرمایا کہ شفاشریف، شمائل، قصیدۂ بُردہ اور قصیدۂ ہمزیہ کا بیان یہ وہ چیزیں ہیں جو بزرگانِ دین، اسلافِ امت اور علمائے عظام سے چلتی آرہی ہیں۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عاداتِ مبارکہ، آپ کے احوال، آپ کے شب وروز، آپ کے اہلِ خانہ سے معمولات اور آپ کے ظاہری وباطنی جمال کے مجموعے کا نام شمائلِ محمدی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ شمائلِ محمدیہ پر اب تک اُردو، عربی، فارسی اور دیگر زبانوں میں کئی کتابیں لکھی جاچکی ہیں مگر سب سے زیدہ مشہور و معروف کتاب شمائلِ ترمذی ہے جبکہ اُردو میں حضرت علّامہ مولانا شفیع اوکاڑوی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کتاب "ذکرِ جمیل" اس موضوع پر ایک شاندار تصنیف ہے۔ تقریب کے اختتام پر بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا آڈیو پیغام بھی نشر کیا گیا جس میں آپ نے مدرسِ شمائلِ ترمذی شریف مفتی حسان عطاری مدنی کو مبارکباد پیش کی اور خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ واضح رہے کہ پچھلے 17 مہینوں سے شیخُ الحدیث مفتی حسان عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی شمائلِ ترمذی شریف کا درس دیتے ہوئے طلبۂ کرام اور مدنی چینل کے ناظرین کے دِلوں میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کررہے تھے۔ یکم نومبر 2019ء سے شروع ہونے والا 48 نشستوں پر مشتمل یہ درس مفتیِ اہلِ سنّت مفتی قاسم قادری مُدَّظِلُّہُ العالی کی موجودگی میں اپنے اختتام کو پہنچا۔

نگرانِ شوریٰ کا لاہور، اسلام آباد اور فیصل آباد کا دورہ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے دینی کاموں کے سلسلے میں مارچ2021ء میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، کراچی

لاہور، فیصل آباد اور اسلام آباد کا دورہ فرمایا۔ اس موقع پر مختلف مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں بیانات کئے اور مختلف سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ لاہور میں نگرانِ شوریٰ کے دینی کاموں کی جھلکیاں: ① شخصیات اجتماع ② پروفیشنلز اجتماع ③ تاجر اجتماع ④ پروفیسرز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس اجتماع ⑤ Secretary Labour and Human Resource Punjab Office میں ہونے والے مدنی حلقے میں خصوصی بیان فرمایا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کی دینی اور فلاحی خدمات سے آگاہی دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی جبکہ پاکستان مسلم لیگ ق کے صدر اور سابق وزیرِ اعظم چودھری شجاعت حسین اور اسپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی سے ان کی رہائش گاہ پر، لاہور کے مقامی ہوٹل میں صحافیوں، پنجاب یونیورسٹی ایگزیکٹو کلب میں پروفیسرز اور جنرل ریٹائرڈ اشرف تبسم سابق چیئرمین پنجاب پبلک سروس کمیشن سے ملاقاتیں کیں۔ **اسلام آباد:** ① عظیمُ الشان اسٹوڈنٹس اجتماع ② پروفیشنلز کے درمیان علمی نشست ③ سینیئر ایڈووکیٹس کے ساتھ ایک میٹنگ ④ اعلیٰ سرکاری افسران کے درمیان مدنی حلقہ ⑤ چیمبر آف کامرس اسلام آباد میں شخصیات کے درمیان سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس کے علاوہ فیضانِ مدینہ اسلام آباد میں M.N.A ایاز صادق اور دیگر سیاسی شخصیات، انٹرنیٹ سیلیبرٹیز اور چیئرمین ہنجرہ گروپ آپ کمپنیز چودھری اظہر حیات ہنجرہ و دیگر شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ **فیصل آباد:** لاہور اور اسلام آباد کے شیڈول کے بعد نگرانِ شوریٰ فیضانِ مدینہ فیصل آباد پہنچے جہاں نگرانِ ریجن، نگرانِ زون اور پاکستان سطح کے ذمہ داران کا مدنی مشورہ فرمایا۔ اس مدنی مشورے میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری سمیت کئی اراکینِ شوریٰ بھی موجود تھے۔ نگرانِ شوریٰ نے شرکا کی تربیت کی اور دینی کاموں کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

کراچی میں فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز) کی نئی برانچ کا افتتاح

27 فروری 2021ء کو کراچی کے علاقے نیو چالی میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری کے ہاتھوں فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز) کی ایک نئی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ خوشی کے اس موقع پر مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ نے مدنی پھول بیان کرتے ہوئے شرکا کو ادارے کے ساتھ تعاون کرنے، دینی کاموں میں شرکت کرنے اور اپنی مصروف زندگی سے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر آن لائن کورسز کرنے کا ذہن دیا۔ اس موقع پر اراکینِ مجلس شعبہ فیضان آن لائن اکیڈمی، معروف نعت خواں حافظ طاہر قادری اور مقامی شخصیات سمیت دیگر اسلامی بھائی شریک تھے۔

مولانا حامد سعید کاظمی شاہ صاحب کا عالمی مدنی مرکز کا دورہ

سابق وفاقی وزیرِ مذہبی امور صاحبزادہ حضرت مولانا سیّد حامد سعید کاظمی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ جہاں رکنِ شوریٰ حاجی شاہد عطاری مدنی اور مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمہ داران نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے آپ کو عالمی مدنی مرکز میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کا دورہ کروایا جہاں استاذُ الحدیث مفتی حسان عطاری مدنی صاحب اور مفتی سجاد عطاری مدنی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد آپ "المدینۃ العلمیہ" (اسلامک ریسرچ سینٹر) تشریف لائے جہاں سو سے زائد اسلامک اسکالرز کو ایک چھت کے نیچے علمی اور تحقیقی کُتب و رسائل لکھتے دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے دیگر شعبہ جات کا دورہ کرتے ہوئے رکنِ شوریٰ و نگران کراچی ریجن حاجی محمد امین عطاری سے ملاقات کی اور دعوتِ اسلامی کے لئے شب و روز ترقی و امیرِ اہلِ سنّت کی سلامتی کے لئے دعائیں کیں۔

نیو کراچی میں عظیمُ الشّان تاجر اجتماع

یکم مارچ 2021ء دعوتِ اسلامی کے شعبے رابطہ برائے تاجران کے زیرِ انتظام جناح کلچر آڈیٹوریم نیو کراچی 5-E میں عظیمُ الشان تاجر اجتماع کا اہتمام کیا گیا جو کہ مدنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا گیا۔ اس اجتماع میں ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطاری مدنی مدّظلہ العالی نے "زکوٰۃ کیا ہے؟ اور کیسے نکالیں؟" کے موضوع پر خصوصی بیان فرمایا۔ اجتماعِ پاک میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے مفتی جمیل عطاری مدنی، تاجر حضرات اور فیکٹری مالکان سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مفتی علی اصغر عطاری دامت برکاتہم العالیہ نے ان موضوعات: زکوٰۃ کی شرائط اور اس کی تفصیلات، وہ کون کون سے مال ہیں جن پر زکوٰۃ نکالی جائے گی؟ مستحقِ زکوٰۃ کون کون ہیں؟ نصاب اور حاجتِ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟ زکوٰۃ کن 6 چیزوں پر فرض ہے؟ کون کون سے رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟ پر بیان کرتے ہوئے زکوٰۃ کے اہم مسائل بیان کئے۔ اس موقع پر سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ یہ اجتماع اس Q-R Code کو اسکین کرکے دیکھا جا سکتا ہے:

بچّوں کا
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

نماز اور بچے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ یعنی اپنے بچّوں کو نماز کا حکم دو۔

(ابوداؤد،1/ 208، حدیث:495)

پیارے بچّو! نماز دینِ اسلام کا ایک اہم بنیادی رُکن (یعنی ضروری حصہ) ہے۔ دن رات میں مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز ہمارے پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز پڑھنے سے دل سکون ملتا ہے، نماز جنّت کی چابی ہے، نماز دوزخ سے نجات دلاتی ہے، نماز اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کرنے کا سبب بنتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نمازِ فجر ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہیں آیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر اسے بلوایا تو اس نے حاضر ہو کر عرض کی: میں بیمار تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم کسی اور کے (یعنی میرے) پاس آسکتے ہو تو نماز کے لئے بھی نکلا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،1/ 379، حدیث:1، فیضان نماز، ص223 ملخصاً)

اچھے بچّو! جب نماز کا وقت آجائے تو ہوم ورک، بچّوں کے ساتھ مل کر باتیں کرنا، کھیل کود اور دیگر کام کاج روک کر نماز پڑھنی چاہئے۔ تھوڑی سی کوشش کرنے سے ہم بآسانی نمازوں کی پابندی کر سکتے ہیں۔

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز

اللہ پاک ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہنے اور دین کے دیگر احکامات پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

روڈ کیسے پار کریں؟

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے روڈ کے کنارے کھڑے ہو کر دونوں طرف دیکھ لیں کہ کوئی گاڑی وغیرہ تو نہیں آرہی اور پھر روڈ پار کریں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط15)، جو ٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟ ص18 ملخصاً)

پیارے بچّو! اکیلے روڈ پار (Cross) نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنے امّی ابو یا بڑے بھائی وغیرہ کے ساتھ روڈ پار کرنا چاہئے، اگر کبھی اکیلے روڈ پار کرنا پڑے تو کوشش کیجئے کہ قریب ہی کسی بڑے آدمی کو کہہ دیں کہ ہمیں روڈ پار کروادیں اور اگر قریب کوئی بھی نہیں تو پہلے اچھی طرح دائیں اور بائیں یعنی روڈ کے دونوں طرف دیکھ لیجئے کہ کوئی گاڑی وغیرہ تو نہیں آرہی اور پھر بغیر بھاگے آرام سے روڈ پار کیجئے۔ بعض بچّے بھاگ کر روڈ پار کرتے ہیں جو حادثے اور چوٹ لگنے کا سبب بن سکتا ہے لہٰذا ہمیں اس سے بچتے ہوئے خوب احتیاط سے روڈ پار کرنا چاہئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کھانا اور شیطان

فضیل عطاری مدنی*

امی اور کتنی دیر لگے گی؟ ننھے میاں نے بھوک سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا،

بس 5 منٹ اور.........

آج تو میں ننھے میاں کے لئے مزیدار بریانی بنا رہی ہوں اور ساتھ میں لبِ شیریں بھی۔

ابھی پانچ منٹ اور! امّی کی آواز سنتے ہی ننھے میاں ایک دَم بولے۔

کیا ہوا ننھے میاں؟ سب خیریت تو ہے؟ ابو نے ننھے میاں کے سَر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

ابو کو دیکھتے ہی ننھے میاں کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تو آئی لیکن بھوک کی وجہ سے جلد ہی غائب ہو گئی پھر ننھے میاں سامنے پڑی خالی پلیٹ میں چمچہ گھمانے لگے۔

لگتا ہے ہمارے ننھے میاں کو آج بہت تیز بھوک لگی ہے، دیکھو ننھے میاں! خالی پلیٹ میں چمچہ گھمانے سے پیٹ تو نہیں بھرنے والا، چلیں ایسا کرتے ہیں جب تک آپ کا کھانا آرہا ہے میں آپ کو ایک سچی کہانی سناتا ہوں، ابو کی بات سنتے ہی ننھے میاں سَرک کر ابو کے پاس بیٹھے، جی! یہ ٹھیک ہے لیکن یہ اسٹوری کب کی ہے؟ ننھے میاں نے ابو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ اسٹوری آج سے 1400 سال پہلے کی ہے۔

Fourteen hundred years? ننھے میاں نے حیرت سے ابو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی ننھے میاں! ہوا کچھ یوں کہ ایک بار کچھ مسلمان ایک ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ان لوگوں کے درمیان ایک بہت ہی عزت دار بزرگ بھی تشریف فرما تھے اچانک ایک چھوٹی بچی بھاگتی ہوئی آئی اور اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانے لگی جیسے ہی ان بزرگ نے بچی کو دیکھا تو اس بچی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ابو! انہوں نے اس کا ہاتھ کیوں پکڑا؟ کیا کھانے سے پہلے اس نے ہاتھ نہیں دھوئے تھے؟

ننھے میاں کا سُوال سنتے ہی ابو مسکرانے لگے اور کہا:

ارے ننھے میاں اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی تو کہانی شروع ہوئی ہے پھر پتا ہے کیا ہوا؟ تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور شخص جلدی جلدی آیا اور اس نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا!

ابو کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ننھے میاں بول پڑے:

اور ان بزرگ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا!

ننھے میاں کی بات سنتے ہی ابو نے ننھے میاں کے ہاتھوں کو تھاما اور کہا: ہاں ان بزرگ نے اس شخص کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور پھر ان دونوں سے فرمایا: کھانے پر اللہ پاک کا نام نہیں لیا جائے تو شیطان وہ کھانا اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔

(ماخوذ از مسلم، ص860، حدیث:5259)

ابو! حلال کر لیتا ہے اس کا کیا مطلب؟ ننھے میاں نے پریشان نظروں سے ابو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

* کڈز مدنی چینل، کراچی

یعنی ننھے میاں جس کھانے پر اللہ پاک کا نام نہیں لیا جائے، بسمِ اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو اس کھانے میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور کھانے لگ جاتا ہے۔

اچھا جبھی ان بزرگ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا تھا ننھے میاں نے گردن کو ہلاتے ہوئے کہا۔

جی ننھے میاں! آپ ٹھیک سمجھے، ابو نے ننھے میاں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

آپ نے ہمارے ننھے میاں کو یہ تو سکھا دیا کہ بغیر بسمِ اللہ پڑھے کھانا نہیں چاہئے لیکن یہ بھی تو بتائیں وہ بزرگ کون تھے؟ ننھے میاں کی امی جان نے دستر خوان پر کھانا رکھتے ہوئے کہا۔

ننھے میاں وہ بزرگ ہم سب کے پیارے اور اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے۔

ابو کے منہ سے یہ نام سنتے ہی سب نے ادب سے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھا اور پھر بسمِ اللہ پڑھ کر کھانے میں شریک ہو گئے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جُمادَی الاُولیٰ اور جُمادَی الاُخریٰ 1442ھ میں درجِ ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "شانِ رفاعی" پڑھ یا سُن لے اُس کو حضرت شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی کا فیضان نصیب فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "سردی کے بارے میں دلچسپ معلومات" پڑھ یا سُن لے اُس کو جہنّم کے ہر عذاب سے خصوصاً جہنم کے ٹھنڈک کے شدید عذاب سے بچا کر جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے سے نواز دے، اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "شانِ حافظِ ملّت" پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے نیک بندے حافظِ ملّت کی برکتیں عطا کر اور اُس کی بے حساب بخشش فرما، اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "صابر بوڑھا" پڑھ یا سُن لے اُسے مصیبتوں پر صبر کرنے کا حوصلہ عطا فرما، اُس کو پُل صِراط سے سلامتی کے ساتھ گزار اور اس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شانِ رفاعی	17لاکھ3ہزار771	6لاکھ78ہزار600	23لاکھ82ہزار371
سردی کے بارے میں دلچسپ معلومات	19لاکھ13ہزار272	6لاکھ57ہزار573	25لاکھ70ہزار845
شانِ حافظِ ملّت	20لاکھ28ہزار938	6لاکھ60ہزار485	26لاکھ89ہزار423
صابر بوڑھا	21لاکھ7ہزار540	7لاکھ38ہزار221	28لاکھ45ہزار761

جنگلی پڑوسی

(دوسری اور آخری قسط)

مولانا ابو معاویہ عطاری مدنی*

کچھ دیر بعد دونوں سفید کتے اپنے پڑوسی زیبرے کے گھر پر تھے، ان دونوں کے اُترے ہوئے چہرے دیکھ کر بڑے زیبرے نے پوچھا: بھائیو! خیریت تو ہے آپ دونوں پریشان نظر آرہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ کسی سے ڈرے ہوئے ہو؟

ہاں بھائی! آپ نے دُرست اندازہ لگایا ہے، یہ کہتے ہوئے بڑے کتے نے چھوٹے چیتے والی ساری کہانی سنادی۔

او ہو! بالکل غلط کیا انہوں نے، بڑے زیبرے نے افسوس کا اظہار کیا۔

لیکن! اس میں ہم کیا کرسکتے ہیں، یہ تو تمہارا اور چیتوں کا مسئلہ ہے، چھوٹے زیبرے نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

چُپ کرو تم! بڑے نے ڈانٹتے ہوئے روکا، پھر سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: یہ بات بالکل بھی ہمیں زیب نہیں دیتی، یہ دونوں سفید کتے ہمارے پڑوسی ہیں، ہماری ذمّہ داری بنتی ہے کہ مشکل وقت میں ان کی مدد کریں اور انہیں اکیلا نہ چھوڑیں۔ ورنہ آج ان کی باری ہے تو کل ہماری باری ہوگی۔

سوری بھیا! غلطی ہوگئی، مگر! ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟ غلطی کو ماننے کے بعد چھوٹے نے پریشانی بتاتے ہوئے کہا۔

چھوٹے کتے نے دُکھ بھرے انداز میں کہا: ہم تو ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے، وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہیں۔

تسلی دیتے ہوئے بڑے زیبرے نے کہا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، وہ اگرچہ طاقتور ہیں لیکن تعداد میں ہم سے کم ہیں، اور مقابلے میں طاقت نہیں جذبے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہاں! پہلے ہم ان سے بات کریں گے اور سمجھانے کی کوشش کریں گے، اگر وہ نہیں مانے تو پھر جو ضروری ہوگا وہ کریں گے۔

بڑے کتے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی، پریشانی کے وقت آپ نے ہمارا ساتھ دیا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

شام کا وقت ہوا تھا، چیتوں کے گھر دستک ہوئی تو چھوٹا چیتا اٹھ کر دروازے پر گیا۔

تم سب یہاں! کیا کام ہے جو اِدھر جمع ہوئے ہو؟

بڑے کتے نے غصے سے کہا: آج صبح جو تم نے حرکت کی ہے، اس کی وجہ سے ہم سب یہاں ہیں، پہلے اپنے بڑے بھائی کو باہر بلاؤ پھر ہم بات کریں گے۔

آوازیں سُن کر بڑا چیتا بھی باہر آگیا، اور سارے پڑوسیوں کو ایک ساتھ دیکھ کر کہنے لگا: کیا مسئلہ ہے؟ کیوں سب نے ہمارے دروازے پر رَش لگایا ہوا ہے؟

بڑے زیبرے نے حوصلے کے ساتھ کہا: ہم تمہارے پڑوسی ہیں، دُکھ درد میں کام آنے والے ہیں، پریشانی میں تمہارا ساتھ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

دیتے ہیں، پچھلی سردیوں میں جب تم زخمی ہوگئے تھے تو تمہارا علاج بھی ہم نے مل کر کیا تھا، آج جب تندرست ہو! جان واپس آگئی ہے تو اپنے ہی پڑوسیوں کو دھمکارہے ہو۔

چھوٹے کتے نے بھی بات بڑھاتے ہوئے کہا: یہ تو احسان کا صلہ نہیں تھا، پڑوسی کے ساتھ یہ انداز بالکل بھی مناسب نہیں ہے۔

پڑوسیوں کی باتوں سے بڑے چیتے کو سمجھ آگیا کہ وہ دونوں غلطی پر تھے، انہیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، اس لئے اس نے نرم انداز میں کہنا شروع کیا:

بھائیو! ہم لالچ میں آگئے تھے، اور خود کے فائدے کی وجہ سے اپنے ہی مددگاروں کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کر بیٹھے تھے۔ بہتر ہوگا کہ آپ ہمیں مُعاف کردیں اور ہم پہلے کی طرح مل کر چین وسکون سے رہیں۔

بڑے زیبرے نے بھی اس بات کی تائید کرتے ہوئے کہا: ہم بھی یہی چاہتے ہیں سب مل کر رہیں، کسی کو مصیبت و تکلیف دینے کا سبب نہ بنیں۔

پھر صلح صفائی ہوئی، معافی تلافی کے بعد دوبارہ سارے مل کر خوشی سے رہنے لگے۔

پیارے بچّو! معلوم ہوا کہ مشکل وقت میں اپنے پڑوسیوں، دوستوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ ان کے ساتھ مل کر اس پریشانی کو حل کرنا چاہئے کہ ساتھ مل کر کرنے کی برکت سے وہ کام بھی ہوجاتا ہے اور مسلمان کی مدد کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

زبانی غلطی بتادی

مولانا ابو طیب عطّاری مدنی*

بُخارا شہر میں ایک بچہ تھا، جس کی عمر تقریباً دس سال تھی، ابتدائی تعلیم حاصل کررہا تھا کہ علمِ حدیث کا شوق ہوا، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لبوں سے نکلنے والے الفاظ اور جملوں کے علم کی خواہش دل میں پیدا ہوئی۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے شہر کے علمِ حدیث کے بڑے بڑے اساتذہ کے پاس پہنچ گیا۔

علم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری تھا، روزانہ سبق لیا جاتا اور اسے یاد کیا جاتا تھا، ایک دن ایک استاذ صاحب سے لیکچر دیتے ہوئے غلطی ہوگئی اور وہ صحیح بات بیان نہیں کرسکے تو اس چھوٹے بچے نے شرمائے اور ڈرے بغیر، اَدب کے ساتھ عرض کی: جناب! جیسا آپ نے پڑھا ہے ویسا نہیں ہے، کتاب میں تو کچھ اور لکھا ہے۔

اُستاذ صاحب نے اپنی کتاب اٹھا کر اس میں چیک کیا اور پھر بچے سے پوچھا: بتاؤ درست کیا ہے؟ تو بچے نے زبانی ساری تفصیل صحیح صحیح بتادی۔ (نزھۃ القاری، مقدمہ، 1/107 ماخوذاً)

سمجھدار بچّو! یہ چھوٹے بچے وہ تھے جنہیں دنیا آج ”امام بخاری“ سے جانتی ہے، آپ کا نام محمد بن اسماعیل بخاری ہے، احادیث کی مشہور کتاب ”صحیح بخاری“ آپ ہی کی ہے۔

امام بخاری کی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دیں، جو پڑھیں اسے سمجھیں، یاد رکھیں اور ہمیشہ اپنے ٹیچرز سے ادب کے ساتھ پوچھتے اور سیکھتے رہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

بچہ ہمیں دیکھ کر کیا سیکھتا ہے؟

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

بچّہ جب تربیتی عمر میں ہوتا ہے اس وقت بچّہ الفاظ سے اتنی نصیحت حاصل نہیں کرتا جتنی والدین کے افعال سے حاصل کرتا ہے کیونکہ بچّوں پر الفاظ سے زیادہ کردار اثر انداز ہوتا ہے، اب والدین کا جیسا کردار ہوگا بچّہ اسی اَخلاق و کردار کے ساتھ نشو نما پائے گا مثلاً آپ مسکرائیں گے تو بچہ بھی مسکرائے گا، آپ ناراض ہوں گے تو بچہ بھی ناراض ہونا سیکھے گا وغیرہ۔ آج ہمارے معاشرے کی یہ ایک بدنُما حقیقت ہے کہ والدین کا اَخلاق تو منفی ہوتا ہے لیکن بچے کے اخلاق کو مثبت دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے، والدین خود چاہے کتنے ہی غصیلے مزاج کے ہوں لیکن بچہ خوش مزاج ہونا چاہئے، والدین خود بے پرواہ ہوں لیکن بچہ احساسِ ذمہ داری والا ہونا چاہئے، والدین خود گالی گلوچ کے عادی ہوں لیکن بچے کی زبان پر گالی نہیں آنی چاہئے، غرض یہ کہ بچے کی تربیت کے اس دوہرے معیار کی وجہ سے ہماری موجودہ نسل عملی طور پر کمزور اور مضطرب نظر آتی ہے، ان میں نہ اخلاق کی مضبوطی ہوتی ہے نہ عمل کی رغبت، اس دوہرے معیار کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے اور اپنا تجزیہ خود کیجئے کہ ہم بچّوں سے کیا چاہتے ہیں اور بچّہ ہمیں دیکھ کر کیا سیکھتا ہے؟

1 والدین بچّوں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ کوئی مشکل میں ہو تو اس کی مدد کرنی چاہئے اس سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے اور ثواب بھی ملتا ہے، لیکن وہی بچّہ جب والد یا والدہ سے اپنی پڑھائی کے سلسلے میں مدد چاہتا ہے تو والدین مصروفیت کی بنا پر اسے ٹال دیتے ہیں، گویا آپ اسے یہ تأثر دیتے ہیں کہ مشکل کام میں مدد اسی وقت ہو سکتی ہے جب آپ بالکل فارغ ہوں۔ اس تأثر سے بچے کے ننھے ذہن میں یہ بیٹھ جاتا ہے کہ مشکل میں کسی دوسرے کی مدد کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ زندگی بہت مصروف ہے۔

2 بچّے کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ زندگی میں ہمیشہ سچ بولنا چاہئے، لیکن اس نے اس بات کا بھی مشاہدہ کیا کہ جب ابو کا کوئی دوست ملنے آیا تو ابو نے اسی بچّے کو دروازے پر یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اس سے کہہ دو کہ ابو گھر پر نہیں ہیں اس عملی مشاہدے سے بچے نے سیکھا کہ جب کسی کام سے بچنا ہو تو جھوٹ کا سہارا لے لینا چاہئے۔

3 بچے نے یہ بھی سُن رکھا تھا کہ غصہ کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، گالی گلوچ یہ سب گندی باتیں ہیں اچھے لوگ ایسے کام نہیں کرتے، لیکن بچے نے بارہا یہ بھی دیکھا کہ مّمی پاپا کی تو اکثر لڑائی ہوتی ہے اور جب بھی پاپا کو غصہ آتا ہے پاپا مما کو گالیاں بھی دیتے ہیں اور مارتے پیٹتے بھی ہیں، بچے کے لاشعور میں یہ بات بیٹھ گئی کہ غصہ کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، گالی گلوچ یہ سب باتیں بُری تو ہیں لیکن جس پر غصہ آجائے تو اس کا حل یہی ہے کہ اس پر غصہ اتار دیا جائے اور بُرا بھلا کہہ کر دل ٹھنڈا کر لیا جائے۔

4 بچّے کو کوئی کام دیتے ہوئے یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ کام وقت پر کرنا چاہئے، لیکن اکثر دادا جان ابو کو کوئی کام کہتے ہیں تو ابو اس کام کو تین چار دن تک لٹکا دیتے ہیں، بچے کے ذہن پر یہ نقش ہو گیا کہ کام میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

محترم والدینِ کرام! یہ چند مثالیں اور ان کے نتیجے ہمارے سامنے ہیں کہ بچے ہمارے افعال سے کیا سیکھ رہے ہیں؟ اگر والدین کی یہ خواہش ہے کہ بچے کی تربیت اعلیٰ اخلاق پر ہو تو پہلے والدین کو خود اپنی اَخلاقی حالت دُرست کرنی ہوگی، اپنے رویے اور زندگی گزارنے کے انداز میں تبدیلی لانی ہوگی۔

اللہ پاک ہم سب کو اچھے اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

دایاں یا بایاں؟

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

شدید گرمی اور اوپر سے مہمانوں کی گہما گہمی!

آج عُزیر نے پہلا روزہ رکھا تھا، سب رشتے دار اور مہمان باتوں میں مصروف تھے، لیکن! عُزیر خاموش بیٹھا دروازے کو گھورے جا رہا تھا جیسے کہ کسی کا انتظار کر رہا ہو۔

جب اِفطار کا وقت قریب ہوگیا تو سعد کے پہنچنے پر عُزیر کا چہرا کھل سا اُٹھا اور وہ خوشی سے پکارا: سعد! سعد!! وہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔ عُزیر نے ہاتھ ملانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا تو سعد نے بھی بایاں ہاتھ (Left Hand) آگے بڑھا دیا۔ عُزیر نے مسکراتے ہوئے سعد کا دایاں ہاتھ (Right Hand) پکڑ کر خود ہی ہاتھ ملاتے ہوئے کہا: ارے سعد! کتنا عرصہ ہوگیا مگر دایاں بایاں ابھی تک یاد نہیں کرسکے۔

عُزیر!، سعد!! پیچھے سے کسی کی آواز آئی تو دونوں نے مڑ کر دیکھا۔ باقر!! دونوں نے ایک ساتھ پکارا، سَلام دعا کے بعد یہ تینوں بھی دستر خوان پر افطاری کے لئے بیٹھ گئے۔

رنگ برنگے پھلوں سے سجے دستر خوان اور طرح طرح کے مشروبات کو دیکھ کر باقر کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی کیسی پیاری نعمتیں ہیں، عُزیر اور سعد بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بولے: سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ!

مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی افطاری کے اعلان ہونے شروع ہوگئے، ان تینوں نے بھی بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر کھجور سے روزہ کھولا۔

اچانک عزیر کی نظر سعد کے ہاتھ پر گئی وہ اُلٹے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ ارے سعد! یہ کیا ہے؟ آپ پھر بائیں ہاتھ سے کھا رہے ہیں، ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہئے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہیں بائیں اور دائیں ہاتھ کا پتا نہیں چلتا؟ باقر نے سعد سے سوال کیا۔

امّی بہت سمجھاتی ہیں مگر مجھے دایاں اور بایاں سمجھ نہیں آتا۔

اچھا! تو یہ بتاؤ کہ دل کہاں ہے؟ باقر نے سوال کیا۔ یہاں، سعد نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بتایا۔

بس! بائیں ہاتھ کی یہی نشانی ہے کہ جس طرف آپ کا دل ہے، باقر نے اسے سمجھایا۔

اچھا بھئی! یہ بتاؤ کہ اگر میں بائیں ہاتھ سے کھالوں تو کیا فرق پڑتا ہے؟ سعد نے ان دونوں سے سوال کیا۔

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان ہر کام میں اپنے نبی کی پیروی کرتا ہے۔ کھانا کھانا، ہاتھ ملانا، کپڑے پہننا جیسے سارے کام ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیدھے ہاتھ سے کیا کرتے تھے، باقر نے سعد کو تسلی سے سمجھاتے ہوئے بتایا۔ ٹھیک! آپ دونوں کا بہت شکریہ، سعد نے کہا۔

اب تو دایاں اور بایاں ضرور یاد رہے گا، عزیر نے مسکرا کر پوچھا؟ سعد نے جھٹ سے اپنا بایاں ہاتھ دل پہ رکھا اور کہا: جی ہاں! یہ بایاں اور یہ دایاں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ، پنجاب)

تلاوتِ قراٰن سے دِلوں کا زنگ دور ہوتا، قلبی سکون ملتا اور اللہ کریم راضی ہوتا ہے۔ قراٰنِ پاک کی تلاوت سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم کئے ہیں جن میں سے ایک ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (حویلی لکھا)“ ہے۔ ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (حویلی لکھا)“ کا سنگِ بنیاد رکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطاری دامَ ظِلُّہ نے 2007ء میں رکھا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے اسی سال تعلیمِ قراٰن کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ و ناظرہ کی 2 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 38 طلبہ قراٰنِ کریم حفظ جبکہ 120 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کر چکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فراغت پانے والے تقریباً 12 طلبہ نے علمِ دین کی لازوال دولت سے آراستہ ہونے کے لئے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ بھی لے لیا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (حویلی لکھا)“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدنی ستارے

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (حویلی لکھا)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 12 سالہ علی حسنین عطّاری بن غلام فرید کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! 4 ماہ 2 دن میں قراٰنِ کریم حفظ کیا۔ 2 سال سے نمازِ پنجگانہ اور تہجّد کی پابندی کے ساتھ ساتھ 6 ماہ سے صدائے مدینہ لگانے (مسلمانوں کو فجر کے لئے جگانے) کا معمول ہے، علمِ دین سے روشناس ہونے کے لئے 20 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں اور اس روشنی کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے 1 سال سے گھر میں درس بھی دے رہے ہیں۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مزید دینی کام کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔

نمازؔ کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/ 120، رقم:7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والدین یا کوئی سرپرست بچّوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 جون 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

مئی 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) بسم اللہ شریف پڑھ کر کھجور سے روزہ کھولا (2) جو حادثے اور چوٹ لگنے کا سبب بن سکتا ہے (3) کام کاج روک کر نماز پڑھنی چاہئے (4) دوستوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے (5) روزانہ سبق لیا جاتا اور اسے یاد کیا جاتا۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (مئی 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کون سے صحابی ہیں جو غزوۂ احد کے دن ایمان لائے اور اسی دن شہید ہوگئے؟

سوال 02: امام جلال الدین سیوطی نے کتنے دن میں تفسیر جلالین کے پندرہ پارے مکمل کئے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

مئی 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
24						
25						
23						
26						
27						
28						
29						
30						
31						

نام ---------------- ولدیت ----------------

عمر ---------- والد یا سرپرست کا فون نمبر ----------

گھر کا مکمل پتا ------------------------------

بذریعہ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2021ء)

نام مع ولدیت ---------------- عمر ---- مکمل پتا ------------------------------

موبائل/واٹس ایپ نمبر: ---------------- (1) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------

(2) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------ (3) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------

(4) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------ (5) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2021ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (مئی 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2021ء)

جواب 1: .... جواب 2: ....

نام .... ولدیت .... موبائل/واٹس ایپ نمبر ....

مکمل پتا ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2021ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔
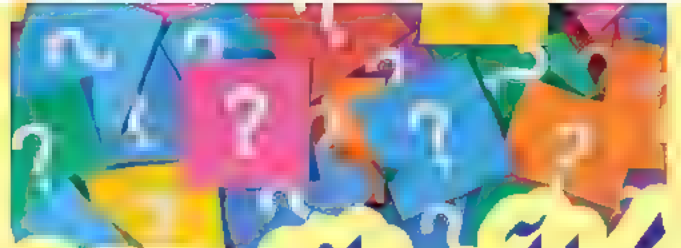
کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: اللہ کریم نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو کس سے پیدا فرمایا ہے؟

جواب: پانی سے۔(پ18، النور:45)

سوال: ہجرت کے بعد مسلمانوں کے لئے بیت المقدّس کتنے عرصے تک قبلہ رہا؟

جواب: 16 یا 17 ماہ تک۔(طبقات ابن سعد، 1/186)

سوال: قبلے کی تبدیلی کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

جواب: ایک قول کے مطابق بروز پیر 15 رجب المرجّب سن دو ہجری میں۔(طبقات ابن سعد، 1/186)

سوال: رمضان کے روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: شعبان سن دو ہجری میں۔(طبقات ابن سعد، 1/191)

سوال: صدقۂ فطر کا حکم کب ہوا تھا؟

جواب: سن دو ہجری میں۔(طبقات ابن سعد، 1/191)

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! فرشتوں کو اللہ پاک نے نور سے پیدا کیا ہے۔ فرشتوں کو "معصوم" کہتے ہیں کیونکہ وہ گناہ نہیں کرسکتے۔ کچھ فرشتے انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہر کسی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو انسان کی ہر اچھی اور بُری بات لکھتے ہیں۔ انہیں "کِراماً کاتِبِین" کہتے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اللہ پاک کو معلوم ہے۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں: 1 حضرت جبرائیل 2 حضرت میکائیل 3 حضرت اِسرافیل 4 حضرت عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "فرشتے" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ج	م	و	د	ع	ر	د	س	ا
ب	پ	ل	ک	ز	ج	ھ	گ	ف
ر						و	ع	ر
ا	ل	ی	ف	ا	ر	س	ا	ن
ء	ہ	ل	ی	ء	ا	ک	ی	م
ی	ی	ت	ث	ی	ٹ	ژ	ص	غ
ل	ئ	ے	چ	ل	ط	ب	ن	م
ز	ی	ل	ع	ک	م	ا	ر	ذ

1 جبرائیل 2 میکائیل 3 اِسرافیل 4 عزرائیل 5 رَعْد۔

نماز کی حاضری

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2021ء" کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد انس عطاری (کراچی) 2 کامران عطاری (چنیوٹ) 3 محمد طلحہ عطاری (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔

نماز کی حاضری بھیجنے والوں کے نام: * عبد اللہ (کراچی) * عبد الرحمٰن عطاری (فیصل آباد) * حیدر نوید (لاہور) * محمد زاہد (میلسی)۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلام اور عورت

کتنی عیدی ملی؟

اُمِّ میلاد عطاریہ*

یقیناً رَمَضانُ المبارَک عاشقانِ رمضان کے لئے نہایت ہی خوشی کا مہینا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس مبارک ماہ کے رخصت ہونے پر کئی عُشّاق کے دل غم میں ڈوب جاتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک نے رَمَضانُ المبارَک کے شکرانے میں ایک خوشی کا موقع بھی عطا فرمایا جسے عیدُ الفطر کے نام سے جانا جاتا ہے، جو کہ ایک اہم اسلامی مذہبی تہوار ہے اسے مسلمان یکم شوّال کو جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں نیز عید عربی زبان کا لفظ ہے اور اسے خوشی، فرحت وغیرہ کے معانی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور اس دن روزہ رکھنے سے شریعتِ مطہرہ نے منع فرمایا ہے۔

مسلمانوں میں عیدُ الفطر منانے کے مختلف انداز پائے جاتے ہیں، مثلاً عید کے موقع پر نئے کپڑے پہننا، گھروں میں لذیذ اور طرح طرح کے کھانے بنوانا، رشتہ داروں یا دوستوں سے ملاقات کے لئے جانا اور بیرونِ ملک سے آکر اپنے والدین کے ساتھ عید منانا وغیرہ لیکن ان سب معمولات کے ساتھ ساتھ عید کے موقع پر عیدی لینے اور دینے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے، جس میں ماں باپ اپنے بچّوں کو عیدی کے طور پر پیسے دیتے ہیں، اسی طرح بچّے بڑے بہن بھائیوں سے بھی عیدی طلب کرتے ہیں نیز دیگر رشتے داروں کے بچّوں کو بھی عیدی پیش کی جاتی ہے۔

اسی طرح شادی شدہ بیٹی کے گھر عیدی بھجوانے کا بھی رواج پایا جاتا ہے، یقیناً یہ بیٹیوں سے محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے، لیکن اس موقع پر بعض ناخوش گوار معاملات ہو جاتے ہیں جن سے سب کو بچنا چاہئے اور وہ یہ کہ عیدی ملنے کے بعد خواتین ایک دوسرے سے اس عیدی کا تذکرہ کرتی ہیں اور مقابلہ بازی شروع ہو جاتی ہے کہ میرے گھر والوں نے تو مجھے اتنا سارا سامان بھیجا، تمہیں "کتنی عیدی ملی؟" اور تمہارے گھر والوں نے تمہیں عیدی میں کیا دیا؟ یاد رکھئے! اس طرح کے سوالات دوسری اسلامی بہن کو پریشان کر سکتے ہیں، حالانکہ ہمارا رَوِیّہ اس کے برعکس ہمدردانہ اور دوسری اسلامی بہنوں کی خیر خواہی والا ہونا چاہئے، جسے جو بھی عیدی ملے اسے اس پر راضی اور خوش رہنا چاہئے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں شکر ادا کرنا چاہئے کہ شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں یہ بات بھی ضرور مدِّ نظر رہے کہ عیدی دینا کوئی واجب یا لازمی نہیں لہٰذا والدین یا دیگر رشتہ دار جو بھی عیدی دیں اگر وہ اپنی خوشی اور استطاعت سے دے سکتے ہیں تو بے شک دیں، لیکن اس کے لئے خود کو مشقت میں ڈالنے یا خود پر جبر کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں اور جسے عیدی نہ ملی تو وہ بھی ناراض نہ ہو اور نہ ہی دل چھوٹا کرے۔ نیز سسرال والوں کو اور بالخصوص ساس کو چاہئے کہ اس معاملے میں بھی اپنی بہو کو پریشان نہ کریں بلکہ آپس میں محبت سے رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عید کی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی۔ اللہ پاک ہمیں شریعت کی روشنی میں عید منانے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سیدتنا نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا

مولانا محمد بلال سعید عطاری مدنی*

حضرت سیّدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی جبکہ امام حسن کے پوتے حضرت حسن انور بن زید کی بیٹی ہیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مکۃُ المکرّمہ میں 145ھ میں ہوئی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نہایت نیک، پرہیزگار، حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں۔ **نکاح مبارک:** آپ کا مبارک نکاح حضرتِ سیّدُنا اسحاق بن جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے ہوا، ان سے آپ کی ایک بیٹی اُمِّ کلثوم اور ایک بیٹا قاسم پیدا ہوئے۔[1] آپ اپنے شوہر کے ساتھ مدینۂ منورہ سے مصر کی طرف چلی گئی تھیں۔[2] **عبادت و ریاضت:** حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتیں، نیز آپ نے 30 حج کئے۔ آپ کی بھتیجی کا قول ہے: میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نفیسہ کی 40 سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ آرام کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے دشوار منزلیں ہیں جو کامیاب لوگ ہی طے کرسکتے ہیں۔ سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا: وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھالیا کرتی تھیں۔[3] **وصالِ پُرملال:** آپ رحمۃُ اللہِ علیہا یکم رجب کو بیمار ہوگئیں اور رمضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں، رمضان میں جب مرض بڑھا تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے فرمایا: 30 سال سے میں یہ دُعا کررہی تھی کہ جب موت آئے اس وقت میرا روزہ ہو اور اب یہ خواہش پوری ہونے والی ہے تو میں روزہ کیوں توڑوں؟ یہ فرما کر سیدہ نفیسہ قراٰنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہوگئیں اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔[4] آپ کا وصال شریف 208ھ میں رمضانُ المبارک کے پُرنور مہینے میں مصر میں ہوا۔ آپ کے مزارِ پُرانوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔[5] **کرامات:** یوں تو حضرتِ سیّدتنا نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی کئی کرامتیں کتابوں میں بیان کی گئی ہیں لیکن یہاں ان میں سے 2 کرامات ذکر کی جاتی ہیں: 1 آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا جہاں نمازیں پڑھتی تھیں وہاں ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتیں تو وہ چیز ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا، ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں: زینب! جو اللہ پاک پر بھروسا کرلیتا ہے، دُنیا اس کی فرمانبردار ہوجاتی ہے۔[6] 2 **حاجت پوری ہوجائے گی:** اگر کسی شخص کو کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ نذر مانے کہ اگر میرا کام بن گیا تو سیّدہ نفیسہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نیاز کا اہتمام کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ اس شخص کا جیسا بھی مشکل مسئلہ ہوگا حل ہوجائے گا، یہ بہت ہی مجرّب عمل ہے۔[7] اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو، اللہ پاک ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) نور الابصار، ص207 (2) سیر اعلام النبلاء، 8/427 (3) نور الابصار، ص207 (4) تنویر الازھار، ص89، 90 ملخصاً (5) سیر اعلام النبلاء، 8/427 (6) نور الابصار، ص207 ملخصاً (7) الطبقات الکبریٰ للامام الشعرانی، 2/102 ملخصاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

آؤ قرآن پڑھائیں

بنتِ اسمٰعیل بدایونی

اَیمن: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَرِیبہ باجی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایمن: کَیْفَ حَالُكِ یَا اُخْتِی اے میری بہن آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

اریبہ باجی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَ اَنْتِ؟ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔ اور آپ کیسی ہیں؟

ایمن: اَنَا بِخَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ میں بھی خیر وعافیت سے ہوں۔

اریبہ باجی: ایمن! آپ کو قراٰنِ کریم پڑھانے کا تدریسی رُقعہ مل گیا۔

ایمن: جی اریبہ باجی! مل گیا ہے۔

اریبہ باجی: تو آپ کب سے قراٰنِ مجید پڑھانا شروع کر رہی ہیں؟

اَیمن: ناظمہ باجی کہہ رہی تھیں کہ آپ جلد از جلد مدرسۃ المدینہ میں بالغات کو قراٰنِ مجید پڑھانے کے لئے تشریف لے آیئے۔

اَرِیبہ باجی: یہ تو بہت اچھی بات ہے اور نیکی کے کام میں جلدی کرنی چاہئے میرا تو مشورہ ہے کہ آپ آج ہی سے قراٰنِ مجید پڑھانا شروع کر دیں۔

ایمن سر جھکاتے ہوئے: نہیں اریبہ باجی! ابھی نہیں۔

اریبہ باجی: کیوں ایمن آپ کیوں نہیں پڑھائیں گی؟ آپ تو مَاشَآءَ اللہ حافظہ بھی ہیں۔

اریبہ باجی!!! لیکن وقت کہاں سے لاؤں؟ ایمن نے آنکھیں بند کر کے زور دیتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: وقت کہاں سے لاؤں، کیا مطلب؟ سارے کاموں کے لئے وقت ہے لیکن قراٰنِ کریم پڑھانے کے لئے وقت کہاں سے لاؤں؟

یہ تو کوئی عذر نہیں ہے دین کے کام کے لئے تو وقت نکالنا پڑتا ہے ہم دنیا کے کاموں کے لئے بھی تو وقت نکالتے ہیں، تو ہم دین کے کام کے لئے وقت کیوں نہیں نکال سکتے اور صرف ایک گھنٹہ 12 منٹ ہی کی تو بات ہے اور اتنا وقت تو ہم باتوں ہی میں گزار دیتے ہیں اگر اس وقت میں ثواب کما لیا جائے تو مدینہ مدینہ اور ویسے بھی مؤمن تو ثواب کا حریص ہوتا ہے۔

وہ تو سب ٹھیک ہے اریبہ باجی! لیکن ایک مشکل بھی ہے..... ایمن نے اپنی مشکل سوچتے ہوئے کہا۔

مشکل! کیسی مشکل؟ اریبہ باجی نے حیرت سے پوچھا۔

مشکل یہ ہے کہ مجھے اپنا اسکول کا سبق بھی یاد کرنا ہوتا ہے۔ ایمن نے اپنی پریشانی کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن تو نہیں اور آپ کو تو معلوم ہے جو عمل دنیا میں جتنا زیادہ مشکل ہوتا ہے آخرت میں اعمال کے پلڑے میں اتنا ہی وزن دار ہوگا۔

یہ تو آپ نے بالکل ٹھیک کہا اریبہ باجی۔

آپ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک مرتبہ قراٰنِ مجید پڑھا کر تو دیکھیں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے وقت میں خود ہی برکت ہو جائے گی اور آپ قراٰنِ مجید پڑھائیں گی تو آپ کو اس کا اتنا ثواب ملے گا جس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتیں، آپ کو پتا ہے کہ قراٰنِ مجید کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ہیں۔

اس پر ایک بہت ہی پیاری حدیثِ مبارکہ ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کتابُ اللہ سے ایک حرف قِراءَت کرے اس کے لئے دس نیکیوں کی مثل اجر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف ہے، لَام ایک حرف اور مِیم ایک حرف ہے۔ (ترمذی،4/417،حدیث:2919)

ایمن: سُبْحٰنَ اللہ!

اریبہ باجی: تو سوچئے اگر آپ نے کسی کو صرف الٓمّٓ سکھا دیا تو جب تک وہ یہ پڑھتی رہے گی آپ کو ثواب ملتا رہے گا اور اگر آپ نے اسے پورا قراٰنِ پاک مع تجوید کے پڑھا دیا تو جب تک وہ قراٰنِ پاک پڑھتی رہے گی آپ کو اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے قراٰنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل بھی کر لیا تو اس کے عمل کا ثواب آپ کو بھی ملے گا جبکہ اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ قراٰنِ مجید پڑھنا بھی ثواب، قراٰنِ مجید پڑھانا بھی ثواب، قراٰنِ مجید سیکھنا بھی ثواب، قراٰنِ مجید سکھانا بھی ثواب، یہاں تک کہ قراٰنِ مجید کو دیکھنا بھی ثواب ہے۔

اور ثواب کا ملنا فقط اسی پر موقوف نہیں ہوتا بلکہ وہ جب تک آگے پڑھاتی رہے گی آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا اور جتنے لوگوں کو اس نے قراٰنِ مجید سکھایا ان سب کے قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کا ثواب آپ کو بھی ملتا رہے گا یوں آپ کا فقط ایک کو قراٰنِ پاک پڑھا دینا آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے اور یہ کس قدر خوش نصیبی کی بات ہے۔

ایمن: بے شک یہ بہت ہی خوش نصیبی کی بات ہے۔

ہاں! بالکل یہ مقام ہر کسی کو عطا نہیں ہوتا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اِخلاص کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھاتے ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم میں بہتر وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”افضل وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔“

(بخاری،3/410،حدیث:5027،5028)

ایمن: سُبْحٰنَ اللہ!

دیکھو ایمن ہر مسلمان کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ ایسا بندہ بنے جسے اللہ پاک اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پسند کرتے ہوں۔

جی بالکل! اریبہ باجی! ایمن نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تو پھر سنو!

ایک دن حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قراٰنِ مجید پڑھنے اور پڑھانے کی آوازیں سنیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں مبارک ہو یہ وہ لوگ ہیں جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے زیادہ پسند تھے۔

(معجم الاوسط للطبرانی،5/274،حدیث:7308)

اریبہ باجی! میں اِنْ شَآءَ اللہ آج ہی سے قراٰنِ پاک پڑھانے کی نیت کرتی ہوں آپ بھی دعا کیجئے کہ اللہ کریم مجھے استقامت عطا فرمائے۔ ایمن نے عزم کرتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: اٰمین۔

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2021ء“ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) احمد علی (قصور) (2) محمد اویس (لاہور) (3) بنتِ غلام مرتضیٰ (وہاڑی)۔ انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) گالی دینا گناہ ہے، ص51 (2) بجو کا انجام، ص54 (3) غلطی، ص58 (4) وہ میرے دشمن تو نہیں ہیں، ص52۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** * محمد مجتبیٰ (لاہور) * محمد طیب (بھکر) * محمد عمر خان (سرگودھا) * حمزہ شفیق (گوجرانوالہ) * بنتِ اختر (نارووال) * اُمِّ زینب (لاہور) * محمد عمیر (کراچی) * بنتِ رفیق (کراچی) * بنتِ ہارون (اوکاڑہ) * عبد القدوس (لاڑکانہ) * بنتِ راحیل (گجرات) * عتیقُ الرحمٰن (منڈی بہاؤالدین)۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان المبارک کی برکات پانے کے لئے عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے؟

سائل: نعمان عطاری (لطیف آباد نمبر 10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک میں اور اس ماہِ مبارک کے علاوہ بھی عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔ چنانچہ طحطاوی علی المراقی میں ہے: "وللمراۃ الاعتکاف فی مسجد بیتھا ولا تخرج منہ اذا اعتکفت فلو خرجت لغیر عذر یفسد واجبہ وینتھی نفلہ" عورت کے لئے اپنی مسجدِ بیت میں اعتکاف ہے۔ جب وہ اعتکاف کر لے تو اس سے نہیں نکلے گی اگر بلاعذر نکلی تو اس کا واجب اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور نفلی اعتکاف منتہی ہو جائے گا۔ (طحطاوی علی المراقی، ص699)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد نوید رضا عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

رمضان میں عورت کے مخصوص ایام کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ 02 رمضان کو عورت کو عادت کے مطابق حیض آیا اور عادت کے مطابق 07 رمضان کو ختم بھی ہو گیا پھر دوبارہ 14 رمضان کو خون آ گیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ اور اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن فاصلہ ضروری ہوتا ہے، پندرہ دن سے پہلے آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہوتا ہے، لہٰذا چودہ رمضان کو جو خون آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ چونکہ نماز و روزہ کے منافی نہیں ہوتا، لہٰذا عورت کا روزہ بھی نہ ٹوٹا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

عدت والی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال کے وقت ان کی بیوی حاملہ تھی۔ انتقال کے بیس دن بعد حمل ساقط ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عدت مکمل ہو گئی ہے یا چار ماہ دس دن مکمل کرنے ہوں گے؟

نوٹ: ساقط ہونے والے حمل کے اعضاء بن چکے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہوتی ہے اور حمل ساقط ہونے کی صورت میں، پورے یا بعض اعضاء بن چکے ہوں تو یہ بھی وضعِ حمل شمار ہوتا ہے اور عدت مکمل ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے، لہٰذا صورتِ مستفسرہ میں واقعی اگر حمل کے اعضاء بن چکے تھے تو حمل ساقط ہوتے ہی عدت مکمل ہو گئی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

رَمضانُ المبارک اور شوّالُ المکرم کے چند اہم واقعات

21 رَمضانُ المبارک 40 ہجری
عرس امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 تا 1441ھ اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے)

رَمضانُ المبارک 50 ہجری
عرس اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ عنہا
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے)

27 رمضانُ المبارک
"شبِ قدر" ہزار مہینوں سے افضل رات
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" پڑھئے)

10 شوّالُ المکرم 1272 ہجری
یومِ ولادتِ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438، صفر المظفر 1439 تا 1441 اور خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" صفر المظفر 1440ھ پڑھئے)

11 شوّالُ المکرم 569 ہجری
عرس سلطان نورُالدّین محمود بن محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال المکرم 1438 اور 1439ھ پڑھئے)

15 شوّالُ المکرم 3 ہجری
عرس حضرت حمزہ و شہدائے اُحُد
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" پڑھئے)

شوّالُ المکرم 8 ہجری
عرس شہدائے غزوۂ حُنین
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" پڑھئے)

شوّالُ المکرم 54 ہجری
عرس اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

نابینا(BLIND) اسپیشل پرسنز کے لئے خوشخبری

دعوتِ اسلامی کے ڈپارٹمنٹ اسپیشل پرسنز کی عظیم کاوش مدنی قاعدہ بریل طرزِ تحریر میں
اس کے ذریعے بینائی سے محروم افراد کے لئے الفاظ و قواعد کی پہچان اور قراٰن پاک سیکھنا آسان ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ مدنی قاعدہ حاصل کرنے کے لیے ان نمبر ز پر رابطہ فرمائیں:
03024811716/03135025763

الحمد للہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ اسپیشل پرسنز ڈپارٹمنٹ کے زیرِ اہتمام اس سے پہلے بھی چار رسائل ① انمول ہیرے ② پر اسرار خزانہ ③ بڈھا پجاری ④ غسل کا طریقہ بریل طرزِ تحریر میں شائع ہو چکے ہیں جبکہ کل 26 کتابیں تیار کی جاچکی ہیں۔

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے اگست 2021ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 مئی 2021ء

① امام حسین کی 5 خصوصیات ② شہادت کے فضائل ③ صالح علیہ السلام کی قوم کی نافرمانیاں

مزید تفصیلات کے لئے: صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنوں کے لئے: +923486422931

تندرستی ہزار نعمت ہے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

عام طور پر اسی (80) فیصد امراض پیٹ کی خرابی، زیادہ کھانے اور جو سامنے آیا اسے پیٹ میں ڈالے جانے سے ہوتے ہیں، اس لئے گلے سڑے چپس، ٹافیوں، چاکلیٹوں، کباب سموسوں اور ہوٹلوں کے غیر معیاری کھانوں کے بجائے موسمی پھلوں، ڈرائی فروٹس اور سبزیوں کا استعمال کیجئے، نیز کھانا گھر کا کھائیے، عام طور پر گھر کا پکا ہوا کھانا اچھا ہوتا ہے، لیکن جن گھروں میں تیل، ویجیٹیبل گھی بکثرت استعمال ہوتا ہے ان گھروں میں دل کے اَمراض وغیرہ بھی زیادہ ہوسکتے ہیں کہ طبی تحقیقات کے مطابق دل کے امراض، فالج، برین ہیمبرج عام طور پر تیل کے زیادہ استعمال کرنے سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اِضافی نمک کے استعمال سے بھی کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، کئی طرح کے آئٹمز کے ذریعے اضافی نمک استعمال کیا جارہا ہوتا ہے مثلاً سردیوں میں عموماً اُبلے ہوئے انڈے نمک لگا کر استعمال کئے جاتے ہیں، ضروری غذا کے علاوہ مختلف نمکین بیج (Seeds) وغیرہ کے ذریعے یا زیادہ کھانا کھانے کے ذریعے پیٹ میں زیادہ نمک پہنچانے سے گُردوں کو نمک نکالنے کے لئے محنت زیادہ کرنا پڑتی ہے، پھر بھی کچھ نہ کچھ نمک گُردے میں جمع ہوتا رہتا ہے، یوں یہ سلسلہ آہستہ آہستہ گُردوں کو امراض کی طرف لے جاتا اور بالآخر انہیں فیل کردیتا اور ڈائیلیسز کی نوبت آجاتی ہے۔ نمک کم استعمال کیا جائے تو ہائی بلڈ پریشر میں بھی کمی آتی ہے، بعض اوقات آدمی کو پتا بھی نہیں چلتا ایک دَم بلڈ پریشر ہائی ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے کئی مرتبہ برین ہیمبرج ہوجاتا اور جان پر بن جاتی ہے۔ وزن زیادہ ہونے، تیل، گھی اور تلی ہوئی چیزوں کو بکثرت استعمال کرنے سے بھی عام طور پر یہ مرض ہوجاتا ہے، یوں ہی میٹھی چائے زیادہ پینے یا زیادہ مٹھاس کھانے سے شوگر ہوجاتی ہے۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ گھروں میں جو ڈشیں پکتی ہیں ان میں عموماً مٹھاس زیادہ ہوتی ہے، ڈبل ٹرپل چینی ڈالتے ہیں، جس کا نتیجہ شوگر اور دیگر بیماریاں ہوتی ہیں۔ مدنی مذاکروں میں بارہا میں اس طرح کی باتیں کہتا رہتا ہوں تاکہ اُمّت کو نفع ہو۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ایک تعداد ہوگی جو "مدنی مذاکرے" میں صحت کے بارے میں مفید باتیں سُن سُن کر عمل کرتی ہوگی، ان کا کچھ نہ کچھ احتیاط کا ذہن بنتا ہوگا، لہٰذا عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت سے احتیاط کیجئے، صحت اچھی ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم نماز میں بھی دل لگے گا، روزے بھی رکھ سکیں گے اور دوسری عبادات بھی اچھے انداز سے ادا ہوجائیں گی، اللہ پاک کے دین کی خدمت کے لئے بھاگ دوڑ اور سنّتیں سیکھنے کے لئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرسکیں گے۔ اگر شوگر ہائی ہوگی، خون میں کولیسٹرول لیول بڑھا ہوا ہوگا، طرح طرح کی بیماریاں اپنے اندر لئے ہوئے ہوں گے تو بدن میں سُستی ہوگی، اور دین کی خدمت اور دنیوی کام کرنے کا دل نہیں چاہے گا۔ اللہ پاک اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہمیں اپنی صحت کی حفاظت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 5 ربیعُ الاوّل 1439ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جارہا ہے۔)
اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلس طبّی علاج کے ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net